

چون کائنات را در کمال خلایق و زمان



مطبع می‌نشینی بطبعین جهان

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U13492

بسم الله الرحمن الرحيم

موسیٰ نہیں کہ سیرکرون کوہ طوکا

ہر سنگ میں شہر سی تیرے ظہور کا

جلوہ ہر ایک پہرہ چھڑکے نور کا

پڑھے درود حسن صبح و صبح پر

بعد گذشتہ مضامین حمد اور سپارش طریق نعت کی عرض کرتا ہوں کہ انہیں تحصیل کتب علیہ کی کہ زمانہ سابق میں زبان یونانی سے مترجم ہو کر عبارت عربی کے زیور محکم ہوئے بغیر صرف اور نحو کے شکل حتیٰ اسی واسطے اکثر دن پہاڑوں علوم کا حاصل کرنا تو آ تھا علمائے سہولت پر نظر کر کے اکثر کتب صرف و نحو بلکہ بعض رسالہ منطق اور منطق کتابین علم طب وغیرہ کی زبان فارسی میں ترجمہ کیں اور اسکا فائدہ بیان تک علم ہوا کہ ہر کوئی تھوڑی سی فارسی پڑھ کر ادب علم کی ہوس کرنے لگا خصوصاً علم طب کہ اگر بعض اطباء سے حال سے مسئلہ شرح اسباب اور نفسی اور قانون کا پوچھ تو جواب سوال کا

کیا بلکہ شاید وہ عبارت بھی کبھی افکنی گوش زد نہ ہوتی ہوگی اور ترجمہ فارسی کی تحصیل سے علاج معالجہ اور نگاہت خاصہ ہی بلکہ اکثر ایسی ہیں کہ افکنی معالجہ پر باوجود کمی استعداد علم کے کوئی انگشت اعتراض نہیں رکھ سکتا یہاں سے معلوم ہوا کہ از بس زبان فارسی اہل ہند کی زبان سے غیر ہو اگر وہ علوم زبان اردو میں ترجمہ کی جاتے تو تحصیل انکی زبان کی حیثیت سے بہت سہل ہو جاتی اس واسطے بالفعل اکثر صاحبان عالیشان کو اس امر کی بہت توجہ ہو خصوصاً صاحب والا مناقب بلند مرتبہ نصف دوران نوشتہ روان زبان یوٹریس صاحب ہمدرد پرنسپل مدرسہ اور انکی سعی سے اکثر کتب زبان انگریزی اور بعض زبان عربی اور چند نسخہ سیر اور تاریخ کی زبان فارسی سے اردو میں ترجمہ ہوئی ہیں اور حق کہ ہدایۃ البلاغۃ شمس الدین فقیر کی کہ عبارت او سکی فارسی ہر طالب علموں کے سوا کوئی اوسکو مانعہ میں نہیں لیتا تھا اور جب سے اس اختصار نے بموجب فرمایش صاحب ہمدوم کے اردو میں ترجمہ کیا اکثر کم استعدادوں نے جب کو فن شعر سے مناسبت تھی اوسکو بہم پہنچا کر کچھ کچھ فائدہ اٹھایا اور یہاں تک ہمت انکی اسی امر میں مصروف تھا کہ اس زبان کو صاف ہونے کے واسطے مدرسہ انگریزی میں بیشتر لوگوں کو ارادہ دلایا کی تعلیم ہوئی اور از بسکہ قواعد کی تحصیل میں زیادہ تر فائدہ ہوتا ہی اس مختصر سے ارشاد کیا کہ اردو کی صرف اور نحو کے قواعد میں ایک رسالہ تالیف کیے تاکہ اس فائدہ تمام اور شرف عام حاصل ہو اور اوسکی اخیر میں الباری ہفت ایکے چھتہ اور احد و ملج اور صحاورہ زبان اردو کے اوشلین چہ اکثر زبان نہ ہیں بھی ہند درج کے اس واسطے اختصار سے اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور چار باب پر مرتب کیا مختصرہ زبان اردو کی تحقیق میں اور جو اس سے متعلق ہے

پہلا باب علم صرف میں باب دوسرا علم نحو میں تیسرا باب بیان لغت میں
چوتھا باب مثلون کے بیان میں

مقدمہ معلوم کیا جا چکا ہے کہ زبان اردو ہندوستان کی زبانوں میں شمالی زبان دری کی فارسی بائیں
سے ہر خیز دری کی معنی میں اختلاف اقوال کا بہت ہو لیکن جو محقق یہ کہہ کر دری مرکب ہو
لفظ در اور یا نسبت سے اور در معنی دربار کی پس دری کو معنی میں کہ نسبت دربار کے ساتھ
اور در بار جو پیشہ کار دربار مراد ہے یعنی یہ زبان جمشید کے دربار کا حاضر ہونیوالی ہے اور محض خاص
میں اس زبان کی علیحدہ ہونیکا سبب یہ ہے کہ از بسکہ اطراف کو لوگ ان جمع ہوتے تھے ان کی
زبان کو الفاظ مخلوط ہو کر ایک زبان جدا گانہ حاصل ہو گئی اس طرح زبان اردو اور یہ لفظ
فارسی ہے بعضی لشکر کے ظاہر لشکر سے اس جاتے ہیں مراد لشکر شاہجہان بادشاہ ہے
کیونکہ اس نے کہ اردو شاہجہان آباد کے رہنے والوں کی زبان کا نام ہے از بسکہ اردو جو محلی
شاہی میں اطراف و جوانب کے آدمی مجتمع تھے ان کی زبان بلکہ یہ زبان حاصل ہوئی
اور اس کو زبان اردو کہتے تھے بعد مدت کے لفظ زبان کا محذوف ہو کر اس نے بان کا
نام اردو ہو گیا اس واسطے اس زبان میں الفاظ عبری اور فارسی بلکہ سنسکرت کی بھی
پائی جاتی ہیں یہ پوشیدہ نہ ہے کہ بعض الفاظ مرکب ایسے ہوتے ہیں کہ اگر بعضی اخبار نویس
علحدہ دیکھے جاویں تو وہ غیر فصیح ہیں اور باوجود اسکے مرکب ہو کر زبان فصحا پر بھی
جاری ہیں مثلاً - بھلا مانس کہ لفظ بھلا بمعنی اچھی چیز کے اگرچہ اس زبان میں مانس
ہو لیکن لیکن فصحا کی زبان پر مقامات مخصوصہ کے سوا اور جاسے میں مستعمل نہیں تھا
فصحا ان نہ کہیں گے کہ وہاں بھلے بھلے مکان ہیں اور بھلے بھلے آدمی ہیں یعنی اچھے مکان
اور اچھے آدمی خود بصورت آدمی البتہ بھلے آدمی بمعنی مردانہ اور خوش خلق کے بہت مستعمل

اور لفظ مانس معنی آدمی کے بنجر گو اور ونکے یا بعض ہندوؤں کے جو زبان کی خوبی سے
 لگا نہیں ہیں اور کوئی نہیں تلفظ کرتا حالانکہ بھلا مانس فصیح اور غیر فصیح سبکی زبان
 پر جاری ہوتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم کیا چاہیے کہ زبان ہنر زمانہ میں متغیر اور متبدل
 ہوتی رہتی ہے اس وضع سے کہ جو محاورہ اور الفاظ کہ تقدیم میں اوسکو استعمال کرتے
 تھے متاخرین بنا بر زیادتی امتیاز کے یا کسی اور وجہ سے اوسکو گروہ جانکر متروک کر دیجے
 ہیں چنانچہ اسکا حال تقدیم میں کے اشعار سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ جو الفاظ آبرو اور
 کے اشعار میں مستعمل ہو ہیں سو اس کے اشعار میں نہیں پائے جاتے بعضہ اوں الفاظ
 اور محاوروں میں سے ایسے ہیں کہ انکو سمجھتے ہیں مگر کتب کراہت کے اپنے استعمال
 میں نہیں لاتے اور بعضے ایسے ہیں کہ انہیں وہ الفاظ متروک ہو گئے ہیں ہکو انکے معنی
 پر سرگز اطلاع نہیں اور یہ نصیہ اوں الفاظ فارسی کی مانند ہیں کہ خاقانی اور عسکری
 اور عنصری اور فروسی وغیرہم کے کلام میں مستعمل ہیں اور ہم جنک فرنگیوں کو مطالعہ
 نہیں کرتے انکو معنی نہیں معلوم ہوتے۔ محاورہ اور الفاظ پہلی قسم کے جیسے چکنین
 اور برہنہ نون کی زیادتی سے سیم اور یسہ تختانی کے بیچ میں یعنی دنیا میں لبریل
 میں اور جیتہ یعنی اندر اور بجای سس کے سون اور چرن بمعنی قول کے اور انکیان بجاکے
 اکھونکے اور پس بغیر مکر بمعنی اپنے اور دہن ہاؤ ساکن سے بمعنی متحرک اور اسی قسم میں
 بہرے الفاظ کہ تعداد انکی محال ہے ان دوچار کی مثال دی کے اشعار سے ظاہر ہے ابیات

روئی اور
 لہ اشعار
 مثال

نما ہر خبر فوج کے دیا ہو درد سر جب کون :-	رکھون نشہ من انکیان میں گروہ مست نازک
عجب نہیں کر گلان دوڑیں بگر کر کھوت قوی	اواسون جب چمن مجتہ وہ سرو سرو نازک
ناخستہ سے بوی گلاب او کی عرق سے کو	جس برہنہ کیا رو گل پیر میں آوے

سایہ ہوا میں راہیں رنگ پر طوطے کھینچیں اس انکھیاں نہیں جون کمل جہاں ہرگز سخن سخت کو لاؤ نہ زبان پر +	گر خواب میں وہ نو خط شیریں بچاوی عشاق کے گریختہ وہ خاک چرن آوی جس دہن میں یکبار وہ نازک بار آوی
--	---

اور یہاں احتمال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بحال دہن ذہن ذال منقوطہ سے ہو لیکن موافق
تصمیم اہل طبع کے دال حملہ سے روپ میں معشوق کے دہن میں آئے سو مراد یہ ہے کہ دہن
اوسکا ذکر کیا جاوی اور الفاظ دوسری قسم کو جیسے، دستا + اس شعر میں ولی کے بیت
یہ تل تجھ کے کعبہ میں مجھ اسود جو رہتا زخندان میں تیرے مجھ چاہ زفرم کا اثر تھا
اور اسکو دیوانہ نہیں تنہا لہن اسی روپ کی پیالے لکھی ہوئی ہیں اور اسکے معنی مجھ شکر شیر
ہو کے جو شخص زبان ہندی کا خوب ماہر ہو وہ جانتا ہوگا اور سودا کے کلام میں بھی سبب
قرب کے زمانہ سابق ہی بعضے الفاظ قسم اول سے مستعمل ہیں جیسے سخن اور ڈبر اڈال شکر ہندی

بیت سے دید کہ تر جا ہر گئے ہم +	ڈبر سے تھے جو شک بھر گئے ہم
---------------------------------	-----------------------------

اور اس زمانہ کی نسبت اس زمانہ کی زبان سے ایسی تراش بائی ہے کہ با فوق اس سے مشہور ہیں اور
اس کلام سے جسکو اسے مطالب کے واسطے آپس میں فصاحت استعمال کر رہے ہیں شعر کی زبان بڑا فصیح
ہوتی ہے چنانچہ یہ معنی غلط ہے واضح ہے۔ اور یہ بھی ہوتا ہے کہ شعر فصاحت کے پایہ میں ایک
دوسرے سے ممتاز ہوتے ہیں چنانچہ غزل گوئی میں میر تقی علیہ الرحمۃ بہ نسبت سودا کے
فصاحت زیادہ رکھتا ہے گو سودا بھی شاعری میں مسلم الثبوت ہے جب یہ تقدیمہ تحقیق
ہو چکا اب جانا چاہیے کہ جو اہل زبان ہیں انکو اس امر میں ہدایت کی حاجت نہیں لیکن
منتہی کو ضرور ہے کہ یہ لحاظ رکھے کہ جو لفظ اہل زبان کے کلام میں صریح مستعمل ہوا ہے
اوس طرح استعمال کرے اور قیاس کو دخل نہ دے ورنہ استعمال اسکا غلط ہو جائیگا مثلاً

اردو میں حقہ چٹا ہوتے ہیں اور فارسی میں قلیان کشیدن اگر بجا ظفارسی کے حقہ چٹینا
 کہیں یا بجا ظارو کے قلیان نوشیدن اہل فہم اسپر نہیں گے اور کلام اسکا خالی جملہ
 نہوگا اور سیطرہ و الفاظ مرکب کی اجزا کو ترکیب کے قیاس پر علیحدہ استعمال کرنا قبل
 کہ مفرد ہر اسہ مستعمل نہوا ہو اگر غلط نہوگا فصاحت کے واسطے ضرور ضرر ہوگا مثلاً ادنیٰ
 بھلے مانس کے اجزا کو خصوصاً لفظ مانس کا گواروں کی زبان کے سوا اور کوئی نہیں
 بولتا اور چاہیے کہ استعمال میں بھی اس زبان پر اعتماد کرے جسکو چھانے زیادہ استعمال
 کیا ہوا اردو زبان ہندوستان میں حضرت شاہجہان آباد صائب الدین الکافات
 والنساد کی ہوا اور زبان اردو اور دیار کی اسی کی فصیح ہو چنانچہ یہ مشہور ہو کہ انیس
 انقلاب دہری سے لوگوں پر نگلی معاش نے ہجوم کیا یہاں کے رہنے والے علی الخصوص
 شعرا سے بلیغ مثل میر تقی اور سودا کہ انکی اصل بھی خاک پاک ہوا طراں کو کھل گئی اور
 انکی بود و باش کے طفیل سے وہاں کی زبان نے ایک تراش نو پیدا کی اور وہاں کے
 لوگوں نے انھیں غرضان پناہوں کے کلام کے تتبع سے ایک پایہ فصاحت کا حاصل کیا اور
 از بسکہ اہل زبان اور تتبع میں باوجود سعی وافر کے فرق اور تفاوت رہتا ہے اتنا
 بھی اس سواد کی زبان باوجود اسطر علی تراش اور اصلاح کی نسبت شاہجہان آباد
 کی زبان کے تکلف سے خالی نہیں معلوم ہوتی پس اگر ایک محاورہ کسی اور شہر کے شعرا کو
 کلام میں ہوا اور اسپر زمرہ اہل شاہجہان آباد کا سادت نکرے اسکے استعمال میں نہو
 کلام ہے باعتبار فصاحت کے نہ باعتبار غلط صحت کے جب یہ مقدمہ تمام ہوا اب مقصود
 سے پہلے ایک مقدمہ اور تمہید کیا جاتا ہے کہ اس سے عبارت کا پڑھنا بسبب سادت و آسانی
 حاصل ہوتا ہے معلوم کیا چاہیے کہ عبارت پڑھنے میں بعض مقام پر اسطر سے آواز

تغیر ہو جاتی ہے کہ اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ فلان مقام توقف کا ہے اور مراتب توقف کی بھی متفاوت ہوتی ہیں بعضی جگہ کم اور بعضی جگہ زیادہ مثلاً میں نے سنا تھا کہ کل آپ سیکر گھر تشریف لائے تھے از بسکہ مجھ سے ملاقات نہوئی بڑا مل چلے گئے آج تشریف لانے میں کمال بندہ نوازی ہے سنا تھا پر کچھ توقف کیا گیا ہے۔ اور لائے تھے پر اس سے زیادہ اور یہ طرح نہوئی پر بھی گو نہ توقف ہوا ہے اور چلے گئے پر اوس سے زیادہ اور بعض مقام میں زمانہ کو کچھ دخل نہیں بلکہ تغیر آواز اس واسطے ہوتی ہے کہ اس سے امتیاز مضمون کی ہو جاوے مثلاً یہ عبارت وہ آو گیا محتمل دو وجہ کو ہے اخبار یا استفہام بوقت اخبار کی تغیر آواز کی اور طرح ہے اور بوقت استفہام کے اور طرح چنانچہ روزمرہ دان پر یہ بات ظاہر ہے پس بعضے عقائد سے یہ چاہا کہ بعضی علامتیں ایسی مقرر کرنا چاہیں کہ لکھی ہوئی عبارت میں بھی امتیاز ان امور کی ہو سکے اور جانا چاہیے کہ موافق تقسیم سابق کے علامتیں قسم تہونہ دو قسم پر ایک وہ کہ اول سے تغیر آواز مع کسیت از منہ کے دریافت ہوتی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ نقطہ تغیر آواز پر دلالت کرتے ہیں مع امتیاز مضمون کے اور ان علامتوں میں سے اگرچہ بعض میں کسیت از منہ کو بھی دخل ہے جیسے پر ن تھی سس یعنی خشو کہ اسکا حال آئندہ معلوم ہو جاوے گا لیکن چونکہ صفت امتیاز مضمون میں علامات اولی سے ممتاز ہے اس واسطے اسکو اس قسم میں دخل کیا علامات قسم اول کی تین ہیں یعنی ایک تھوڑی توقف کی واسطے حرف واو اور اوس سے دو چند توقف کی واسطے دو نقطہ بالا لکھ دیکر۔ اور اس سے دو چند کی واسطے ایک خط عرضی اول کا نام واو دوسرے کا زوج تیسرے کا تد رکھا گیا چنانچہ

علامت

اسامی

اسامی انکی مع نشانوں کے یہ ہیں علامت

قسم دوم کی بھی تین ہیں یعنی اگر استفہام

واو

زوج

او

تد

مضمون ہوا اور اس کے واسطے نو کے ہندسہ کی صورت اور اس کے نیچے ایک نقطہ اور اگر گنج
یا تہدید یا تحقیر یا اظہار رنج طبیعت یا مستعد کرنا کسی امر پر ہوا اور اس کے واسطے ایک خط
طولانی اور اس کے نیچے ایک نقطہ اور جملہ مقصد کے واسطے دو خط منہجی ایک اول جملہ
مذکورہ کی اور دوسرے بعد اس کے اول کا نام استفہام اور دوسرے کا فاصلہ تیسرے کا

علامت

اسامی

استفہام

حشو انگلی اسامی مع نشانوں کے یہ ہیں۔

۱

۱

۱

فاصلہ

تفصیل علامت قسم اول کی واو کا بیان

حشو

جاننا چاہیے کہ فقرہ مفرد پر یا مرکب مفرد وہ

کہ اول سے آخر تک کہیں توقف واقع نہ ہو مثلاً کل اپنے دو ستون سے ملاقات کروں گا۔

اور مرکب وہ ہے کہ کئی فقرہ دن مفرد سے ملکر ایک فقرہ حاصل ہوا ہو پس جیسے اجزا

اسکے ہوں اور سب پر واو لکھے جاوے تاکہ وہ اجزا ایک دوسرے سے ممتاز ہو جائیں

اور وہ فقرے مفرد جو فقرہ مرکب کے اجزا ہوتے ہیں خواہ جملہ بالفعل ہوں خواہ بالقوہ

مثلاً جملہ بالفعل کی ایک شخص جو کل راہ میں ملاتی ہوا تھا۔ یعنی بجائی زید کا۔ آج میری

آیا تھا۔ یہ تمام ایک فقرہ مرکب ہے اور اس کے اجزا یعنی جو کل راہ میں ملاتی ہوا تھا اور

یعنی بجائی زید کا اور آج میرے گھر آیا تھا تب علیہ علیہ جملہ بالفعل ہیں۔ اور چونکہ

ہر جگہ ایک توقف واقع ہوا ہے اس واسطے علامت واو کی لکھی گئی۔ مثال جملہ بالقوہ

کی میری بھلائی برائی سچ راحت سب تپیر واضح ہیں۔ یہ وقع میں اسطر حس ہے کہ

کہ میری بھلائی سب تپیر واضح ہے میری برائی سب تپیر واضح ہے میرا سچ سب تپیر واضح ہے

میری راحت سب تپیر واضح ہے انکی امتیاز کے واسطے بھی واو علامت کی رقم ہوئی اور

جب کہ حرف عطف یح میں آجاوے تو اس کو اس قاعدہ سے مستثنیٰ کیا جاتا ہے اور

وہاں سے واو علامت کی ترک کی جاتی ہے مثلاً علم اور جمل ایک جگہ جمع نہیں ہوتی یا کوئی شخص کمال علم کو نہیں چھوڑتا بغیر محنت اور مشقت کے۔ زوج کا بیان جبکہ ایک عبارت کی حصص میں منقسم ہوا اور ہر حصہ بھی کئی حصوں میں تقسیم کیا جاوے تو پہلے حصوں میں اتنا کرکڑا سطح زوج لکھا جاتا ہے مثلاً جب تم میرے گھر نہ آؤ گے تاکہ کتاب میں ہر علم کی جو ایک جوڑی مدت سے بند ہیں علیحدہ کر دو تو البتہ میں بھی جہاں تک ہو سکے گا ایک لمحہ کا رد و باوجود سے نفع ہو کر اس کام میں مصروف رہو گا۔ اگر ایک حصہ سے تمام مضمون مفہوم ہو جاوے اور انتظار راسخ کا باتی نہیں اگرچہ وہ حصہ مفرد ہو لیکن نشان زوج کا وہاں بھی لکھ سکتے ہیں مثال یہ بحث دوم پر مشتمل ہے۔ قسم اول قواعد علم صرف و قسم دوم قواعد علم نحو۔ بیان ہر کا جبکہ ایک فقرہ اس طرح سے تمام ہو جاوے کہ دوسرے فقرہ سے اسکو تعلق نہ ہو تو اوسکے اخیر میں مذکور نشان کرتے ہیں مثلاً آج اس مدرسہ میں دو تین طالب علم تحصیل علم کے واسطے وارد ہوئے ہیں۔ میں نے آپ کی خدمت میں چند بار عرض کیا کہ اگر آپ میرا بی کرین تو میرا مطلب سہولت و آسانی حاصل ہو جاوے لیکن آپ نے اس التماس کو قبول نہ کیا۔ اور ایش مطلب ایسا جلد اور علیحدہ مطلب اول سے ہوتا ہے کہ اول سے ثانی کو کچھ علاقہ نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک مطلب دوسرا شروع ہوتا ہے فقط مذکور نشان پر کفایت نہیں کی جاتی بلکہ سفیدی بہت چھوڑی جاتی ہے تاکہ بسبب اسکے توقف بہت کیا جاوے۔ تفصیل علامت قسم ثانی کی وہ علامت استقفاص کی ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس جملہ میں کسی امر سے استقفاص کیا گیا ہو اور معلوم کیا چاہیے کہ استقفاص تین طرح ہے استخباری اقراری اور انکاری استقفاص استخباری وہ ہے کہ اوس سے فقط پوچھنا اور سمجھنا ایک امر کا مطالبہ ہو جیسو کہ مان جاتی ہو جبکہ مخاطب کی جانبی کے مقام سے سوال کیا جائے۔ اور

اقراری وہ ہے کہ اس سے اثبات ایک امر کا مطلوب ہو مثلاً تم وہاں نہیں گئے تھے
یعنی مقرر گئی تھی اور انکاری وہ ہے کہ اس سے نفی ایک امر کی مطلوب ہو مثلاً تم وہاں
جاسکتے ہو یعنی جاسکتی ہو یا وہاں کون جاسکتا ہے یعنی کوئی نہیں جاسکتا پس مصوت میں اگر اقرار
علامت کو ساتھ کوئی اور علامت زیادہ کیجاتی تو اتینا ہر قسم تفہام کی بخوبی ہو جاتی
علیٰ انھوں سوقت کسی ایک عبارت میں اخباری اور اقراری یا اخباری اور انکاری دونوں کا
اقبال ہو سکتا ہو مثلاً تم کہاں جاؤ گے یا تم کہاں نہیں گئے تھے اول میں اخباری اور اقراری اور دوسرے
میں اخباری اور انکاری دونوں کا احتمال ہے پس علامت خاص سے مطلب خاص بخوبی
سمجھ میں آجاتا لیکن چونکہ ہر قسم تفہام کے واسطے انگریزی میں وہی ایک علامت ہو لہذا
مطابقت کے واسطے یہاں بھی اوسی علامت کو برقرار رکھ کر ہر قسم تفہام کی اتینا کر کے
قرینہ مقام پر کفایت کی مثلاً سوقت کہنا جاؤ تو تم کہاں جاؤ گے ؟ پس اگر مقام مقتضی اخبار
کا ہے یہ استفہام اخباری ہے اور اگر مقتضی نفی کا ہے انکاری ہے اور اسی قیاس سے اتینا اخباری
اور اقراری کی۔ آ یہ علامت اکس کی پیش یعنی فاصلہ کی ہے اس سے تعجب یا تہدید یا
تخیر یا اظہار رنج طبیعت یا مستحکرا کسی امر پر معلوم ہوتا ہو مثلاً وہ کیما خو بعورت ہے۔
! کیا کرتا ہے ! یا خبردار ! - شرم کی بات ہے ! سیف ہے ! دلیر ہو ! - ()
یہ علامت پرین تھی جس یعنی خشو کی ہے اس سے حملہ معترضہ معلوم ہوتا ہے اس طرح جو کہ
یہ جملہ ان دونوں خطوں کی درمیان میں واقع ہوتا ہو مثلاً اگر علم بہتر ہے (اور یہ امر واقعی)
ہو کہ کسی ذی عقل کے نزدیک محل شک نہیں (تو تم اس دولت کی تحصیل سے کیوں محروم
رہتی ہو۔ اس فقرہ میں عبارت اور یہ امر واقعی ہے کہ کسی ذی عقل کے نزدیک محل شک نہیں
جملہ معترضہ ہے جبکہ یہ عبارت دونوں خط منحنی کے درمیان واقع ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ

جملہ متقضہ ہے۔ علاوہ قواعد مذکورۃ الصبر کی معلوم کیا چاہیے کہ کبھی کسی عبارت میں عبارت مذکورہ بالا کو بطور نقل کے تکرار کرتے ہیں تو اس کے امتیاز کے واسطے یہ مقرر ہوا کہ دو معکوس واواؤں عبارت سے پہلے اوڑو معکوس واواؤں سے پیچھے لکھے جاویں تاکہ معلوم ہو کہ جو عبارت انکی پیچ میں واقع ہوئی ہو بطور نقل کے ہے مثلاً مثال سابق میں یہ فقرہ بابا اور یہ امر واقعی ہے کہ کسی نوی عقل کے نزدیک محل شک نہیں بلکہ جملہ متقضہ ہے معلوم کیا چاہیے کہ اگر کسی جملے میں افادہ حصر یا تاکید کا مطلوب ہو تو اس لفظ کے نیچے ہر وہ فائدہ حاصل ہوتا ہے ایک خط عرضی کھینچتے ہیں مثلاً وہ آدمی خوب ہے یعنی وہ ہی آدمی خوب ہے۔ یا آدمی سب آئے تھے نشان خط عرضی کا دال ہے اس پر کہ وہ کلمہ تاکید کا ہے واسطے لفظ آدمی کی اور اگر کوئی لفظ مشترک بشخص اور کسی شے کے نام میں تو علم شخص کے امتیاز کے واسطے اس لفظ کے اوپر ایک خط عرضی کھینچیں مثلاً ادہم یعنی گھوڑے کے ہو اور علم شخص کا بھی ہے پس جب علم شخص کا ہو وہ خط عرضی اوپر کھینچیں جیسے میں نے ادہم کو بازار میں دیکھا تھا اور جب یعنی گھوڑے کے ہو اس خط کو ترک کریں جیسے میں نے ادہم کو طویلہ میں دیکھا جب یہ قدر تمام ہوا اب اصل مقصود کی راہ سلوک ہوئی تھی

باب پہلا علم صرف میں

مقدمہ۔ اس میں چار فصل ہیں۔

پہلی فصل۔ معلوم کیا چاہیے کہ صرف اصل واحد کی پھیرنے کا نام ہے بطرف امتثال مختلفہ کو تاکہ اول و ثانیہ سے معانی متفاوتہ حاصل ہو جاویں اور مراد اصل واحد سے مصدر ہے۔ مثلاً سے صیغہ اور صیغی عبارت ہیں اور کلمات سے کہ او نہیں لبیب عارض ہونے حرکت اور سکون

عمل اول

اور تقدیم اور تاخیر حروف کی ایک ہیئت اور حاصل ہو جاوے مثلاً کھانا مصدر ہو اور
کھایا ماضی اور کھاؤ گے استقبال اور کھاتا ہو حال اور کھا امر اور مت کمانہی اور
کھائیو والا اسم فاعل اور کھایا گیا اسم مفعول یہ سب چیزیں مصدر سے مشتق ہوئی ہیں
لیکن اس میں ایک شبہ واقع ہوتا ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان الفاظ بعض صیغوں کے مصدر کی
لفظ کی غیر ہوتی ہیں جیسی جانا مصدر ہو اور گیا ماضی اسکی پس اسکا مصدر سے نکلنا کیونکہ
مشتق ہونہم کہتے ہیں کہ اس میں و در حتمال میں ایک یہ کہ شاید ماضی میں بجائے کاف کو
اصل لغت میں جیم ہوا اور بعد مرور زمانہ اور تغیر انسہ کو جیم کو کاف سے بدل لیا اور
جیم اور کاف کا ابدال پایا جاتا ہے جیسے کمال کاف تازی سے بغنی پوست کے اور
چمال جیم فارسی سے بھی بغنی پوست کو غایت یہ ہے کہ روزمرہ حال میں کمال عام ہے
اور چمال فقط پوست و رخت کو کہتے ہیں اور تردد اسکا مرگ چمالا کی لفظ سے
معلوم ہوتا ہے کیونکہ مرگ ہرن کو کہتے ہیں اور مرگ چمالا ہرن کی کمال کو کہ اسکو قضا
بچھا کر بیٹھتے ہیں ظاہر اسی قبیل سے ہے چچالا بغنی آبلہ کسواسطے کہ چچالا پوست ہو کہ
بسبب جمع ہونے مائیت کے بند ہو جاتا ہے اور جیم تازی اور جیم فارسی اور کاف تازی فارسی
بالذات ہیں اور تفرقہ فقط صفاتی ہے اس ماضی میں بدلتا جیم تازی کا کاف فارسی سے
اسی قبیل سے سمجھا جاوے اور دوسرا یہ کہ اس مصدر کے ماضی اور ہو اور اس ماضی کا
مصدر اور لیکن استعمال میں اس مصدر کے ماضی اور اس ماضی کا مصدر متروک
ہو گیا پس وہ ماضی بسبب اتحاد معنی کے اس مصدر کے ساتھ لگاؤی گئی ہے اور اگر کوئی
کہے کہ جو اس ماضی کے واسطے مصدر اور ہو تاپس چاہیے تھا کہ اس ماضی کے کوئی صیغہ
اس سے اور بھی متعلق ہوتا ہم کہتے ہیں یہ کچھ ضرور نہیں کیونکہ بعض معادریسے ہوتے ہیں

کہ انیسویں صیغوں کے اور صیغے مستقل نہیں ہوتے اور اسکے نظائر زبان فارسی میں اکثر پائے جاتے ہیں جیسے محقق سے سخت کے سوا اور کوئی صیغہ مستقل نہیں اور خواہ اور خواب وغیرہا خوابیدن سے مشتق ہیں اور خوابیدن مصدر جعلی ہے کہ خواب کے لفظ میں تصرف کر کے بنایا گیا اور باشد اور باش دو لفظ ہیں اول مضارع اور دوسرا امر کا مصدر مستقل نہیں بیان تاکہ کوئی اس پر مطلع نہیں اور سوا ان دو لفظ کے کسی اور صیغہ کا احتمال نہیں کیا جاتا اور دیدن سے مضارع اور امر مستقل نہیں اور بنید اور بنی کا مصدر مستقل نہیں لیکن چونکہ انہیں اتحاد معنی کا ہوا سو اس سے کہتے ہیں کہ دیدن کا مضارع اور امر بنید اور بنی ہو پس معلوم ہوا کہ سب صیغوں کا اشتقاق مصدر سے ہوتا ہے۔ اور مصدر کی تعریف یہ ہے کہ مصدر ایک اسم ہو کہ اس سے افعال اور اسمائے کاتہ ہیں اس کی علامت ہندی میں نون اور الف ہو بشرطیکہ اسکے دور کرنے کے بعد صیغہ امر کا باقی رہ جائے جیسے آنا جانا کھانا کھلانا بیٹنا وغیرہ کہ بیرون ناکے آ اور جا وغیرہا صیغے امر کے باقی رہتے ہیں اور اگر امر باقی نہ رہے تو وہ اسم جامد ہے مصدر نہیں جیسے گنا یعنی نیشکر کے اور پنا وہ آب کہ جسمین تر بندھی ترکی ہو کہ ناکی دور کرنے سے گن اور پن لفظ بنی باقی رہتا ہے نہ امر دوسری فصل بانا پانی ہے کہ مصدر دلالت کرتا ہے فعل کے صادر ہونے پر فاعل سے یا اسکے قائم ہونے پر فاعل کے ساتھ جیسے کھانا یا کھلانا اس بات پر دال ہے کہ یہ فعل زید سے مثلاً صادر ہوا اور مرنے اور جینا دال ہے اس امر پر کہ موت اور حیات مردہ یا زندہ کے ساتھ قیام رکھتی ہے اور ایک کیفیت نفس الامری اس سے مفہوم ہوتی ہے جو اسم اس پر دلالت کرے اس کو حاصل بالمصدر کہتے ہیں اور اس کی بنا میں لاتعداد اولیات ہیں اور سب سماعی ہیں بعد متبع اور مستقر کے معلوم ہوا کہ علامت مصدر کی گرائی

باقی رہتا ہے کبھی وہ ہی حاصل بالمصدر ہوتا ہے جیسے پکارنے سے پکارا اور مارنے سے مارا اور
بیٹھنے سے بیٹھا اور کھڑے سے کھڑا اور کھڑے سے کھڑا اور کھڑے سے کھڑا اور کھڑے سے کھڑا
بگارا اور سیطرے سوار اور سہارا اور سمیت اور لپیٹ اور جیت اور ہارا اور کبھی اویسی کی اخیر
میں واؤ فقط زیادہ کرتے ہیں جیسے لگانے سے لگاؤ اور چڑھانے سے چڑھاؤ اور بانے سے بانو
اور چھانے سے چھاؤ اور کبھی الف مع الواو جیسے ٹھنڈے یا ٹھنڈے سے ٹھنڈاؤ اور پھلنے سے پھلاؤ
اور پینے سے پہاؤ اور اوجھنے سے اوجھاؤ اور الف اور باء فارسی زیادہ کرنے سے جیسے
منے سے ملاپ مگر زیادتی ان دو حرف کے سوا اس لفظ کی اور جاسے نہیں دیکھی گئی اور بعض
اسما و جامد کی اخیر میں الف اور باء فارسی مع الالف بھی لاتی ہیں مثلاً بہنا یا یعنی بہن بنانا ایک
عورت کا دوسرے عورت کو لیکن اس لفظ میں ایک احتمال اور بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ کیا عجب
ہو کہ بہنا یا مرکب ہو بہن اور آپا سے اور یہ دونوں لفظ بمعنی خواہر کے ہیں چنانچہ شاہجہان آباد
کے شرفا کے گھر میں عورتیں اپنی بڑی بہن کو آپا سی کہتی ہیں پس بہنا پنے کے یہ منی ہے
کہ لفظ بہن آپا کا زبان پر دو وزن کے آیا اسنے اسکو بہن کہا اور اسنے اسکو آپا
اور بعد مرد و ازمنہ کے ایک لفظ سمجھ کر انعامی شہتی سے محاورہ میں استعمال
کرنے لگے مثلاً بہنا پا کرنا اور بہنا پا جوڑنا اور بہنا پے کا ٹوٹنا یعنی آپس سے اوس عمدہ کا
زائل ہونا پس اسصورت میں یہ لفظ مانحن فیہ نہوا اور اسی قبیل سے ہے بڑھاپا یعنی پیرانہ سہی
اور تنہا یا یعنی جوانی لیکن یہ مجاز ہے اور اصل میں معنی تنہی کے ہے چونکہ حالت جوانی میں تنہا اور
اکرتا بہت ہوتا ہے اسواسطے معنی جوانی کے استعمال کر لیا ہے اور ظاہر الوجود ہے اس قبیل کو نہیں
کسواسطے کہ پوجا یا اوس طعام کو کہتے ہیں کہ پوجا کے وقت سامنے رکھ لیتے ہیں پس جائز ہے
کہ آپا اس لفظ میں کلمہ نسبت ہوا اور جائز ہے کہ بڑھاپا اور تنہا یا میں بھی اسی قبیل سے یعنی سی

حالت کہ منسوب ہوڑے کے ساتھ اور ایسی حالت کہ منسوب تنی کے ساتھ ہوا و روہ پیری اور
 جوانی کی لیکن ان دو لفظوں میں احتمال اول اقویٰ ہے اور پچاپا کے لفظ میں یہ ہی احتمال ہو
 اصل میں حاصل بالمصدر ہوا اور یعنی طعام مذکور کے مجاز والہ اعلم بالصواب اور کبھی یا تو تختی
 زیادہ کرتے ہیں جیسو منہنی سے ہستی اور کبھی باوجود یاے تختانی کی اسے ہمراز کہہ جاتی ہے
 جیسے کبھی سو جو یعنی بیچ کے ہو کر آئی اور کبھی تختانی کی ساتھ تاسے فوقانی جیسو پڑھنے سے جو
 باسے موصدہ اور اسے مشغلہ کے ساتھ معنی زیادہ ہونے کے ہو کر تختی اور بھرنے سے جو باکھور
 مخلوط ہوا اور اسے مہلہ مخفہ کی ساتھ معنی پر کرنے کی ہو جھرتی اور لفظ بھرتی کا کبھی معنی اوس
 چیز کے بھی متعل ہو تا ہو جسکو کسی چیز میں بھرنے مثلاً چو کہٹ کی پوشش کے واسطے جو کلکڑیاں ڈالتے
 ہیں انکو بھرتی کہتے ہیں اور کبھی اسم جامد کو اخیر میں تختانی زیادہ کرتے ہیں جیسو تھرا و تھرا آئی
 اور معنی جاروب کی مجاز ہو اور کبھی اسم جامد ہو سو معنی حاصل بالمصدر کے حاصل ہو کر ہیں
 جیسے گھیل اور ریل اور جب انکی اخیر میں الف زیادہ ہوتا ہو اوس سے معنی نسبت کے
 حاصل ہوتے ہیں جیسے جھکیلا اور ریل یعنی ایسا اور جھکیل اور ریل سے منسوب ہو اور لفظ
 ریل کا بدول الف کے اکثر پیل کے لفظ کے ساتھ مستعمل ہوتا ہو اور تنہا کم جیسے ریل پل جہاں
 کسی چیز کی کثرت ہوتی ہو وہاں یہ لفظ بولتے ہیں اور پیل شاید قسم اول یعنی مارا و ریت
 وغیرہ کے قبیل سے ہو کہ سو اسے کہہ پلایا معبر رہے اور اوسکے معنی یہ ہے کہ کسی چیز کو صدمہ
 سے آگے بڑھانا اور ریل الف کے ساتھ تنہا ہی مستعمل ہوتا ہو ہمراہ پیل کے نہیں دیکھا گیا
 اور یہ امر استعمال کے خصالیوں سے ہو اس میں قیاس کو کچھ دخل نہیں اور کبھی اسم جامد میں
 تھرا کر کے اوسکے اخیر میں الف اور سین مہلہ زیادہ کرتے ہیں جیسے تھریسی تھیا س اور
 تھیسی کٹاس اور کبھی بعد کر کے علامت مصدر کے واو اور الف اور سین بھی زیادہ کر

ہیں جیسے کہنی جو باب موجدہ کے ساتھ بعضی کلام یہودہ اور بہت کلام کرنے کی ہر کو اس
 اور طہراہیاس اس قبیل سے نہیں بلکہ مرکب ہوتی ہے کہ بعضی پینے کو ہے اور اس سے
 کہ بعضی ایسی ہی نہیں پیاس پیو کی ایسا ہوتی چونکہ تشنگی میں طلب آب کی ہوتی ہے پیاس
 بعضی تشنگی کے مستقل ہو گیا اور کبھی ہم جامد کے اخیر میں تاسے فوقانی زیادہ کرتے ہیں جیسے
 رنگ سوزنگت اور سنگ سے جو بعضی ہمراہ کو ہے سنگت اور کبھی اوٹ یعنی الف اور واو
 مع تائی فوقانی شغلہ کے اور آپٹ یعنی الف اور ہا ہی ہوز مع تاسے فوقانی کے زیادہ کرتے
 ہیں جیسے رکنتے سے رکاوٹ اور چکنو سے چمکاہٹ اور کبھی فقط ہٹ یعنی ہا ہی ہوز مع تاسے
 شغلہ جیسے بلداٹ سے بلداہٹ اور یہاں سے معلوم ہوا کہ آپٹ حاصل بالمصدر ہے
 آتی ہے اور بعضی آواز پاک کے مجازاً مستقل ہو گیا ہے یہ چند الفاظ مثال کے واسطے کافی ہیں
 اور شکل ماضی کے بھی ہوتا ہے وہ ماضی لازم سے ہوتا ہے یعنی سے جب اسے گریا کا لفظ جو عینہ
 ماضی کا ہو جانے سے زیادہ کر دین جیسے آیا گیا اور اٹھایا گیا مثلاً اور گیا اس صورت میں
 ترجمہ شد کا ہے جو فارسی میں افعال ناقصہ سے ہے اور کبھی نام بھی ہوتا ہے پس کیا بھی
 تاسے جو اس واسطے کہ اگر کہا جاوے مثلاً کہ مجھے فلا فی شے اوٹھائی گئی تو مراد اس سے
 یہ ہوگی کہ اٹھانا اس کا مجھے وقوع میں آیا اور کبھی اس کو ہو سکنے کے معنی میں بھی استعمال
 کرتے ہیں مثلاً کہیں کہ اگر مجھے اوٹھا گیا تو اٹھو گا کیونکہ پہلی معنی کی صورت میں تحصیل
 حاصل لازم آتی ہے یعنی اس کے معنی یہ ہو جاتے ہیں کہ اگر مجھے اوٹھنا وقوع میں آسکا تو
 اٹھو گا پس بعد وقوع اوٹھنے کے پھر اوٹھنا کیونکہ صورت پکڑی اور اگر یوں کہیں کہ اگر
 مجھے اوٹھا گیا تو اول کا جواب البتہ بعضی واقع ہونی ہی کی ہے اور کبھی صیغہ استقبال کا
 جانے بھی لگاتے ہیں جیسے اگر مجھے اوٹھا جائیگا مثلاً قیسم ہی فصل معلوم کیا جائیگا کہ

مصدر دو قسم ہوتا ہے ایک لازم دوسرا متعدی لازم وہ ہے جس کے معنی اس کے فاعل پر قائم ہو جائیں اور مفعول بہ کو نچاہین جیسے آنا جانا رہنا اور بیٹھا بیٹھا اور متعدی وہ ہے کہ اس کے معنی فاعل سے تجاوز ہو کر مفعول بہ تک چھو پہنچے اور متعدی تین قسم ہے اول متعدی بیک مفعول جیسے کھانا طعام کا اور پینا پانی کا دوسرا متعدی بدو مفعول جیسے دینا دینا کا زید کو تیسرا متعدی بسبب مفعول جیسے دلوانا دینا کا زید کو عمر سے یا تیلانا تیل کو عمر کا فاضل ہونا چوتھی فصل متعدی دو قسم ہے ایک یہ کہ اصل میں اسی معنی کو بطور موقوف ہو دوسرے یہ کہ حروف تعدیہ کی اوپر داخل کر کے بنایا ہو قسم اول جیسے کھانا اور پینا متعدی بیک مفعول اور دینا متعدی بدو مفعول اور تیلانا متعدی بسبب مفعول اور انکا بیان گذر گیا اور قسم دوسری چار طرح ہے ایک یہ کہ حروف تعدیہ علامت مصدر سے پہلے آویں اور حروف تعدیہ بعض جامی میں آگے اور کچھ پہلے لام ہوا اور کہیں فقط آگے اور کہیں لام اور الف اور بعض کلمہ ان سب حالتوں پر ہوتا ہے مگر فیصلی ان تین سے بعض حالت اختیار کرتے ہیں اور بعض کو متروک اور بعض مقام میں فقط الف ہوتا ہے اور جو حروف کہ علامت مصدر کے ماقبل ہیں انہیں بھی حروف تعدیہ کے داخل ہونے کے بعد کچھ تغیر واقع ہوتی ہے اور اسکا منبسط قاعدہ سے مشکل ہے وہ فقط سماعت پر موقوف ہے اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ فعل لازم کا تعدیہ بیک مفعول ہوتا ہے اور متعدی بیک مفعول کا بدو مفعول اور متعدی بدو مفعول کا بسبب مفعول آپس اگر لازم کو متعدی بیک مفعول بناویں الف یا لام مع الالف یا وا علامت سے آویں جیسے بیٹھنے سے بیٹھانا یا بیٹھلانا اور روکنے سے روکنا یا روانا یہ دونوں متشکل ہیں مگر اصل نصیح ہے اور اگر متعدی بیک مفعول کو متعدی بدو مفعول کریں لام مع الالف یا وا فقط سے آویں جیسے کھا کر

کھلانا یا کھوانا مگر کھوانا زبان گواریوں کی ہر اوضی کی زبان پر کھلانا جاری ہے اور اگر تیسری بد و مفعل کو متعہ ہی بسہ مفعل کریں کبھی واسع الامم متقدم اور کبھی نقطہ ونا اور کبھی لام اللہ کے آدین جیسے کھلانے سے کھلوانا اور دکھلانے سے دکھلوانا ہر دکھلوانا اور پلانے سے جو معنی خور ایندن آب کی جو پلانے اور دینے سے دلوانا اور دوانا اور دوانا مگر دوانا فقط ونا کے ساتھ نصی کی زبان پر جاری نہیں ہے طرح دوسری یہ کہ مصدر کے اول میں بے کافظ لایین وہ مصدر لازم ہو یا متعدی بیک مفعل کم اوس مفعل سے جو متعہ ہو مثلاً آنا جانا و فون لازم ہیں جب اوسکے اول میں لفظ لیا کار کھا گیا یعنی لے آنا اور پھاننا تیسری بیک مفعل حاصل ہوا اور اسی قبیل سے لی پھوننا اور لے چلنا اور لو ڈرنا اور لے بھاگنا اور لے اڑنا اور لے کھلنا اور طرح تیسری یہ کہ فعل کو کھلنے کے بعد حروف علت زیادہ کریں ثلث جیسے رکنے سے مارنا اور رتنے سے ناننا اور ربنے سے وابتا اور رکنے سے کاننا اور نہ رکنے سے ماندھنا اور و او جیسے کھلنے سے پھوننا فارسی مضموم سے ہو کھولنا اور رکنے سے روکنا اور کھولنے کو ان الفاظ کے قبیل سے قرار دینا یعنی اونہیں سے جنہیں فاکہ کے بعد و او ہوا سوا سبطے ہو کہ فاکہ مع ہائے مخلوط کے نمبر لہ ایک حرف کے شمار میں آتا ہو اور اسی سبب و عروضی اوسکو تقطیع میں گرا دینکے مثلاً کھولا فعل کے وزن پر ہر جیسے بولا اسی وزن پر اور یسے تھانی جیسے پسنے سے پینا اور طرح چوتھی یہ ہو کہ کوئی حرف ہیم دوسری بدل جاوے مثلاً بکنے سے پینا اور چھوٹنے سے چھوٹنا اور ٹوٹنے سے توڑنا مقبہ تمام ہوا یہاں سے شروع ہو بیان مقاصد کا پہلی جنس اشتقاق کے بیان میں معلوم کیا چاہیے جو چیزیں کہ مصدر سے مشتق ہوتے ہیں یہ ہیں فعل ماضی فعل مضارع امر نہی اسم فاعل اسم مفعول اسم آلہ اور اسم تفصیل اور صفتہ مشبہ اور ظرف مصدر

سے مشتق ہونے پر کیفیت سب کا حال جدا جدا و نثر انواع میں مذکور ہو تا ہے۔
 نوع پہلی فعل ماضی کے بیان میں ماضی اوس فعل کو کہتے ہیں جو گذریہ ہوئے زمانہ سے
 تعلق رکھتا ہو اور فعل ماضی کے بارے میں معنی میں اس طرح ہے کہ فعل واحد مذکر غائب کا فعل جمع
 مذکر غائب کا فعل واحد مونث حاضر کا فعل جمع مذکر حاضر کا فعل واحد مونث غائب کا فعل جمع
 مونث غائب کا فعل واحد مونث حاضر کا فعل جمع مونث حاضر کا فعل واحد شکلم مذکر کا
 فعل جمع شکلم مذکر کا فعل واحد شکلم مونث کا فعل جمع شکلم مونث کا اگرچہ قیاس مقتضی تھا
 امر کا کہ از بس فاعل یا مذکر ہے یا مونث اور ہر واحد یا غائب ہی یا حاضر یا شکلم اور ہر ایک
 انہیں ایک ہی یا دو یا زیادہ دوسے پس یہ سب ایشوارہ صیغہ ہوتے لیکن از بسکہ زبان
 اہل ہند میں با فوق واحد کے حکم جمع میں ہے چھ صیغہ تثنیہ کی بالکل ساقط ہو گئی معلوم
 کیا جا چاہیے کہ ماضی کی چار قسمیں ہیں مطلق قریب بعید استمراری اور ہر واحد معروف
 ہی یا مجهول اور ہر واحد معروف اور مجهول سے مثبت ہی یا منفی پس سوائے قسمیں ہون
 ماضی مطلق مثبت معروف ماضی مطلق منفی معروف ماضی مطلق مثبت مجهول ماضی مطلق
 منفی مجهول اور اسی قیاس پر اقسام باقیہ اور ہم اختصار کے واسطے ان سبکو چار صنف تیز
 بیان کرتے ہیں صنف پہلی ماضی مطلق کے بیان میں ماضی مطلق سے مراد یہ ہے کہ جہیں
 قید قریب یا بعید یا استمراری کی کچھ نہ ہو اور معروف او سے کہتے ہیں کہ جس کا فاعل معلوم ہو
 اور مجهول او سے کہتے ہیں کہ جس کا فاعل معلوم نہ ہو اور مثبت وہ ہے جس پر حرف نفی کا یا نہ ہو
 اور منفی وہ جس پر حرف نفی کا آیا ہو جب یہ معلوم ہو گیا اب با نا چاہیے کہ اشتقاق صیغہ ماضی
 مطلق معروف مثبت کا اس طرح ہے کہ بعد گرانے علامت مصدر کے یعنی تاکہ فقط علامت
 واحد مذکر غائب کی یعنی الف او کے آخر میں لاحق کرنے سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا

حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ باقی کے اخیر میں حروف مدہ یعنی الف اور واو ساکن یا قبل مفہوم
 اور یاے ساکن یا قبل کسور نہ ہو جیسے بیٹھنے سے بیٹھا اور اٹھنے سے اٹھا اور چلنے سے چلا
 اور رہنے سے رہا اور کرتے سے چوکاں تا زبانی مفتوح سے ترجیح نہ کروں گا اگرچہ ماضی کر کے
 لیکن فعلی بسبب کرامت کے اسکو متروک کر کے اسکی جگہ کیا استعمال کرتے ہیں بیان سے
 معلوم ہوا کہ یاے تختانے رسی سے بدنی ہوئی چونکہ اوس قبیل سے جو حروف مدہ کے بعد
 زیادہ کیجاتی ہیں پانچ آگے مذکور ہوتا ہے اور اگر آخرین یا جو چیز کہ حکم اخیر میں ہو صرف
 مدہ ہوں مابین علامت فاعل اور حرف مدہ کی یاے تختانی احتمال فتح کے واسطے آتے ہیں
 کسواسطے کہ باقبل الف کے فتح چاہیے اور حروف مدہ بسبب سکون کے فتح اٹھا نہیں سکتے
 مثال اوسکی جسکے اخیر میں حروف مدہ ہوں جیسو ملانے سے ملایا اور کھانے سے کھایا
 اور بلائے سے بلایا اور جاتے سے گیا لیکن میان جیم کاف فارسی سے بدل کیا اور الف
 جو جیم کے بعد تھا کثرت استعمال سے حذف ہو گیا اور شاید یہ لفظ اور مصدر سے مشتق ہو یہ
 دونوں احتمال مصدر کی تعریف میں مذکور ہو گئے ہیں اور جیسو کھائی سے کھدیا اور سوتی سے
 سویا اور جیسو سے جیا اور دینے سے دیا اور بیٹھے سے بیٹا اور موافق اس قیاس کے حکم
 کیا جاتا ہے کہ جن لفظوں کے اخیر میں یاے تختانی اصلی ہو دوسرے کی زیادہ کر نیکیے بعد
 وہ تختانی کر رہتی ہے کیونکہ اجتماع دو یا کا مکروہ ہے والا جیا اور مثل اسکے میں چاہیو تھا
 کہ دو یاے تختانی ہوتیں ایک اصل کلمہ کے اور دوسرے وہ کی کہ احتمال فتح کی ضرورت
 سے زیادہ ہوئی ہے چھڑانا چاہیے کہ مصدر اگر متعدی ہو پس وہاں دو حال میں افزہ
 یہ کہ ضمیر مفصل مفعول کی یعنی اوسی اور اوسکو یا اسم اشارہ یعنی وہ اور یہ یا اسم ظاہر
 فعل ماضی کو مذکور کرین یا نا کرین اگر مذکور کرین تو اسمیں تفصیل ہے اگر ضمیر مفصل مفعول کی

مذکور کریں پس مفعول اوس فعل کا خواہ مذکر ہو خواہ مؤنث واحد ہو یا جمع فعل اخیر میں الف
 زیادہ کر دیں گے جیسے اوسے یا اوسکو کھایا یعنی روٹی یا سالن کو اور اوسکو سنایا یعنی
 کلام یا بات کو اور اوسکو بلایا یعنی مرد یا عورت کو اور اسی قباس پر جمع اور اگر اسم
 اشارہ یا اسم ظاہر بدون علامت مفعول کے مذکور کریں فعل میں مفعول کے تذکرہ یا تانیث کی علامت
 لاحق کر دینگے واحد ہو مفعول یا مجموع یعنی واحد مذکر کے واسطے الف اور مؤنث کے واسطے
 یائے تختانی اور مجموع میں مذکر کے واسطے بے بیارے مجملہ اور مؤنث کے واسطے تین بیارے
 معروفہ جیسو وہ کھایا یعنی سالن اور وہ کھائی یعنی روٹی اور وہ کھائے یعنی کئی سالن اور
 وہ کھائیں یعنی کئی روٹیاں اور اگر اسم اشارہ کو ساتھ مشار الیہ بھی بدون علامت
 مفعول کے ذکر کریں جب بھی یہی حال ہے جیسو وہ روٹی کھائی اور وہ سالن کھایا +
 قس علی ہذا + اور اگر اسم ظاہر مع علامت مفعول کے یا اسم اشارہ اور اسم ظاہر
 اور علامت مفعول اکٹھی مذکور ہوں تو فعل کے اخیر میں ہمیشہ الف رہے گا خواہ مفعول
 واحد ہو خواہ مجموع مثلاً سالن کو یا سالنوں کو یا روٹی کو یا روٹیوں کو یا روٹیوں کو
 یا وہ ان روٹیوں کو کھایا اور تفصیل علامت جمع کی معلوم ہو یا وگی اور جاننا چاہیے کہ
 علامت مفعول مجموع کے گنے سے فعل جمع کا نہیں ہو جاتا مادام کہ فاعل مجموع نہ ہو پس
 روٹیاں کھائیں اوسے مثلاً اس عبارت میں کھائیں فعل واحد کا ہی اور کھائیں جمع ہی نہیں
 فعل جمع کا اور اگر مذکور نہ کریں تو اخبار اگر مذکر ہو مقصود ہو علامت تذکرہ کی اور اگر مؤنث
 ہے علامت تانیث کی اوسکے اخیر میں لاحق کرینگے مثلاً اگر روٹی کے کھانے خبر دینی مقصود ہے
 تو کہینگے کھائی اور اگر سالن کے کھانے سے تو کہینگے کھایا اور یہ بھی مانا جاتا ہے کہ جیسے فعل
 متعدی کے اخیر میں ایسی علامت لاحق ہوتی ہے جو مفعول کے تذکرہ اور تانیث اور صدمت

اور جمع پر وال ہو ایسی ہی اوس جگہ اور ایسے فظ کا ذکر کرنا بھی درست ہے کہ اوسکی صحت اور جمع پر ولالت کرے مثلاً ایک سیب کھایا یا کئی سیب کھائے یا ایک ہی کھائی اور کئی بھی کھائیں اور اگر فعل ماضی واحد مونث کا بناوین لازم میں یا سے تختانی معروض لگاویں کہ یہ علامت فاعل مونث کی ہے جیسے بیٹھتی تھی اور اوتھنے سے اوتھی اور سوتھ سوسوئی اور فعل متعدی میں مذکر اور مونث کی علامت کا حال مثل صیغہ واحد مذکر کے ہو جیسا مذکور ہوا مثلاً اوسکو کھلایا یعنی روٹی کو یا وہ روٹی کھلائی اُس مرد نے یا عورت نے اور اگر صیغہ جمع مذکر غالب کا بناوین پس فعل اگر لازم ہو تو جس فعل میں یا سے تختانی احتمال حرکت کے واسطے زیادہ کی جاتی ہے یا سے تختانی کے بعد اور جہین زیادہ نہیں کی جاتی اوسی لفظ باقی کے بعد جو علامت مصدر کی گرانے سے رہا ہے یا تختانی جمہولہ مذکر کے واسطہ اور یا سے معروض النون مونث کی واسطے زیادہ کر دین جیسے آئی چند مرد اور آئیں چند عورتیں اور اگر متعدی ہو فعل جمع کا مثل فعل واحد کے ہوتا ہے مگر بسبب فاعل کے اتباد حاصل ہو جاتی ہے جیسے سیب کھایا یا نبی کھائی تو کون دیا او خون نے اور ضمیر منفصل فاعل کی مشترک ہو مذکر اور مونث میں اور اگر فعل واحد مذکر مخاطب یا مونث مخاطب یا جمع مذکر مخاطب یا مونث مخاطب یا مشکلم وادیع الغیر کا بناوین اوسکی تفصیل یہ ہے کہ لازم میں جو فعل غالب مذکر یا مونث کا تھا اوسکے بعد مذکر واحد یا مونث واحد کہو یا ضمیر منفصل مخاطب یا مشکلم کے لگا دین جیسے آیا تو یا آئی تو اور آیا میں یا آئی میں اور ضمیر مذکر اور مونث میں مشترک ہیں اور متعدی میں بعد ضمیر ان کے لفظ نے کا بھی زیادہ کیا جاتا ہے لغات فصیحہ میں جیسے کہا تو نے مرد ہو یا عورت یا کہا میں نے علی ہذا القیاس اور ترک کرنا لفظ تو کا ضمیر مخاطب یعنی تو کو آخر سے موافق روزمرہ حال کے غلط محض ہے النبیہ زبان قدیم میں

کی جگہ تین بولتی تھی اور اس کے اخیر سے لفظ نے کا ترک بھی کر سکتے تھے جیسے کھاتین اور نئی تھنا
 فقط یقین ہو یا تین لفظ نے کے ساتھ استعمال آتا موجب خندہ اور مضحکہ کا ہے اور بعد ضمیر
 تسکیم واحد کو ترک کرنا ہے اگرچہ مکرر وہ ہو مگر خیر ان فعل فصاحت ہی نہیں ہیں کہ اس کے
 کی جگہ کہا میں اور فعل جمع مذکور مخاطب اور تسکیم میں اگر لازم ہو بعد اسقاط علامت مصدر
 جو باقی رہی اس کے اخیر میں یا سے تختانی مجہولہ اور ضمیر منفصل مخاطب یا تسکیم کے یعنی تم اور ہم
 لگاؤں جیسے آئی تم اور آئی ہم اور اگر شعری ہو صیغہ واحد مذکر غائب کو بعد ضمیر جمع مخاطب
 یا تسکیم مع الغیر کے مع کے لگاؤں جیسے کہا تم نے اور کہا ہم نے اور فعل جمع مونث مخاطب
 یا تسکیم میں اگر لازم ہو یا سے مجہولہ کے یا سے معروف مع النون اور اس کے بعد ضمیر
 لگاؤں جیسے آئیں تم اور آئیں ہم اور شعری میں بعینہ وہی صیغہ جمع مخاطب یا تسکیم کے
 واسطے گذر یعنی کہا تم نے اور کہا ہم نے اور لفظ کے ترک کا حال مثل سابق کے ہر اوستی تفصیل سے
 اور اس ماضی پر جب نون یا لفظ نہیں لگاؤں ماضی معروف منفی ہو جاوے جیسے نہ آیا اور
 اور نہیں آیا اگر ان دونوں میں فرق استدریج کہ فقط نون میں محض آنے کی انہی ہر اوستی
 کی لفظ میں اس کی نفی پر زبان تکلم تک یعنی آنا زید کا مثلاً اب تک واقع نہیں ہوا اور جب ماضی
 معروف سے چاہیں کہ مجہول بناؤں اور یہ بھی معلوم ہو کہ جو کچھ اسناد فعل مجہول کے مفعول کی طرف
 ہوتی ہو اور عامل مفعول میں فعل متعدی ہوتا ہو نہ لازم اس واسطے چاہیے کہ مجہول بھی فعل متعدی
 سے حاصل کیا جاوے پس فعل متعدی کے اخیر میں گیا کا لفظ کا فارسی مفتوح ہو کہ وہ بصورت
 ماضی کے ہو جو بانے سے مشتق ہو چڑھاؤں جیسے بیٹھا یا گیا اور اٹھایا گیا اور بلایا گیا اور کیا
 اور بیٹھا یا گیا اور علیٰ ہذا القیاس اور یہ جو چھنے گیا کے لفظ کو کہا ہو کہ وہ بصورت فعل ماضی کے
 ہو نہ فعل ماضی کا اس واسطے کہ وہ اٹھایا گیا مثلاً ایک فعل معروف تھا اور گیا وہ ماضی فعل ہوا

دونوں چونکہ فعل معروف ہیں ان دونوں کی نسبت فاعل کی طرف ہوتی ہے نہ مفعول کی طرف پس فعل معمول متحقق ہوتا اور قطع نظر اس سے ترکیب دو فعل کی بدون تقدیر و او کے فعل پر پس اس صورت میں معنی یہ ہوتے کہ او ٹھاپا او سکوا اور گیا وہ او یہ ظنا ارادہ کے ہو اور ایک اور قباحت یہ ہو کہ فعل منفرد ہوتا ہو اور یہ مرکب ہو پس گیا اصل میں موضوع پر علامت معمول کے واسطے اور وہ ماضی بعد تبدیل جیم کے کاف پر کے ساتھ ملتبس ہو گئی ہو اور گیا کا لفظ جو فعل لازم پر آتا ہے جیسے آیا گیا اور بیٹھا گیا مثل صغیر معمول کو تحصیل کے واسطے نہیں ہو بلکہ اس ترکیب میں آیا اور بیٹھا مثلاً حاصل بالمصدر ہو اور گیا ماضی جانی سے اور اسکا حال حاصل بالمصدر کے تحت میں تفصیل گذرا صنف دوسری ماضی پر کے بیان اور اسکا حصول اس طرح ہے کہ ماضی مطلق کے صیغہ کے اخیر میں جو ماضی مفتوح ہو اور اخوات او زیادہ کر دین جیسے آیا ہو اور گیا ہو مثلاً اور یہ دلالت کرتا ہے کہ آنا اور جانا کہ فاعل سے زمانہ ماضی میں سرزد ہوا زمانہ تکمیل پر قرب کھتا ہو اور اسکی تفصیل یہ ہو کہ واحد کی واسطے جو مذکر خواہ مونث نہا ہو یا حاضر جیسے آیا ہو اور آئی ہو اور آئی ہو تو اور جمع کو واسطے مذکر ہو یا مونث ہیں ان غنہ سے جیسے آکر ہیں اور آئیں ہیں اور جمع مخاطب کے واسطے مذکر ہو یا مونث لفظ ہو جیسے آئی ہو تم یا ہو تم سے مذکر اور آئی ہو تم یا معرفہ سے مونث کے واسطے اور فعل رشتہ کا اصل میں نون غنہ کا ساتھ تھا لیکن روز مرہ میں استعمال نون کا کلام و ماہ و سبب کائنات کے متروک ہو اور فعل تکمیل واحد کے واسطے خواہ مذکر ہو خواہ مونث ہیں آئی ہو و مضمک اور واو معرفہ سے اور واو کی اخیر میں نون غنہ جیسے میں آیا ہوا اور میں آئی ہوں اور جمع تکمیل کے واسطے خواہ مذکر ہو خواہ مونث ہیں جیسے ہم آکر ہیں مذکر اور ہم آئی ہوں مونث اور یہ فعل مونث کا نون غنہ کے ساتھ مستعمل ہے صغیر ماضی پر کے بیان میں

اور یہ اس طرح ہے کہ لفظ تھا آخر میں زیادہ کر دین جیسے آیا تھا اور گیا تھا لفظ تھا دال ہے اس بات پر کہ زمانہ ماضی میں سرزد ہونا اس فعل کا فاعل سے زمانہ تکلم سے بہت بعد رکھنا ہے اور معلوم کیا جا رہے کہ علامتیں تذکیر اور تانیث کی فعل اور علامت دونوں میں لاحق کرتی ہیں جیسے آیا تھا ایک مرد آئی تھی ایک عورت آئی تھی کئی مرد یا جمولہ سے آئی تھیں کئی عورتیں یاے معروفہ سے مع نون غنہ کے آیا تھا تو ایک مرد آئی تھی تو ایک عورت یاے مجرورہ سے آئی تھی تم کئی مرد یاے مجولہ سے آئیں تھیں تم کئی عورتیں یاے معروفہ سے مع نون غنہ کے آیا تھا میں ایک مرد آئی تھی میں ایک عورت یاے معروفہ سے آئی تھی ہم کئی مرد یاے مجولہ سے آئیں تھیں ہم کئی عورتیں یاے معروفہ سے مع نون غنہ کے صنف چوتھی ماضی استمراری کے بیان میں اور یہ وہ ہے کہ زمانہ گزشتہ میں فعل فاعل کے استمرار اور پیشگی پر دلالت کرے اور اشتقاق اسکا مصدر سے اس طرح ہے کہ بعد اشتقاق علامت مصدر کے جو کچھ باقی رہے اس کے اخیر میں تاسے فوقانی مع الالف کو ہر او لفظ تھا کو زیادہ کر دین اور علامت تذکیر یا تانیث واحد یا جمع کی تا اور تھا دونوں کے اخیر میں لاحق کرین اسکی تفصیل یہ ہے کہ واحد مذکر غائب کا صیغہ مثلاً آتا تھا اور جاتا تھا الف کے ساتھ اور مونث غائب واحد کا فعل مثلاً آتے تھے اور جاتے تھے یاے معروفہ سے اور نہ کر جمع غائب کا فعل مثلاً آتے تھے یاے مجولہ سے اور مونث مجموع کا فعل آئیں تھیں یاے معروفہ سے مع نون غنہ کی اور ضمائر منفصلہ کے اخیر میں لگنے سے تمکلم اور مخاطب واحد اور جمع کا فعل حاصل ہو جاتا ہے واحد کو ساتھ ضمیر واحد کی جمع کے ساتھ جمع کے مذکر کے ساتھ مذکر کی مونث کے ساتھ مونث کی جیسے آتا تھا تو آئی تھی تو آتے تھے تم آئیں تھیں تم آتا تھا میں آئی تھی میں آتے تھے ہم آئیں تھیں ہم اور استمراری کو جب حالت شرط میں استعمال کیے ہیں

لفظ تھا کا معنہ وہ کہ وہی ہیں اور الحاق علامتوں کا فقط تاکہ اخیر میں ہوتا ہے مثلاً اگر وہ آگیا اگر وہ آتی اور علیٰ ہذا القیاس در ضمائر و انشاء شرط میں غیر شرط میں فعل کی اول بھی مذکور ہو سکتے ہیں جیسو کہ تھا تھا میں یا اگر کہتا میں اور بالعکس جیسے میں کہتا تھا اور میں اگر کہتا یا اگر کہتا تھا حرف شرط اور فعل کے بیچ میں اور نفی ان سبکی بھی اسی طرح سے جیسے ماضی مطلق کی بحث میں مذکور ہوئی اور ماضی استمراری اس طرح سے بھی حاصل ہوتی ہے کہ لفظ کرتا تھا اخیر میں ماضی مطلق کے کسی مصدر سے ہمزادہ کر دین جیسے وہ آیا کرتا تھا اور جایا کرتا تھا اور اٹھاتا تھا اور بیٹھا کرتا تھا اور کھیتی جاتا تھا کا لفظ زیادہ کرتے ہیں مگر اتنا فرق ہو کہ جب لفظ کرتا تھا کا زیادہ کرتے ہیں صیغہ ماضی مذکور ہمیشہ الف کے ساتھ رہتا ہے اور علامتیں وحدت اور جمع اور مذکر اور مؤنث کی کرتا اور تھا دونوں کے اخیر میں لاحق ہوتے ہیں جیسے آیا کرتا تھا وہ مرد اور آیا کرتی تھی وہ عورت اور جب جاتا تھا زیادہ کرتے ہیں وہ ماضی کا صیغہ ہمیشہ ماضی مجہولہ کے ساتھ رہتا ہے اور علامتیں بہتور جاتا اور تھا دونوں کے اخیر میں لاحق ہوتے ہیں مثلاً آئی جاتا تھا اور آئی جاتی تھی اور کبھی قسم اول ماضی استمراری کے اخیر میں لفظ رہتا تھا زیادہ کرتے ہیں اور علامتیں ماضی استمراری اور رہتا اور تھا تینوں کے اخیر میں لاحق ہوتے ہیں جیسے آتا رہتا تھا وہ ایک مرد آتی رہتی تھی وہ ایک عورت آتی رہتی تھی وہ کسی مرد آتین رہتین تھیں وہ کسی عورتین اور علیٰ ہذا القیاس اور جمع مؤنث کا فون لفظ اول سے گرجی پڑتا ہے یعنی آتی رہتین تھیں وہ کسی عورتین بھی متصل ہے اور پہلی صورت کی نسبت ان صورتوں میں بھی استمرار کی زیادہ تر واضح ہیں مگر بعد مال کے معلوم ہوا کہ ان صیغہ تینوں سے کرتا تھا اور جاتا تھا فقط ماضی استمراری ہے اسی واسطے علامتیں تذکیر اور تانیث فاعل کی انہیں میں لاحق ہوتی ہیں اور وہ الفاظ جو بصورت ماضی مطلق کے افکار اول

آتی ہیں وہ حاصل بالمصدر میں صیغہ ماضی کی صورت میں سے واسطے وہ ایک صورت پر
 رہتے ہیں جیسے جایا کرتا تھا وہ ایک مرد اور جایا کرتی تھی وہ ایک عورت اور آئے جاتا تھا
 وہ ایک مرد اور آئی جاتی تھی وہ ایک عورت انکا حال خواہر آمد اور خواہر رفت کا سا ہی
 مثلاً فارسی میں جو بالفعل ناواقفوں کے نزدیک صیغہ استقبال کا مشہور ہے کہ اصل صیغہ
 مضارع کا خواہر ہو اور اس کے اخیر میں آمد یا رفت یا اور کچھ سوا اس کے حاصل بالمصدر ہو جاتا
 کہ ترکیب نحو میں اس کا مفعول واقع ہوا ہے پس ترجمہ خواہر رفت کا اردو میں یہ ہو
 چاہتا ہے جانی کو اس صورت میں حاصل ان دونوں صورتوں کا یہ ہوا کہ زید سے مثلاً آئی
 یا جاتا ہمیشہ وقوع میں آتا تھا زمانہ گذشتہ میں جب ماضی کے چاروں قسموں سے مشتق
 کا حال تفصیل معلوم ہو چکا تو اب زیادتی توضیح اور آسانی فہم کی واسطے مناسب معلوم کیا کہ
 ایک کی گردان بیان لکھ دینی چاہیے اس واسطے لکھی جاتی ہے گردان ماضی مطلق کی فعل
 لازم سے آیا وہ ایک مرد آئے وہ کئی مرد آئی وہ ایک عورت آئیں وہ کئی عورتیں
 آیا تو ایک مرد آئی تم کئی مرد آئی تو ایک عورت آئیں تم کئی عورتیں آیا میں ایک
 آئے ہم کئی مرد آئی میں ایک عورت آئیں ہم کئی عورتیں گردان فعل ماضی مطلق
 کی فعل متعدی سے موافق تفصیل سابلت کو مفعول کی ضمیر مفعول کے ساتھ اس طرح اور لکھایا
 اور اس کو لکھایا اور اس کو سنایا الخ مفعول منظر کی ساتھ مع علامت مفعول کے +
 روئی یا سالن کو لکھایا کلام یا بات کو سنایا معلوم کرنا چاہیے کہ افعال بلند میں
 ضمائر متصلہ ہمیشہ مشترک ہوتی ہیں اور ضمائر منفصلہ جو بعد بعض افعال مثل فعل مخاطب
 یا فاعل کے واقع ہوتی ہیں انکی تاکید کی واسطے ہیں کیونکہ اگر الف یا یا سے تختائی نہ لکھتے تھے
 یا تانیث فاعل کی علامت کے واسطے اخیر میں زیادہ کی جاتی ہیں ضمیر میں ہوتیں پس

چاہیے تھا کہ افعال کے فاعل ہو تین اور باوجود ان کے فاعل منظر کا مذکور کرنا درست نہ تھا
جیسو آیا زید اور گیا عمر والا لازم آیا ہو کہ ایک فعل کے واسطی و فاعل ہوں اور یہ
بات اوپر جو صرف و نحو واقع نہیں منحنی نہیں ہو مگر یہ کہ اخبار قبل الذکر کے
فاعل ہوں۔ نوع دوسری مضارع کی بحث میں مضارع سے وہ صیغہ مراد ہے جو
صیغہ استقبال اور صیغہ حال دونوں کے معنی میں مشترک ہو اور اسکا اشتقاق مصدر
اسطرح ہوتا ہو کہ علامت مصدر کی گرانے کے بعد جو کچھ باقی رہے اگر اسکا حرف اخیر
حرف مذہ ہو تو یہ یعنی یا ای ساکن اور فی یعنی ہمزہ مکسورہ مع ساکن کے اور و سے یعنی
واو مکسورہ مع یا می مہولہ علامت واحد غائب یا مخاطب کی مذکر ہو یا مونث اور ین
یعنی یا سے تختانی ساکن مع نون غنہ کو اور ین ہمزہ اور و ین واو اور یا سے مہولہ سے
علامت جمع غائب یا جمع شکم مع الفیر کی مذکر ہو یا مونث اور و یعنی واو ساکن
اور و ہمزہ مضمومہ مع واو ساکن کے علامت جمع مخاطب کے مذکر ہو یا مونث
اور و ن واو ساکن مع نون غنہ کے اور و ن ہمزہ مضمومہ مع واو کے علامت
واحد شکم کے مذکر ہو یا مونث لاحق کر دین اور مضارع کے بھی بارہ صیغہ ہوتے
ہیں اس تفصیل سے + امی آئی آوے فعل واحد غائب یا غایہ کا۔ آین آین
آوین فعل جمع غائب یا غایہ کا + امی تو آئی تو آوے تو + واحد مخاطب یا مخاطبہ
آوتم آوتم + جمع مخاطب یا مخاطبہ + آون ین آون ین + واحد مکمل
مذکر یا مونث + آین ہم آین ہم آوین ہم + شکم مع الفیر مذکر یا مونث اور اگر
حرف صحیح ہو مضمر و غائب یا مخاطب کے واسطی مذکر ہو یا مونث یا سے مہولہ فقط جیسے
بیٹھی وہ یا تو او جمع غائب یا مکمل مع الفیر کے واسطی مع النون جیسے بیٹھیں وہ یا ہم

نذر کر ہو یا مونث اور جمع مخاطب کو واسطے آؤ جیسو بیٹھو تم نذر کر یا مونث اور مذکر واحد کے واسطے آؤ یا قبل مضموم اور نون غنہ بعد واو کے جیسو بیٹھو نذر کر یا مونث لیکن استقدر ہے کہ بعینہ ان الفاظ کا استعمال بمعنی حال یا استقبال کے متروک ہو گیا ہو اور جب ان کے ساتھ علامت استقبال یا حال کے جو ان دونوں زبانوں سے ایک کو خاص کر دے نہ لگاؤ نیلے استعمال نہیں کرنیئے علامت استقبال کی گاہ اور حال کی تہ اور علامتین تذکیر اور تانیث کی انہیں بھی لاحق ہوتی ہیں صیغہ استقبال کا + آئی گی آؤ گے آؤ گیں تینوں صورتوں کے ساتھ فعل واحد غائب نذر کر کا + آئی گی آؤ گے آؤ گیں جمع موند غائب کا + آئیں گے آؤ گئے آؤ گیں گے + کان فارسی سے مع یا سے مہولہ جمع نذر کر غائب کی + اور گی کے لیے معروفہ ہو رہی تو یہ جمع موند غائبہ کی ہو + اور انہیں صیغوں کے بعد اگر تم کا لفظ لگا دین متکلم مع الغیر ہو جاوے + ہر چند یہ سب صورتیں فصیح اور غیر فصیح سب کی کلام میں مستعمل ہیں لیکن بعضی فعلوں میں کوئی صورت زیادہ تر فصیح ہو اور کوئی کم مثلاً ہوگا + اور ہووے گا زیادہ تر فصاحت رکھتا ہو اور ہوئے گا + کم اگرچہ شعر میں شیخ ابراہیم ذوق سلمہ اللہ تعالیٰ کے جو راقم کے اظہار گستاخ شفیق میں سے ہی بندھا ہوا ہے +

ہو گیا کشتی طوفان زدہ تابوت اپنا	
اور یہی صورت بعضے کلہوں کو فصاحت	آگیا اپنے اگر مرنے پہ رونا ہم کو

سے نہیں گرائی جیسے کہ کونے سے + اور رو گیا + رونے سے + اور سمجھنا اس امر کا وجدان صمیم اور ذوق سلیم پر موقوف ہو اسکے واسطے کوئی قاعدہ نہیں آویجاو کیا جائیئے کہ بعض کلہوں میں سے جیسے اخیر میں یا سے تختانی مہولہ اصلی ہو وہ یا سے تختانی ساکن جو علامت واحد غائب کی ہو حذف کر دیتی ہیں جیسو دیکھا اور لے گا اس واسطے

کہ اجتماع و یوگی کا تقیل ہے اور یا اول اصلی ہو اور دوسری زائد پس باوجود زائد کے اصلی
 کا گرا نامناسب نہیں اور بعد فعل کے لفظ گا کا علامت دوسری بھی موجود ہو اور دلیل اس
 حذف پر وجود تو نون غنہ کا ہر جمع میں جو یاے تختانی کے ساتھ ہوتا ہے جیسے دینگے اور یوگی
 اور اگر اس قاعدہ پر نظر کریں کہ علامت نہیں محذوف ہوتی تو یہ کہیں گے کہ حرف
 اصلی کو گرایا ہے مگر اول بہتر ہو کہ واسطے کہ دوسری علامت کی بدولت میں اس امر کا کچھ
 اندیشہ نہیں اور اگر بعد ان کلین کے یا تختانی معروف ہو اس اصلی کے کو کسر
 کی حرکت دیتی ہیں جیسے پئے گا اور جئے گا اور سئے گا اور صیغہ حال کا اس طرح کہ انہیں
 الفاظ مذکورہ کے بعد خواہ صیغہ مفرد ہو خواہ صیغہ جمع مفرد کے بعد ہے اور جمع کے بعد
 ہیں لگا دیں مگر جمع مذکر یا مونث مخاطب میں بجائے ہیں کے لفظ ہوا اور شکم واحد
 میں ہوں زیادہ کیا جائیگا تصریف ان صیغوں کے جنکی اخیر میں الف ہو آئے ہے
 آئی ہو آوی ہو + مفرد مذکر یا مونث غائب ++ آہن ہین آلمین ہین
 اوہن ہین جمع مذکر یا مونث غائب آئی ہے تو ای ہو تو آوے ہو تو مونث
 یا مذکر مفرد مخاطب + آو ہو تم + جمع مذکر مخاطب یا مونث مخاطب + آو ہوں میں +
 آون ہوں میں شکم واحد مذکر یا مونث + آہن ہین ہم آہن ہین ہم آہن ہین ہم آہن ہین ہم
 شکم مع الغیر مذکر یا مونث معلوم کیا چاہیے کہ اگرچہ عوام شاہجہان آباد کی ان الفاظ
 کو اکثر محاورے میں بھی استعمال کرتی ہیں لیکن فقہا یہاں تک کم بولتی ہیں اور اگر ان کے
 اہل علم میں پایا جاتا ہے تو برسیل شاہ جیسی اس شعر میں شیخ ابراہیم ذوق سلمہ الدلعالی
 بیت واہری شور محبت خوب ہی چھکانک + استخوان سیری ہان کس کس نہ ہو کھانک
 اور صیغہ حال کا جو کثیر الاستعمال اور متعارف تھا کہ اس طرح ہے کہ بعد اسقاط علامت

منصہ کی جو کچھ باقی رہی اوسکے اخیر میں تاسی شتاتہ فوقانی زیادہ کر دین صح اور حروف
 کے مثلاً واحد غائب یا مخاطب مذکر کے واسطے الف اور واحد مونث کے واسطے غائب ہو یا
 مخاطب یا کسی شتاتہ تحتانی معروفہ اور جمع مذکر غائب یا متکلم مع الغیر کیواسطے جو مذکر
 ہو یا بے مہولہ بے نون یا مع نون غنہ کے مگر متکلم ضمیر منفصل سے امتیاز ہو جائیگا اور جمع
 مونث غائب یا متکلم مع الغیر کے واسطے یا بے معروفہ مع نون غنہ کے اور امتیاز
 ان دونوں کے بھی بواسطہ ضمیر منفصل کے حاصل ہوتی ہے اور واحد مذکر یا مونث مخاطب
 کے واسطے وہ ہی صیغہ غائب کا ہو اور امتیاز کے واسطہ ضمیر مخاطب اوسکے اخیر میں لکھ
 ہیں اور جمع مذکر مخاطب کے واسطے یا بے مہولہ بعد آتے کے اور بعد تحتانی کے لفظ ہو
 بجائے میں کے اور جمع مونث کے واسطے یا بے معروفہ مع کلمہ ہو کے اور واحد متکلم
 کے واسطے الف مع لفظ ہون کے اور واحد متکلم مونث کے واسطے بجائے الف کے
 یا بے معروفہ اور اوسکے اخیر میں ہون تصریف آتا ہے مذکر غائب یا مخاطب آتی ہی مونث
 مخاطب یا غائب آتی ہیں بے نون غنہ یا آتین ہیں مع نون غنہ کے جمع مذکر غائب
 آتین ہیں جمع مونث غائب آتے ہو تم جمع مذکر مخاطب آتی ہو تم جمع مونث مخاطب
 آتا ہوں میں متکلم واحد مذکر آتی ہوں میں متکلم واحد مونث آتی ہیں ہم یا آتین ہیں ہم
 متکلم مع الغیر پہلا مذکر اور دوسرا مونث کا ان الفاظ میں جمع مذکر غائب اور متکلم مذکر
 مع الغیر اور جمع مونث غائب اور متکلم مونث مع الغیر کے امتیاز کے واسطے اخیر میں ضمائر
 منفصلہ لکھی وہ اور ہم کا لانا واجب ہے جیسے آتی ہیں وہ اور آتے ہیں ہم آتین ہیں وہ
 آتین ہیں ہم اور باقی صیغوں میں چاہیں لائیں چاہیں نہ لائیں اور ضمائر میں یہ بھی
 اختیار ہے چاہیں ضمیر کے اول لائیں چاہیں اخیر میں جیسے آتی ہیں وہ یا وہ آتی ہیں

علیٰ ہذا اقیاس تصرف ان صیغوں کی جبکہ اخیر میں واو ہی پہلی صورت رومی کی رومی ہی
 رومی ہی وہ شخص یا تو مذکر یا مونث رومین ہیں بے ہمزہ یا واو رومین ہیں مع الواو
 جمع غائب اور تکلم مع الخیر مذکر یا مونث روم و ہو تم مذکر یا مونث رومون ہوں بے ہمزہ یا واو
 مع النہرہ مفر و تکلم مذکر یا مونث صورت دوسری روم یا ہی وہ یا تو مذکر یا مونث غائب یا
 مخاطب رومی ہی تو مونث مخاطب رومی ہیں وہ سب مرد یا ہم سب مرد یا ہی مجھ کو جمع
 مذکر غائب یا تکلم مع الخیر مذکر رومی ہیں وہ سب عورتیں یا ہم سب عورتیں یا ہی معرفہ
 نون غائب جمع مونث غائب یا تکلم مع الخیر رومون مفر و تکلم مذکر رومی ہوں یا ہی معرفہ
 نون مذکر جمع مونث تصرف ان صیغوں کی جبکہ اخیر میں یا و تثنائی ہی صورت پہلی دوسری دیو کی
 وہ ایک یا تو مذکر یا مونث رومین ہیں دیوین ہیں وہ کئی یا ہم جمع مذکر یا مونث غائب یا تکلم مع الخیر
 وہ ہو تم جمع مذکر یا مونث مخاطب رومون ہیں مفر و تکلم مذکر یا مونث صورت دوسری دیو کی
 تو ایک مرد دیتی ہی تو ایک عورت رومین ہیں وہ کئی مرد یا ہم کئی مرد یا ہی مجھ کو جمع
 رومین ہیں وہ کئی عورتیں یا ہم کئی عورتیں یا ہی معرفہ نون غائب جمع مونث
 مجھ کو جمع دیتی ہی ہو تم کئی عورتیں یا ہی معرفہ نون میں ایک مرد دیتی ہوں
 ایک عورت یا ہی معرفہ تصرف ان صیغوں کی جبکہ اخیر میں حرف جمع ہو صورت پہلی بیچ ہے
 وہ یا تو ایک مرد یا عورت رومین ہیں وہ کئی مرد یا عورت یا ہم کئی مرد یا عورت سب
 صیغہ یا ہی مجھ کو جمع کئی مرد یا عورتیں بیچون ہوں میں ایک مرد یا عورت صورت
 دوسری بیچتا ہی وہ ایک مرد یا تو ایک مرد بیچتی ہے وہ ایک عورت یا تو ایک عورت
 بیچتیں ہیں وہ کئی مرد یا ہم کئی مرد یا ہی مجھ کو جمع رومین ہیں وہ یا ہم یا ہی معرفہ نون
 بیچتے ہو تم یا ہی مجھ کو جمع دیتی ہی ہو تم یا ہی معرفہ نون میں بیچتے ہوں یا ہی معرفہ نون

سے تیسری نوع امر کی بحث میں ہر خیزہ مصدر سے بلا واسطہ اشتقاق صیغہ امر کا ممکن
 ہے لیکن چونکہ فارسی اور عربی میں اشتقاق اسکا بواسطہ مضارع کے ہوتا ہے اور اردو گو
 اکثر امور میں متبع فارسی اور عربی کے ہیں لہذا مناسب لہجہ ہو کہ صیغہ امر کا اردو زبان
 کے مصدر سے بھی بواسطہ مضارع کے حاصل کیا جاوے جانا چاہیے کہ صیغہ استقبال سے
 جمیع زواید کے دور کرنے سے صیغہ امر حاضر واحد کا باقی رہتا ہے اور بوائے سے فقط علامت
 استقبال یعنی گائیکہ گرائی سے جو باقی رہا ہے صیغہ جمع امر حاضر اور واحد اور جمع امر غائب
 کا حامل ہوتا ہے مثال آ تو کہو تو دے تو بیٹھ تو واحد امر حاضر مذکر یا مونث آنی اور
 کھولی اور دینی اور بیٹھنے سے بواسطہ آگیا یا آگیا اور کھوے گا یا کھوے گا
 اور دیگا اور بیٹھیکا جو صیغہ مضارع کے ہیں آؤ تم بی بیٹھو آؤ تم مع الف و کو تم
 مع واو علامت کے بعد واو اصلی کے دو تم بیٹھو تم جمع امر حاضر کے مذکر یا مونث اور
 دو کی اصل دیو ہے یعنی واو ہی بعد کے تثنائی اصلی کسورہ کو پس تثنائی کو بسبب کہ است
 کے ساقط کر دیا اور وال کو واو کی موافقت سے ضمہ دیدیا اور صیغہ امر غائب کا نقطہ علامت
 استقبال کے گرانے سے مثلاً آؤ کھو یا کھوے دیوے بیٹھ صیغہ واحد امر غائب کا
 مذکر یا مونث آوگا وغیرہ کو واسطے سے آوین کھو دین دیوین بیٹھین اور جمع امر غائب
 مذکر آوئگی وغیرہ کو واسطے سے جسکی علامت استقبال کی یاے مہجول کی ساتھ ہو اور مونث
 آوئگی وغیرہ کے واسطے سے جسکی علامت میں یاے معروف ہو جو تہی نوع نئی کی بحث
 میں امر حاضر ہو یا غائب ہو سکی اول میں انقلاط یا انون کے لگانے سے نئی حاصل ہوتی ہے لیکن استفہ
 ہے کہ انون مشترک ہے حاضر اور غائب دونوں میں اور است مختص ہے نئی حاضر کے ساتھ علامت انون
 نہ است کہو نہ کو وغیرہ نئی واحد حاضر است آو نہ آؤ نہ کہو نہ کو واو علامت کے ساتھ بعد واو اولی

جمع نہی حاضر کی نہ آوے نہ کہو تو نہی واحد غالب کو مذکر یا مونث نہ آوین نہ کہو تو نہی
جمع نہی غالب کے مذکر یا مونث اور اسی پر قیاس کرنا چاہیے باقی صیغوں کے حال کو
یا نچوین نوع اسم فاعل کی بحث میں یعنی نام او کا جس سے فعل صادر ہوتا ہو مثلاً جبر
آئین کا فعل صادر ہوا ہو اس کو آئینوا لکھتے ہیں اور جس سے نکھانیکا فعل صادر ہوا اس کو نکھانیوا
اور علی ہذا القیاس اس کا اشتقاق مصدر سے اس طرح پر ہو کہ علامت مصدر کی الف کا کو مای مجہولہ سے بدل
اس کے اخیر میں لفظ والا کا واحد کیوں سے اور والی مای معروفہ کیوں مونث کیوں طو اور والی یاسے مجہولہ سے
جمع مذکر اور والین مای معروفہ مع نون سے جمع مونث کے واسطے لگا دیتے ہیں مثلاً آئینوا
واحد مذکر آنے والی واحد مونث آنے والے جمع مذکر آنے والین جمع مونث اور والین
لفظ بیان کے ساتھ بیشتر مستعمل ہے اور کبھی فعل لازم کی اخیر میں لفظ بمواسع علامتوں
مذکر اور مونث کو بدستور مذکور کو لاکر اسم فاعل بناتے ہیں جیسے آیا ہوا مذکر واحد
آئی ہوئی مونث واحد آئی ہوئی جمع مذکر آئین ہوئیں جمع مونث چھٹی نوع اسم مفعول
کی بحث میں اسم مفعول او اس کو کہتے ہیں کہ دلالت کرے اس شخص پر جس پر فعل واقع ہوا ہو
اور جانا چاہیے کہ اسم مفعول مشتق ہوتا ہو مصدر متعدی کیونکہ فعل متعدی مفعول تک
پہنچتا ہے نہ فعل لازم اور اس کا اشتقاق اس طرح پر ہو کہ بعد گرانے علامت مصدر کو جو
باقی ہے او کو بعد لفظ یا گیا مذکر واحد یہی لگی دونوں مای معروفہ کے ساتھ مونث واحد
اور یہی گئے دونوں یاسے مجہولہ کے ساتھ جمع مذکر اور یہیں گئیں دونوں مای معروفہ کے ساتھ
مع نون غنہ کو جمع مونث کے واسطے آوین جیسے بٹھایا گیا واحد مذکر بٹھائی لگی واحد
بٹھائی لگی جمع مذکر بٹھائیں لگین جمع مونث اور اصل ان الفاظ کی یہ ہے کہ واحد مذکر
کے واسطے آف اور واحد مونث کے واسطے یاسے تحتانی معروفہ اور جمع مذکر کے واسطے

یہ جمہولہ فقط اور جمع مونث کو واسطے یا عسرو فہ مع النون بعد فعل متعدی کو لاتے ہیں اور
 چونکہ اخیرین فعل متعدی کے غالباً الف ہوتا ہے لہذا یا بین الف اور علامت کے ایک
 تھمائی اورے آتے ہیں تاکہ اجتماع ساکنین لازم نہ آوے اور اسکے بعد لفظ گیا کا کاف
 فارسی سے بعد انھیں علامتوں کے ساتھ جو فعل متعدی میں لاحق کی گئی تھیں آتی ہیں
 اور یہی بجای گیا کی موالا یا کتر کے اخیرین علامتوں کو ساتھ جو بیٹھا یا ہوا مذکر واحد بھائی ہوئی ہونشہ اور
 بیٹھا کی موالا جمع مذکر بیٹھا ہیں ہوں میں جمع مونث اور یہ بجز بیٹھا والیہ کے اور کہ میں کم مستعمل ہوتا ہے
 اہم فاعل کی بحث میں بھی ہوا، حالانکہ میں متعلق ہے ساتوں نفع اہم الہ کی بحث میں یعنی نام و
 چیز کا جو فعل کا وہ مطبہ ہو زبان اردو میں یہ اسما اکثر جار ہوتی ہیں جیسے موشل بسلا لکھی دھسا
 علی ہذا القیاس اور بعض جہاں لفظ ہی کا بیٹھ چکی اخیرین سے محال ہوتا ہے اور اس غیر کیوں کو کوئی
 قاعدہ تصریح میں دیا گیا ہے کہ یا تھمائی مونث کیوں مطلق اور الف مذکر کیوں مصدر کے اخیرین
 لگا دی ہیں جیسے بیٹھا وہ چیز جس کوئی شے بیٹھیں اور کتر فی مثنیٰ جو واسطہ ہو کتر فی کاف اور کتر فی وہ چیز
 جس سے کہہ کر میں ان کے کتر فی جس سے ہمارا کارا بھلا تو میں مشتق کر کے واسطہ ہی میں ہوں
 اور کتر فی آتا ہے اور اسے قبیل و سلسلہ میں ہوتا ہے چھٹا یا چھٹا نفاہ اسلی اصل چھٹا اور
 چھٹا ہی خود و نون سے کیونکہ وہ واسطہ ہی چھٹا کا اور پہلا نون رف و مرہ میں لام سے بدل گیا
 و انما اعلم بالصواب اور شہ تفاق الہ کا قیاسی نہیں ہے بلکہ جماعی ہے اور یا بین ہمہ اسکی
 صیغہ بہت قلیل ہیں شاید باوجود تلاش کے بجز الفاظ متعارفہ کو زیادہ نہ نکلیں۔
 اسٹون نفع اہم تفہیل میں یعنی وہ اسم جو دلالت کرے اس بات پر کہ اسکے مدلول
 کو اپنی غیر زیادتی ہے اور اسکے واسطے کوئی لفظ خاص موضوع نہیں مگر جس جاری میں
 معنی زیادتی کے خصوص ہو سکے ہیں لفظ سی یا میں اسکا قرنیہ ہوتا ہے مثلاً وہ اس

اچھا ہی یا اچھی ہو یا بھلا ہو یا بھلی ہو یا وہ اونین اچھا ہی علیٰ ہذا القیاس اور حسن الفاظ کو فارسی میں تفصیل کے وقت ترکی لفظ سے استعمال کرتے ہیں اردو میں اسی معنی میں بڑا ترکی استعمال کرتے ہیں مثلاً زید عمر سی نیک یا قابل ہے یعنی نیک تر یا قابل تر مگر ایسی جگہ کہ وہاں لفظ ترکی کا بسبب کثرت استعمال کے کا بجز وہ ہو گیا ہو جیسے وہ اوس سے بہتر ہے اور اکثر اسم تفصیل عربی کی بعینہ اردو میں مستعمل ہیں جیسے وہ افضل ہے یا احسن ہے نو میں نوع صفت مشبہ ہیں اور صفت مشبہ وہ اسم ہے کہ دلالت کرے اوس پر کہ فعل اوس کے ساتھ قائم ہے بمعنی ثبوت کے اور یہ اسم زبان فارسی اور اردو میں مصدر سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ اسمای جامد ہی اس معنی پر دلالت کرتی ہیں جیسے فارسی میں ست اور نیک اور بد اور خوب اور زشت علیٰ ہذا القیاس اور ہند میں بھلا اور بھرا اور اچھا اور علیٰ ہذا القیاس یعنی برا وہ ہو کہ جسمیں ہرائی ہو اور بھلا وہ جسمیں بھلائی ہو بطریق دوام کے نہ یہ کہ اس میں ہرائی یا بھلائی بالفعل حادث ہو گئی ہو خلاف اسم فاعل کے جیسے کھانے والا مثلاً اوسے کہیں گے جس سے فعل کھانے کا حادث ہوا ہو یا بطریق نقل کے بعینہ الفاظ زبان عرب کی مستعمل ہیں جیسے حسین اور زین اور نیم وغیرہ و سو میں نوع ظرف کے بیان میں ظرف اردو زبان میں اکثر لفظ دان کے لگانے سے حاصل ہوتا ہے اور یہ لفظ اغلب الفاظ فارسی و عربی سے لاحق ہوتا ہے مثل پادان اور قلمدان اور شمع دان اور عطر دان اور بعض جاہل الفاظ ہندی میں بھی لگاتے ہیں جیسے آگادان جسمیں پان کا آگال دالین اور پیک دان تیراؤ اوسکا اور گھوٹس دان جسمیں گھونس یا موش کھان گر قمار کرین اور چوہہ دان تیراؤ اوسکا اور چوہہ دانی باز یا دتی یا سے تھانی جسمیں چوہہ رکھتے ہیں اور چونکہ برک پان مخصوص ہند کے ساتھ ہی پاندان بھی اسی قبیل سے ہے دوسری جنس مصدر کی اقسام کے بیان میں

ہنسی میں مصدر دو قسم ہے ایک وضعی یعنی وضع نے اسکو وضع کیا ہوا اور اسکو مصدر
 اصلی بھی کہہ سکتے ہیں جیسے آنا جانا کھانا پینا اور علیٰ ہذا القیاس اور دوسری غیر وضعی
 یعنی وضع نے اسکو معنی مصدری کی واسطے وضع نہیں کیا بلکہ وہ لفظ یا غیر زبان میں موجود
 ہو خواہ معنی مصدری کے واسطے خواہ غیر معنی مصدری کے اپنی زبان کے موافق حرف تاء
 آخرین لگا کر اس سے مصدر بنالین لازم میں فقط تاء اور متعدی میں کبھی الف اور کبھی واو
 مع الالف اول تاء کے زیادہ کرتے ہیں جیسے عربی میں قبول خود مصدر ہے اور ہندی میں
 اسکو قبول تاء لازم اور قبول تاء متعدی بنایا اور بدل سے بدلتا یا بدلتا اور بخش فارسی
 میں امر یا اصل بالمصدر ہے اور ہندی میں بخشنا یا بخشوانا اور خرید سی خریدنا یا خریدوانا
 اور اسی قبیل سے یہ اسماء شرم اور گرم اور داغ جیسے شرنانا اور گرمانا اور داغنا اور غونا
 شرم سے مصدر لازم اور متعدی دونوں طرح سے آتا ہے جیسے وہ شرم لیا اسکو شرم دیا اور گرم
 سے مصدر لازم متعل نہیں ہے اور یا اپنے زبان کی لفظ کو جو حاصل میں مصدر نہوا اسکی آخرین
 تاء لگا کر مصدر کر لین مثلاً کئی سے گیانا اور کھٹی سی مٹھینا اور جھکٹے سے جھکڑنا اور اچھی
 اچھوانا گیانا دو جاے میں متعل ہے اول کسی شخص کو کئی سے مارنا دوسری آئی کو کووند
 کیوقت کئی لگانی اور مٹھینا بھی دو جاے میں متعل ہے اول بانو دبانہ اور دوسرے کسی
 دراز اور مدور شے کو جو مقدار مٹھی میں آئی ہو اسکو مٹھی بھر کر پکڑنا اور حقیقت میں
 ماخذ دونوں معنی کا ایک ہی یعنی بانو دبانے میں بھی اکثر پکڑ لیا مٹھی میں پکڑتے ہیں اور
 وہ بھی دراز اور مدور ہیں اور جوشی دراز اور مدور نہوا کے ہاتھ میں لینی کو مٹھی میں
 پکڑنا بولتے ہیں اور مٹھینا نہیں بولتے ایسے امور کی تحقیق زبان اردو میں بہت متبع ہے
 موقوف ہے اور اچھوانا بہت سی چیزوں سے جو اچھی جڑی آپس میں ملی ہوئی ہوں اچھی

چیز کے جدا کرنے کو کہتے ہیں اور یہ لفظ شاہجہان آباد کو خواص استعمال نہیں کرتے بلکہ عوام
 میں بھی قوم کمہار کی جوائنٹین ڈھوتی میں چنانچہ جو اچھی اینٹین کہ اس میں روڑی کم ہوں گے
 اچھوالی کہتے ہیں اور اس قوم کے سوا جو کوئی اور بھی عوام میں سے استعمال کرتا ہو تو اسی
 چیز کی معنی میں استعمال کرتا ہو کہ اس کو کسی کا ہاتھ نہ لگا ہو جس کو اچھوتا کہتے ہیں اس لفظ کی اصل
 میں تین احتمال ہیں ایک یہ کہ واقع میں اچھی کی لفظ سے مشتق ہو پس اون اینٹوں کے معنی
 میں جو اردو کی نسبت اچھی ہوں حقیقت ہوا اور اچھوتے کے معنی میں مجاز کو واسطے کہ عوام
 مستعمل چیز کو اپنے گمان میں برا سمجھتے ہیں اور دوسرا یہ کہ اچھوتے سے مشتق ہو پس اس
 معنی میں حقیقت ہوا اور اول معنی میں مجاز کو واسطے کہ اکثر اس چیز کو جو سب سے اچھی
 ہوتی ہو کسی اور وقت کے واسطے علیحدہ اٹھا رکھتے ہیں اور ہر کس و ناکس اس کو ہاتھ نہ لگاتا
 اور تیسرا یہ کہ اول معنی کے واسطے اچھے سے اور دوسرے معنی کے واسطے اچھوتے سے
 مشتق ہو پس اصل میں دو لغت ہوئے اور دونوں معنی میں حقیقت اور اس میں مجاز کو بھیج
 داخل ہوا اور حقیقت اچھی اور اچھوتی کے لفظ کی یہ ہے کہ یہ دونوں مرکب ہیں چھو اور چھوٹ
 اور الف سے جو ہند میں نفی کا فائدہ دیتا ہے اور جو جم فارسی کسور مخلوط بہا سے بری چیز کو کہتے
 ہیں پس اچھی وہ چیز جو بری نہ ہو اور جو بری نہ ہوگی وہ خوب ہوگی اور اس تحقیق سے معلوم ہوا
 کہ اچھی اصل میں بغیر تشدید کے ہے اور تشدید فقط شہرہ استعمال کا ہے اور چھوٹ کسی چیز کی بات
 لگ جانے کو کہتے ہیں پس اچھوت ہاتھ نہ لگایا وہ چیز جس کو ہاتھ نہ لگا ہو پس اچھوتا میں الف
 اور اچھوتی میں یا سے معروفہ اول صورت میں فائدہ نسبت کا دیتی ہیں اور چونکہ اکثر اس لفظ
 کو جس کے اخیر میں الف ہونے لگا اور اس لفظ کو جس کے اخیر میں جی ہو مونت استعمال کرتے ہیں
 اس کو بھی اسی قیاس پر نہ لگا اور مونت استعمال کرتے ہیں اور دوسری صورت میں فقط

علامت تذکیر اور تانیث کی ہین جیسے اچھی اور اچھا مین اور الف اور یای تثنائی ہن ہین
 بھی نسبت کو واسطے مستعمل ہین چنانچہ وہ الف جسکو آلہ کے صیغہ مین بعد مصدر کے لگاتے ہین
 فی الحقیقت حرف نسبت کا ہر جیسے بتلنا اور گھومنا بیلین اور گھومتی کی خبر اسکی اشلہ یا تو
 مذکور ہو گئین اور یا لے تثنائی جیسے دھنی یعنی مالدار کو اور کچنی یعنی مطرب حضور صاعوت ہین
 جو کا اور ناچ کر معاش پیدا کرتی ہین اور دھن مال کو اور کچن زر کو کہتے ہین چونکہ مطرب حضور
 طایفہ خاص زر کو بہت طالب ہوتے ہین اس واسطے اس نام سے سسی ہو گئی ہین طایفہ اسی
 قبیل سے ہر جیوسی باعتبار شباهت بھس کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ بھس اپنی اصل ہین او
 کے ساتھ ی اور واو بسبب کثرت استعمال کے مخدوف ہو گئی ہے اور منہدیمین الف نفی کی مثال ہر
 ابھی یعنی نہ جسکو خون نہو اس واسطے کہ بھی بابے موصدہ مفتوحہ مخلوط الف اور یای تثنائی
 سا کہ ہے خوف کو کہتے ہین اور اجیت جب کہ کسی کو جیت نہو سکے بہر کیف اچھوانی کے لفظ سے
 استدلال جب ہوتا ہے کہ اچھی یا چھوت سے حاصل ہوا ہوا اور جائز ہے کہ اچھی یا چھوت
 سے شتق نہو بلکہ اچھوانا نفسی چھوانی کا ہو جو متعدی ہے چھوتی کا اپنے گمان مین یہ غائب
 تحقیق کا ہے واللہ اعلم بالصواب اور اسی قبیل سے ہوتین ہین وہ مصادر بھی جو دو یا تیز
 جزو سے مرکب ہون صنف پہلی یعنی وہ مصادر جو دو جزو سے مرکب ہون تین طرح پر ہے
 طرح اول یہ کہ جزو اول صیغہ امر کی صورت ہو اور اسکی دو طرز مین طرز اول یہ کہ پہلا
 دوسری جزو کا غیر ہو اور یہ بھی دو قسم پر ہے قسم پہلی یہ کہ پہلے جزو کا مفہوم مقصود باللذات
 ہو عام ہے کہ معنی حقیقی مین متعل ہو یا غیر حقیقی مین اور دوسری جزو کا مفہوم مقصود باللذات
 نہو بلکہ کسی فائدہ راہ کے واسطے لے آئے ہون اور غالباً معنی مجازی رکھتا ہو اور ان میں
 کا ضبط کرنا حیلہ قدرت سے باہر ہے اسکا سمجھنا روز مرہ دان پر موقوف ہے اور ایسے مقام مین

اکثر جانا چلنا اور ڈالنا اور لینا اور دینا اور رہنا اور چکنا مستعمل ہوتے ہیں جیسے
کھا جانا اور کھہرا جانا اور کہہ جانا اور بھول جانا اور چلنے کا لفظ جو مصدر ہے جزو ترکیب
پایا نہیں گیا۔ بجز فعل ماضی کے مثلاً گھبرا چلا اور دیکھ لیا اور مار ڈالنا اور کاٹ ڈالنا
اور لوٹ لینا اور پھر لینا اور پڑھ لینا اور بڑھ لینا اور چالینا اور دیکھ لینا اور سن لینا اور
کہنا یا اور بودینا اور پھینک دینا اور سو رہنا اور جا چکنا اور دی چکنا بیٹھ چکنا اور
علیٰ ہذا القیاس مثلاً زید بیٹھا بیٹھا سب کھانا کھا گیا اور بات کرنے میں گھبرا گیا اور باتوں
باتوں میں یہ بھی کہہ گیا اور میں یہ بات بھول گیا اور وہ اب گھبرا چلا اور سبک چلا اور
تھک چلا اور وہ پیرا وہی دے ڈالی اور اسے مار ڈالا اور درخت کاٹ ڈالا اور
اوسے لوٹ لیا اور وہ خوب پھر لیا یا قاصد کبھی کا پھر گیا اور آگے بڑھ گیا اور سبق پڑھ لیا
اور جب وہ جالیات تم آئے اور اُسی دیکھ لیا اور یہ بات سن لی اور میں نے کہہ دیا اور درخت
بودیا اور تپھر ہاتھ سے پھینک دیا اور وہ سو رہا اور وہ کھو کا جا چکا اور کبھی کا بیٹھ چکا
اور وہ مجھ کو یہ کتاب پہلے سے دے چکا ہے حاصل یہ ہے کہ ان مصادر میں جزو اول یعنی
کھا جانے میں کھانیکا اور گھبرا جانے میں گھبرانے کا مفہوم مثلاً مقصود بالذات ہے اور جانا
نہ مقصود بالذات ہے اور نہ اپنی معنی حقیقی میں مستعمل ہوا ہے کسو اسطے کہ اگر کہا جاوے مثلاً کہ
زید بیٹھ بیٹھے اس کھانیکو کھا گیا تو قابل کا مقصود فعلی کھانا ہے اور لفظ جائیکہ مجاز ہے نہ یہ کہ اس
مکان سے چلا گیا کیونکہ معنی بالکل فانی ہوئی کی ہے اور علاقہ معنی حقیقی اور مجازی میں ہے
کہ ایک کام کو کر چلے جانا دال ہے اور اس سے فانی ہونے پر اور قسم دوسری یہ کہ مقصود دونوں
جزو کا مقصود بالذات ہو جیسے جارہنا اور جا بیٹھا اور کہہ جانا اور آٹھ بیٹھنا اور چالینا اور
کھا جانا اور ہو سکتا مثلاً اگر کہا جاوے کہ زید اوش مکان میں جارہا پس مراد اس سے یہ ہے کہ

یعنی الفاظ مرکب میں ایک کو دوسرے سے کیا علاقہ ہو اور چونکہ مرکب کی اجزاء مفرد ہوتے ہیں تو لازم آیا کہ پہلے مفرد کا بیان کیا جائے جانا چاہیے کہ کلمہ نحو کی اصطلاح میں ایسی لفظ کو کہتے ہیں کہ اسکو معنی مفرد کے لیے وضع کیا ہو اب جانا چاہیے کہ لفظ لغت میں پہنکنے کو کہتے ہیں اور نحو کی اصطلاح میں ایسی صورت کو کہتے ہیں کہ مؤخر سے بواسطہ مخارج کو مکمل خواہ ایک حرف ہو خواہ زیادہ بی معنی ہو یا با معنی اور وضع لغت میں پہنکنے کو کہتے ہیں اور اصلاح میں کسی چیز کا رکھنا کسی اور چیز کے مقابل میں اس طرح سے کہ اول سے دوسری چیز سمجھ لی جاوے مثلاً اگر شیر کھا جاوے تو جانور زندہ مخصوص سمجھ میں آجاوے گا اور اردو میں وضع کی جگہ بنا نا بولتے ہیں جیسے کہین کہ شیر کا لفظ جانور زندہ مخصوص کیوہے اور سنار کو بس پر دلالت کرنے کے واسطے بنایا گیا پس جس چیز سے کوئی اور چیز سمجھی جاوے اس چیز کو دال کہیں گے یعنی دلالت کرنے والا اور جو چیز سمجھ میں آوے اسکو دالول یعنی دال کیا گیا اور جو چیز میں کہ باعتبار وضع کے معنی پر دلالت کرتی ہیں وہ پانچ ہیں الفاظ حفظ اشارہ عقود نصیب سوائے الفاظ کے چار باقی کو دال اربع کہتے ہیں یعنی چار چیزیں دلالت کرنے والی اور معنی اوس صورت دہنی کو کہتے ہیں جو کسی چیز سے قصد کیا جاوے اور معنی مفرد وہ ہو کہ اوسکے جزو جزو لفظ کی دلالت قصد کیا دی جب یہ امور معلوم ہو چکے تو اب جانا چاہیے کہ لفظ تین طرح کے ہوتے ہیں اول وہ الفاظ جو معنی ہیں دوسرے وہ الفاظ جو معنی رکھتے ہیں اور مقصور تیسرے وہ الفاظ جو معنی رکھتے ہیں اور مرکب میں جب کلمہ کی تعریف میں لفظ کہا گیا اس میں تینوں چیزیں داخل تھیں وضع کی قید لگانا سے الفاظ معنی مکمل گئے اور مفرد کی قید مرکب مکمل گئی باقی رہی وہ الفاظ جو با معنی اور مفرد ہیں اسیکو کلمہ کہتے ہیں اب جانا چاہیے کہ کلمہ کی تین قسم ہیں اہم اور فعل اور حرف کو واسطے کہ کلمہ بنایا جاتا ہے معنی مفرد کے واسطے پس ضرور اوس معنی پر

ولالت کرے گا اور وہ معنی دو حال سے خالی نہیں یا کلمہ بذات خود اس پر ولالت کرتا ہے یا
 ولالت کرے نہیں اور ہر ایک اور کلمہ کا محتاج ہو تاکہ اس سے ملکر معنی پر ولالت کرے اور
 قسم اول بھی دو حال سے خالی نہیں یا تین زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ اس کے ساتھ
 بھی جاسکتا ہے انہیں اگر زمانہ نہیں ہو اسکو اسم کہتے ہیں اور اگر ہے اسکو فعل اور قسم دوم بھی
 جو دوسرے لفظ سے ملکر معنی پر ولالت کرتی ہو اسکو حرف کہتے ہیں مثال اسم کی گھوڑا
 ہاتھی دیوار قلم و وات وغیرہ جب یہ الفاظ بولے جاویں سننے والا انہیں الفاظ
 سے الگ معنی سمجھ لے گا اور کوئی زمانہ بھی اسے مفہوم نہیں دیتا اور مثال فعل کی آیا آوے گا
 آتا ہے پہلے فعل ہو زمانہ ماضی کا اور دوسرے سے استقبال کا اور تیسرے سے زمانہ حال کا سمجھا جائے گا
 اور مثال حرف کی سے ابتدا کی واسطے اور تک ابتدا کی ان لفظوں کو جب علیحدہ علیحدہ بولیں
 مثلاً تھامسی یا تک ان سے کچھ حاصل ہوگا مگر جب یوں کہو تو میں گھر سے نکل کر بازار چلا گیا
 اب یہ معنی حاصل ہوگا کہ قابل کے جانے کی ابتدا گھر اور انتہا بازار سے معلوم کیا چاہی کہ علامت
 اسم کی زبان اردو میں یہ ہے کہ کوئی حرف معانی یعنی ایں حرف فہم میں سے جو معنی کا فائدہ پہنچاتا ہے
 اس کے اول یا آخر میں ہو مثلاً اوپر کو مٹی کے یا کو مٹی پر سے گھر کے یا گھر میں یا کسی فعل کا فاعل
 ہو جیسے گھما زید یا مبتدا ہو جیسے گھر آباد ہو گھر میں رہا ہے اور آبادی خبر یا خبر ہو جیسے لفظ
 آباد کا اسی مثال میں یا کسی ظرف او سکی اضافت ہو خواہ منظر کی طرف جیسے گھر زید کا خواہ
 ضمیر کی طرف جیسے گھر اس کا گھر تیرا گھر میرا یا او سکی طرف کی کسی اضافت ہو جیسے مضاف الیہ
 پہلی مثال کا یا او سکی تصغیر کرین یعنی کوئی کلمہ او میں ایسا لگا دیں کہ اس سے معنی چھوٹے
 کے حاصل ہو جادے جیسے باغچہ اور چھوٹا باغ اور چھوٹا خان اور لفظ چہ بجز
 الفاظ فارسی کو اور لفظ سہ نہیں لگتا اور فارسی میں تصغیر کے واسطے اگرچہ کان بھی آتا ہے

مثل دخترک و شیرک لیکن ایسے الفاظ اردو میں کم استعمال ہیں بلکہ نہیں بچھلان چکے ہوں گے
 اویسی مثال کہی گئی اور عوام بآغچہ کو باغیچہ یا تختانی عین معجز کے بعد زیادہ کر کے کہتے ہیں
 یہ لفظ باعتبار اصل فارسی کے غلط ہے اور اصل ہندی خواص بھی بدون تختانی کی استعمال
 کرتے ہیں اور ہندی میں تصغیر کے واسطے کوئی قاعدہ قیاسی نہیں کبھی الف جسکو ماقبل یا
 تختانی ہونے پر زیادہ کرتے ہیں مثلاً بٹیا پہلی یا بی موصدہ اور بعد اسکو تائی مثلاً ہندی چھوٹی راہ
 کو کہتے ہیں جو بطور ایک لکیر کے جنگل میں معلوم ہوتی ہے اور یہ تصغیر بٹیا کی جو بین یعنی
 مطلق راہ کی ہے اور کھٹیا چھوٹی چار پائی اور چونکہ تصغیر تھتہ کی محل میں بھی استعمال ہوتی ہے
 جو چار پائی کہ پرانی اور ٹوٹی ہوئی ہو اکثر اس پر اطلاق کرتے ہیں اور کبھی وکے یعنی واساکن
 اور بعد اس کے لام اور ہائے ہوز جیسے کھٹولہ تصغیر کھاٹ یعنی چار پائی کی اور اس لفظ میں
 تخفیف کے معنی کو دخل نہیں بلکہ مطلق چھوٹی چار پائی کو کہتے ہیں اور کبھی الف زیادہ کر کے
 ہیں جیسے ٹوٹو تصغیر ٹٹو کی اور کبھی دندہ یعنی واو اور نون اور وال اور ہائے ہوز تخفیف جیسے
 گھر دندہ تصغیر گھر کی یا اس کے اخیر میں حرف نسبت کا لگا دیا ہو جیسے دھکوی دھکوی اور یہ
 بطور فارسی کے ہے اور کبھی الفاظ ہندی میں بھی جیسے کنجی مرکب کنجن یعنی زراور یا نسبت
 سے چونکہ مطرب خصوصاً زمان مطرب طالب زربت میں اس واسطے انگو کنجی کہتے ہیں اور
 اطلاق اس لفظ کا باعتبار اصل کے مرد اور عورت دونوں پر درست ہے لیکن عرف
 حال میں فقط عورت کو کہتے ہیں اور وہ مرد کہ اس سے قرابت یا علاقہ بہت قریب رکھتا ہو
 اسکو کنجن بدون یا کہتے ہیں اور ہندی الفاظ میں اکثر والہ کا لفظ اخیر میں لگاتے
 ہیں جیسے دئی والہ اور گھنڈ والہ اور علامت فعل کی یہ ہے کہ معنی ماضی کے رکھتا ہو
 اور اس کے اخیر میں فقط الف یا فظ یا کایے تختانی سے یا تا کا تائی مشناتہ فوقانی سے

تھا یا ہی کے لفظ کے ساتھ یا بدون اور کے ہوتا ہے مثلاً گما اور سنا اور کھایا اور پلایا اور
 کھتا اور سنتا اور کھاتا اور پلاتا تاکہ تھا اور سنا تھا اور کھا ہی اور سنا ہی اور علی ہذا القیاس
 یا معنی استقبال کے رکھتا ہو اور اس کے بعد لفظ گما ہوتا ہے کاف فارسی سے اور وہ لفظ ماضی
 کے لفظ سے بعد کسی تصرف کے حاصل ہوتا ہے مثلاً آویگا اور چاویگا اور سنے گا اور بلایگا
 اور علی ہذا القیاس یا معنی حال کے رکھتا ہو اور اس کے بعد لفظ تاتا ہے فوفانی سے یا ہی
 اور وی سے لفظ ہی کے ہوتا ہے جیسے آتا ہے اور جاتا ہے اور کھتا ہے اور سنتا ہے یا آئی ہے
 اور آوے ہے اور جاوے ہے اور جاوی ہے اور باقی اسی قیاس پر اور لانا علامات تذکیر
 اور تائید کا ان الفاظ کے اخیر میں پہلے صرف کی باب میں مذکور ہو چکا اور جانا چاہیے
 کہ ہی اور وی اور تاتا ہی فوفانی سے ماضی اور حال کے صیغہ میں والہ ہی دونوں
 میں مشترک ہے کس واسطے کہ آئی ہے اور آوے ہے اور آتا ہے تاکہ فوفانی سے حال ہے
 اور سنا ہی یا سنا ہی یا کھا ہی یا کھا ہی ماضی ہی یا امر ہو مثلاً کہہ اور سن یا نہی ہو مثلاً
 مت کہہ اور مت سن اور علامت حرف کی یہ ہے کہ اسم اور فعل کی علامتوں میں سے
 کچھ نہ رکھتا ہو جب علامتوں کے بیان وراغت حاصل ہوئی اب بیان اسم اور فعل
 اور حروف کا جدا جدا تین باب میں کیا جاتا ہے

باب پہلا اسم کی بحث میں

اس میں گئی فصل ہیں فصل پہلی اسم کی قسم پر قسم اول علم اور علم وہ اسم ہے کہ نام
 کسی شخص یا کسی شے معین کا ہو جیسی زید اور عمر کہ نام ہیں دو آدمیوں معین کے اور
 شاہ جہان آباد اور اگرہ مثلاً کہ نام ہیں دو شہر معین کے اور سوائے ان کے اور کسی شخص یا شے

ولالت نہیں کرتی اور لقب اور خطاب اگرچہ مثل ایک وصف پر ہوتے ہیں لیکن چونکہ وہ بھی دلالت ایک شخص معین پر کرتے ہیں علم ہی میں داخل ہیں مثلاً خان بہادر و قلم خانہ و محمد صائم الدولہ و شیر افکن اور ان الفاظ پر لقب اور خطاب کا اطلاق تب کیا جاتا ہے جب امر یا سلاطین کی طرف سے ان ناموں کے ساتھ سرفراز ہوں والا اگر والدین اطفال کے وہ اسما جو اوصاف پر مشتمل ہیں بدون لحاظ وصف کے اپنی لڑکوں کا نام رکھ دین وہ صرف علم ہیں مثلاً آئین الدین اور شیر خان اور رن سنت خان وغیرہ قسم دوم درجہ ضمیل اور جانا چاہی کہ ضمیر کی دو قسم ہیں متصل اور منفصل تفصل وہ ہے کہ لفظ کسی بھی علمیدہ سے منسلک ہو سکے اور منفصل وہ ہے کہ نہ سہجی متعل ہو سکتی ہو اور یہ صرف کے باب میں مذکور کر دیا ہے کہ زبان ہندی کو افعال میں ضمیر متصل ہمیشہ مستعمل ہوتا ہے اور کبھی باز نہیں ہوتی اور حرف الف یا و آو یا کے تحتانی جو افعال کے اخیر میں لاحق ہوتے ہیں مثلاً آیا اور گیا یا آؤ اور جاؤ یا آئی اور گئی یہ فقط علامتیں مذکور تائید کی ہیں اب جانا چاہیے کہ ضمیر تین قسم ہے غائب اور مخاطب اور مشکم بیان ضمیر غائب کا وہ واحد اور جمع کے واسطے یہ زبان شاہجہان آباد کی ہے اور شہر و زمین جنکی زبان پانچ فصاحت سے گری ہوئی ہے ضمیر جمع غائب میں وہی و او مفتوحہ مع یا و تحتانی ساکن کے استعمال کرتے ہیں لہٰذا بیان کے لوگ جمع میں بھی بولتے ہیں وہ آئین گی اور باہر کو لوگ بولتے ہیں وہ آئین گی اس اور اس فقط واحد کے واسطے اور ان اور او مشترک ہے واحد اور جمع میں مثلاً واحد میں ان نے کہا اور او ان نے کہا اور جمع میں انگو اور انگو اور شاید کہ ان نے کہا اور ان نے کہا میں نوں مبدل ہوا رہے اسنے کی سین مہلیہ سے اور انگو اور انگو میں لفظ علیحدہ ہو واللہ اعلم بالصواب اور انھیں فقط جمع کے واسطے

بیان ضمیر خطاب کا تو واحد کے واسطے اور باہر کے لوگوں کی زبان میں تین متصل ہے
 تم جمع کو واسطے تیرا تیری یا تھمائی معروفہ سے اور تیری یاے تھمائی مجہولہ سے
 کے واسطے تمہارا تمہاری یا مجہولہ اور تمہاری یاے معروفہ تینوں صورت سے جمع
 کے واسطے تجھ اور تجھے یا مجہولہ سے واحد کے واسطے تم جمع کیواسطے میرا میری میرے
 بھی تینوں صورت سے واحد کیواسطے تین ہمارا ہماری ہمارے بھی جمع کے واسطے اور
 ضمیر وین میں تائینث اور تذکیر کیسان ہے لیکن علامتین تائینث اور تذکیر کی جو فعال
 میں لاحق ہوتی ہیں ان سے یا کسی اور قرنیہ سے فرق درمیان مذکر اور مونث کے
 معلوم ہو جاتا ہے مثلاً میں کہتا ہوں یا تو کہتا ہے اور میں کہتی ہوں اور تو کہتی ہے اور
 میرا گھوڑا اور تیری پاکی میں اور تو میں تمیز تذکیر اور تائینث کی بسبب علامات فعل
 کے حاصل ہوئی اور مجھو اور میرا اور میری کسی قرنیہ سے معلوم ہو جائیگا کہ تکلم مذکر
 یا مونث اور الف اور باہر تھمائی جو میرا اور میری میں ہے علامت تذکیر اور تائینث
 مضاف الیہ کی ہے نہ تکلم کی اور تفصیل اسکی اپنے موقع میں مذکور ہوگی جب یہ معلوم
 ہو چکا اب سمجھنا چاہیے کہ ضمائر باربع ہوتی ہیں فاعل کی طرف یا مفعول کے یا مضاف
 واقع ہوتی ہیں قسم اول کو ضمیر مرفوع کہتے ہیں قسم دوسری کو منصوب اور قسم تیسری
 کو مجرور قسم ان تینوں قسموں کو تین جہد میں بیان کرتے ہیں جزو اول ضمیر مرفوع
 یعنی فاعل کی ضمیر کے بیان میں معلوم کیا چاہیے کہ ضمیرین فعل سے پہلے اور فعل کے بعد
 دونوں جگہ واقع ہو سکتی ہیں مثلاً وہ گیا یا گیا وہ پس فعل لازم ہو تو ضمیر وین
 غائب یا خطاب یا تکلم سے وہ تو میں واحد کے واسطے اور وہ تم ہم ثنیہ اور جمع
 کے واسطے استعمال کیے جاتے ہیں مثلاً وہ آیا تو آیا میں آیا مفرد مذکر کے لیے وہ آئی

تو آئی میں آئی تینوں یا بے معروفہ سے منفرد مونث کر لیے وہ آئے تم آئے ہم آئے
تینوں یا بے مجہولہ سے جمع اور تثنیہ مذکر کے لیے وہ آئیں تم آئیں ہم آئیں تینوں یا بے
معروفہ سے نون غنہ کے ساتھ جمع اور تثنیہ مونث کے لیے اور اگر متعدی ہو تو اس میں
تفصیل ہے یعنی اگر ماضی قریب ہو یا بعید تو اوس اور اون اور تو اور میں مع لفظ
نے کے واحد کو واسطے اور انھوں اور تم اور ہم مع لفظ نے کے جمع کو واسطے مثلاً ونحو کہا
یا اون نے کہا تو نے کہا میں نے کہا واحد مذکر یا مونث اونہوں نے کہا میں نے کہا ہم نے
کہا جمع اور تثنیہ مذکر یا مونث اور ماضی بعید اسی قیاس پر اور اگر ماضی استمراری ہو یا
مضارع وغیرہ پس وہ اور تو اور میں واحد اور وہ تم ہم جمع کے واسطے بدون لفظ نو کے
مستعمل ہوتے ہیں استمراری میں مثلاً وہ کہتا تھا تو کہتا تھا میں کہتا تھا واحد مذکر
وہ کہتی تھی تو کہتی تھی میں کہتی تھی واحد مونث وہ کہتی تھی تم کہتی تھی ہم کہتی تھی تثنیہ
اور جمع مذکر وہ کہتیں تھیں تم کہتیں تھیں ہم کہتیں تھیں تثنیہ اور جمع مونث اور مضارع
میں وہ کہے گا تو کہے گا میں کہوں گا واحد مذکر وہ کہو گی تو کہو گی میں کہوں گی واحد مؤنث
وہ کہیں گے تم کہو گے ہم کہیں گے یا بے مجہولہ سے تثنیہ اور جمع مذکر وہ کہیں گی تم کہو گی ہم کہیں گی
یا بے معروفہ سے جمع اور تثنیہ مونث اور ماضی قریب متعدی میں لفظ نے کا نصب ابل عدم
شاہجہان آباد کی بھی واجب التلفظ جانتے ہیں اور باہر کے لوگ اکثر مخدوف کرتے ہیں
مثلاً میں نے کہا کی جگہ میں کہا بولتی ہیں جزو دوسرا ضمیر منصوب یعنی مفعول کی ضمیر
کے بیان میں اور مفعول کی ضمیر یہ ہیں اُسکو اُسکی تئیں اوسے واحد غائب مذکر
یا مونث اُنکو اُنکی تئیں اونہیں جمع مذکر یا مونث تجکو تیری تئیں تجھے واحد مخاطب
مذکر یا مونث تمکو تماری تئیں تمہیں جمع مخاطب مذکر یا مونث تمکو تمہاری تئیں تمہیں

مثلاً اوسکو مارا اوسکے تئیں مارا اوسنی مارا اونکو مارا اونکے تئیں مارا اونہن مارا
تیری تئیں مارا تجھے مارا احمک مارا تمہاری تئیں مارا اٹھین مارا اچھو مارا ہمارے تئیں مارا ہمیں مارا
جزو تیسرا ضمیر مجرور یعنی اول ضمیروں کے بیان میں جو مضان الیہ واقع ہوتے ہیں اور
ضمیرین یہ ہیں اوسکا واحد مذکر یا مونث غائب اور مضان اسکا واحد مذکر مہوتا ہوا اوسکے
یامی مہولہ سی واحد مذکر یا مونث غائب اور مضان اسکا واحد یا جمع مذکر اوسکی یامی معروفہ
سے واحد مذکر یا مونث اور مضان اسکا واحد یا جمع مونث اونکا جمع مذکر یا مونث خطاب
اور مضان اسکا واحد مذکر اونکی یامی مہولہ سے جمع مذکر یا مونث غائب اور مضان اسکا
واحد یا جمع مذکر اونکی یامی معروفہ سے جمع مذکر یا مونث غائب اور مضان اسکا واحد یا جمع
مونث تیرا واحد مذکر یا مونث مخاطب اور مضان اسکا واحد مذکر تیری یامی مہولہ سے
واحد مذکر یا مونث مخاطب اور مضان اسکا واحد یا جمع مذکر تیری یامی معروفہ سے واحد
مذکر یا مونث مخاطب اور مضان اسکا واحد یا جمع مونث تمہارا جمع مذکر یا مونث خطاب
اور مضان اسکا واحد مذکر تمہاری یا سے مہولہ سے جمع مذکر یا مونث مخاطب اور مضان
اسکا واحد یا جمع مذکر تمہاری یا سے معروفہ سے جمع مذکر یا مونث مخاطب اور مضان اسکا
واحد یا جمع مونث میرا واحد مذکر یا مونث متکلم اور مضان اسکا واحد مذکر میری یا سے
مہولہ سے واحد مذکر یا مونث متکلم اور مضان اسکا واحد یا جمع مذکر میری یامی معروفہ
واحد مذکر یا مونث متکلم اور مضان اسکا واحد یا جمع مونث ہمارا متکلم مع الغیر مذکر یا مونث
اور مضان اسکا واحد مذکر ہماری یامی مہولہ سے متکلم مع الغیر مذکر یا مونث اور مضان اسکا
یا جمع مذکر ہماری یا سے معروفہ سے متکلم مع الغیر مذکر یا مونث اور مضان اسکا واحد یا جمع مونث
مثلاً اوسکا غلام آیا اوسکی ایک غلام نے مارا اوسکے ایک غلام کو مارا یا اوسکے غلاموں نے

یا غلاموں کو مارا اسکی فونڈی نے یا فونڈی کو یا فونڈیوں نے یا فونڈیوں کو مارا اٹکا غلام
ایا اونکے ایک غلام نے یا ایک غلام کو یا غلاموں نے یا غلاموں کو مارا اونکی فونڈی نے
یا ایک فونڈی کو یا فونڈیوں نے یا فونڈیوں کو مارا تیرا غلام یا تیرے غلام نے یا غلام کو
یا غلاموں نے یا غلاموں کو مارا تیری فونڈی آئی اور تیری فونڈیاں آمین اور تیری فونڈی
نے یا فونڈی کو یا فونڈیوں نے یا فونڈیوں کو مارا اور اسی قیاس پر باقی مثلاً لوگوں کو مارا یا
قیمت تیسری اہم اشارہ میں اور یہ دو قسم ہی ایک وہ جنکا اشارہ الیہ قریب ہو دوسرا وہ جسکا
بعد ہو قریب کو اشارہ کے واسطے یہ اور بعد کے واسطے وہ اور ان دونوں میں واحد اور
جمع یکساں ہیں مگر بعض فرق یہ کرتے ہیں کہ واحد کے واسطے یہ اور وہ ہوتے ہیں جمع کے
اور جمع کے واسطے یہ ایسا تھانی سے اور وہ دو دو دسی اور باہر کے لوگ اسکی جاس میں
وہی و او مفتوحہ مع الیہ ہوتے ہیں اور جب ضمیر غائب کے بعد اسم ظاہر واقع ہو تو اسکا
اہم اشارہ کو فعال کیجائیگی جیسو اس مرد کا مکان یا اون مردوں کا مکان دیکھا تھا ضمیر مجھی
اسما موصولہ میں جانا چاہیے کہ اسما موصولہ وہ اسم ہیں کہ جب تک ونکو ساتھ کوئی ایسا جملہ
جس میں ایک ضمیر انھیں اسموں کی طرف راجع ہو نہ لگا دیں وہ اسم کسی جملہ کی خبر تمام نہیں
ہو سکتی یعنی نہ خود مبتدا ہو سکتے ہیں نہ خبر نہ کسی فعل کو فاعل مگر بعد لگانے اس جملہ کے جس میں ایک
ضمیر ہے جو راجع ہو اون اسموں کی طرف اور اس جملہ کو صلہ کہتے ہیں اور اسما موصولہ
یہ ہیں جو جس تس جن جنہوں ایسا مثلاً جو آدمی آیا تھا وہ مجھ سے ملا آیا تھا کہ اندر ضمیر تیرے
اور راجع ہی جی کی طرف اور جب تک آیا تھا اس کے ساتھ نہ لگی وہ مبتدا نہیں ہو سکتا اور
اسی طرح سے جبکہ ضمیر دیکھا تھا وہ آیا تھا یا خبر کو کہنے دیکھا تھا وہ آئی تھی یا جنہوں کو کہو گے
وہ آئیے یا ایسا شخص کہ اس سے کسی امر میں مصلحت کیجیے نہیں ملتا اور کبھی اسما اشارہ

بھی اسماء معلولہ میں استعمال کرتے ہیں جیسے وہ شخص کہ کل اویسی تنے دیکھا تھا یہاں پر
 قسم پانچویں اسماء اصوات اور یہ وہ اسم ہیں کہ جنکے ساتھ حیوانات کو آواز دین یا انکے
 ساتھ حیوانات کی بولی کو نقل کرین اول حبیب و مت و مت اور بری بری و دوسری کاین کاین
 کو کی آواز کو اور ہیں پھین اور چون چون و دونوں طرح سے کنجشک کی آواز اور غم غم
 کہو ترکی آواز اور لگرون گرون مرنج کی آواز اسکو عوام اذان و نیا مرنج کا کہتے ہیں اور پھین
 کہہ کر آواز فائدہ مند و شان میں بعض حیوانات کی بولی کو کبھی عبارت کو ساتھ بھی تعبیر کرتے ہیں
 مثلاً فاختہ کی بولی کو ان لفظوں کو ساتھ کوٹون تھی پیسون تھی حکایت کرنے کو وقت کوٹون کو دوسرے
 واو او پیسون کی واو کو ماقبل کے ضمہ کو کھینچ کر کہتے ہیں اور لال کی بولی کو قرآن کی اس آیت کے ساتھ
 حم حم ہم غم لا پر چون او پیل کی بولی کو اس آیت کے ساتھ کلمی اسبیل اللک تب ورتیر کی بولی کو اس عبارت
 کے ساتھ سبحان تیری قدرت اور بعض کی بولی کو اسامی حروف کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں
 جیسے کنجشک کی بولی کو جو حیم کے ساتھ لکھوے کی بولی کو کاف کے ساتھ قسم قسمی اسماء و حروف
 میں اور طرف و دو قسم ہی طرف زمان اور طرف مکان مثال طرف زمان کی اب جبا
 تب کب مثلاً اب جاتا ہوں یعنی اس وقت اور جب جاؤ گا یا تب جاؤ گا یعنی اس وقت
 معبودہ میں وہ کب آیا تھا یعنی اس وقت اور لفظ کب کشتہ ہتھ نام کی محل میں مستعمل ہوتا
 اور کبھی خبر میں بھی مثلاً کیسی آنے کی خبر دینے کے وقت کہ میں کہ وہ کب کا آچکا اور بعض وقت خبر
 میں ہو کا لفظ بھی زیادہ کر دیتی ہیں مثلاً وہ کبھی کا آگیا پورا لفظ کبھی کا مبنی بعض وقت کبھی
 آتا ہو مثلاً وہ کبھی یوں کہتی ہیں اور کبھی یوں اور یہ لفظ یا سے تخفانی کے ساتھ محاورہ فصحا
 میں مستعمل ہو اور خبر و فصاحت کا لحاظ کم ہو گو کہ اسی شہر کے رہنے والے ہوں لفظ کبھو واو
 کے ساتھ بھی بولتے ہیں اور پہلی زبانوں میں یہ ہی فصیح تھا اسی واسطے میرا اور سودا کے

اشعار میں بہت ہی چنانچہ ناظرین پر ظاہر ہے جو ہمیں یعنی جو وقت اور وہیں یعنی اوست وقت
 جرات کا شعر ہے جو ہمیں جان نکلی ہمیں آن کلاہ بھلا مڑ مڑے تو ارمان نکلا دیو بھی
 جان نکلی اوست وقت معشوق آن نکلا ان دونوں لفظوں سے معنی جھڑکے بھی حاصل ہو جائیں
 مثال بالاسے واضح ہو مثال ظن مکان کی ہاں مطلق ممکن ہاں یہاں اور دونوں لفظ ہاں
 کے ساتھ ہیں اور کبھی ہاں مخلوط کے ساتھ بھی استعمال ہوتی ہیں جیسے اس شعر میں ناسخ کا شعر
 سخت ہوا ہوں ناتوان کتنی ہی زندگی گراں * تن سو بلائی جان ہو بیان سر سوداں و شبنم
 اور اس شعر میں حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ کی سے بخت یہ بزرگ شب نیت و گلیم و شبنم
 شمع بھی آئی یہاں اگر تو وہ سدا خموش ہو بہر کیف پہلا لفظ بعد کے واسطے اور دوسرا آخر
 کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے اور جہاں اور جہاں یہ لفظ اکثر جہاں کے ساتھ استعمال ہوتا ہے
 کہیں کہ جہاں تہاں یہ ہی حال ہے جیسے ہر جگہ یہاں اور یہیں اور کہاں اور کہیں کہاں کا لفظ
 استفہام کے واسطے موضوع ہے کبھی استفہام استخاری میں استعمال کیا جاتا ہے مثلاً جب زید
 کسی جگہ چلا گیا ہو اور پوچھیں کہ زید کہاں گیا یہاں فقط یہی پوچھنا مقصود ہو کہ وہ کون سے
 مکان پر گیا اور کبھی استفہام انکاری میں جیسے کیسے زید کی جائیکان ظن ہوا اور یہ شخص اس کے قطع
 کے واسطے کہ وہ کہاں گیا ہے یعنی نہیں گیا اور موجود ہے اور کہیں کا لفظ بھی اکثر استفہام
 میں استعمال ہے کبھی استفہام استخاری میں جیسے زید کہیں گیا جب فقط اسکی جائیکان معلوم کرنا مقصود
 ہوا اور کبھی استفہام انکاری میں مثلاً کیسے زید کے جائیکان ظن ہوا اور یہ اسکا ظن مثلاً کیسے
 کہے زید کہیں گیا ہے یعنی کہیں نہیں گیا اور موجود ہے اور کبھی استفہام انکاری میں جیسے کیسے
 کہے کسی جائیکان انکار ہوا اور یہ شخص کہے کہ وہ کہیں نہیں گیا تھا اور یہ کہ کہیں گیا تھا اور کبھی
 خبر میں بھی استعمال کیا جاتا ہے مثلاً کہیں کہ ہم آج کہیں جائیں گے اور گنوار کہوں بولتے ہیں دھر

یعنی ان طرف اور اوپر یعنی اوسط طرف کہ صرف یعنی کوئی طرف بدھ یعنی جسطرف تدرہ اور یہ
لفظ اکثر جہ صرف کے ساتھ متعلیٰ ہوتا ہے جیسے کہ بیان کہ وہاں لوگ جہ صرف تدرہ کی پیچھے گئی یعنی جہاں
جگہ نامی وہاں پیچھے گئے + فائدہ بعد نال کے یہ بات معلوم ہوئی کہ طرف مکان متنبہ کو رہے
ان سبکی اصل و لفظ میں ہاں اور دھراں تنہا بھی اہل شاہجہان آباد کی زبان میں بہت متعلیٰ
ہو جیسے ہم تمہارے ہاں گئے تھے یا وہ ہمارے ہاں آگئے تھے اور دھراں متعلیٰ نہیں ہو شاہجہانی ہاں
میں متعلیٰ ہوگا اور اسما اشارہ اور موصولہ اور بعض حرف انتظام سے مرکب ہو کر مختلف بیرونی
پیدا کی ہیں وہ اسما اور حرف یہ بارہ کلمہ ہیں یہ وہ جس جس کس کس اس اس کی کون کی
جہاں جو اس امر کی تفصیل یہ ہاں کے لفظ سے جو یہ اور وہ لگایا جائے ہونہ و کی
آخرے مخدوف یہاں اور وہاں کا لفظ حاصل ہو گیا اسی واسطے یہاں مکان قریب اور
وہاں مکان بعید میں متعلیٰ ہوتا ہے اور یا ہی تختانی اور واوکا یہاں اور وہاں میں مفتوح
ہو جانا یا بسبب استعمال کے ہر یا یہ اور وہ خود اصل میں مفتوح ہونگے اور یا کو استعمال میں
کسور اور مضوم متعلیٰ ہوئی اور یہ ہی بات قوی معلوم ہوتی ہے کہ واسطے کہ اکثر دیہاتیوں کی زبان
یہ اور وہ یا ہی تختانی مفتوحہ اور وا مفتوحہ کے ساتھ جاری ہے بلکہ یہ کہ لفظ کو بیشتر یاہ کہو
ہیں اور وہ کو تو اور او کی زبان میں غالباً جو لفظ کہ اصل لغت میں ہوتا ہے بدون تصرف
اور تغیر کے استعمال پاتا ہے اور شہری اکثر تصرف کر کہ صورت او کی بدل دیتے ہیں اور یہیں اور
وہیں کے اصل بیان ہے اور وہاں ہی ہے اور لفظ ہی کا حصہ کا فائدہ دیتا ہے بعد کسی تصرف کے
یہیں اور وہیں ہو گیا اسی واسطے یہ دونوں لفظ مکان میں حصہ کا فائدہ دیتے ہیں جیسے وہیں
آؤں گا یا وہیں جاؤں گا اور یہ ہوتی ہے کہ اس جاسے اور اس جاسے کے سوا کہیں اور آنے جائیگا
نہیں اور جس یا اس یا کس سے بسبب کثرت استعمال کے سین مخدوف ہو کر جہاں تہاں کہان

حاصل ہو اور از بسکہ تس کا لفظ بغیر جس کے کم مستعمل ہو تا مو شل جس تس کو دیدیا اور نقط
تس کو دیدیا نہیں بولتے تہاں کا لفظ بھی بغیر جہاں کے استعمال کم پاتا ہے اور کہاں کی الف کو
یا کو تختانی سے بدل کر کہیں کر لیا مگر ان دونوں میں جو فرق ہے بسبب کثرت استعمال کے ہر اور ذوق
یہ ہے کہ کہاں یعنی کسی جگہ کو ہر اور کہیں یعنی کسی جگہ کی اور بہتر یہ ہے کہ کہوں کہیں کہاں کی
اصل نقطہ کس ہاں اور کہیں کی اصل کس ہی ہاں یعنی لفظ ہی جو جہر کا فائدہ دیتا ہے کس اور ہاں
کے چھین ہر اور لفظ کسی بھی اصل میں کس ہی ہے یعنی یہ جو بولتے ہیں کسی جگہ تو اس کی اصل کسی
جگہ ہی پس ہاں ہر مخدوف ہو کر کسی اصل ہوا اور اس طرح کہیں ہیں سین کس اور ہاں ہی ہر
ہاں کی مخدوف ہو کر کہیں اصل ہوا یہ حاصل ہاں کا تھا اور دھر کی لفظ کے ساتھ جیس
ہمزہ مکسور سے اور اوس ہمزہ مضموم سے اور کس اور جس اور تس لاحق کی تو سین مخدوف
ہو کر ادھر ہمزہ مکسور اور اودھر ہمزہ مضموم ہے اور کہہ اور جہر اور تہر حاصل ہوئی اور
انہیں اشباع کیا یعنی کسرہ اور غنہ کو چھین کر بڑھا ایدھر اور اودھر کہہ اور جہر اور تہر ہو گئی
لیکن اس طرح اہل شاعری ہاں آباؤ نہیں بولتے باہر کے لوگ استعمال کرتے ہیں بعضے شعر میں بھی کیدھر
اشباع کو ساتھ دیکھا گیا ہے سو وہ شعری کسی قدیم شاعر کا ہے یا شاخین میں سے کہیں بدون
محاط فصاحت کی استعمال کر لیا ہے اور سکا ایک صرغ یا فعل یا دی ہو لکھا جاتا ہے طے طور ش
سب بولا کہ اب جائیں ہم کیدھر + اور از بسکہ جہر اور تہر کی ترکیب جس اور تس ہی ہے اور
تہر بھی بغیر جہر کو کم مستعمل ہوتا ہے شل جس تس کی چنانچہ مذکور ہو چکا اور شاید لفظ کہہ
کی یا کوں یا کوئی سے اور جہر جو تہر یا جو سے ترکیب پا کر حاصل ہوئی ہوں اور بعضوں نے
تہر کی ترکیب توں سے اپنے رسالوں میں لکھی ہے شاید یہ لفظ بھی شل لفظ تس جو تہر کو مستعمل
اور جو تہر کہہ متقام کا ہے لیکن اشباع کی دلیل سے وہ ہی قول اقویٰ ہے جو پہلے مذکور ہوا اور

بالصواب قسم سا تو میں اسماء کنا یہ میں کی کاف مفتوحہ اور یاے تختانی ساکن سے کنا یہی
 حار سے اور یہ کبھی استفہامیہ ہوتا ہے اور کبھی خبریہ لیکن استفہامیہ کی نقط کاف مفتوح اور یاے
 ساکن سے استعمال کیا جاتا ہے اور خبریہ کئی کاف اور یاے تختانی کے پہلے میں ہمزہ مکسورہ اور یاے
 میں کی ہو تھی یعنی بعد کے کے لفظ ہی کا جو فائدہ حصر کا دیتا ہے اور بعد تصرف اور تغیر کے کئی
 ہمزہ کے ساتھ ہو گیا مثال استفہامیہ کی وہاں کئی آدمی تھے مثال خبریہ کی بنے اوس جان میں کیا
 کئی آدمی بیٹھے تھے کتنی اور کتنے استفہام میں جیسو وہاں کتنی آدمی تھے اور خبریہ میں جیسو کہیں
 بنے وہاں دیکھا کتنے آدمی تھے اور کبھی بعد اوس کے لفظ ہی کا بھی لاتے ہیں جیسو کتنی ہی آدمی تھے
 یون یاے تختانی مضموم اور واو ساکن اور نون غنہ کو ساتھ کنا یہی حاریت سے اوسکو کبھی ایک بار
 اور کبھی تکرر استعمال کرتے ہیں مثلاً زید یون کہ گیا یا یون یون کہ گیا فصل دوسری ام
 کبھی یون تقسیم کیا جاتا ہے کہ یا وہ نکو ہی یا عرقہ نکو وہ اسم ہے کہ شے غیر معین پر دلالت کرے
 جیسے ہاتھی گھوڑا بچھل کا تنا آدمی مرد وغیرہ اور مسرفہ وہ اسم ہے کہ شے معین پر دلالت
 کرے مثلاً زید کہ ایک سچی معین پر دلالت کرتا ہے اور اسکی چھ قسمیں ہیں علم اور غیر اور اشارہ
 اور اسماء موصولہ جو پہلی تفصیل انکی مذکور ہو چکی ہیں اسماء اشارہ اور اسماء موصولہ کو بہات
 بھی کہتے ہیں اور قسم پانچویں وہ اسم ہے جسکو ان معنوں مذکورہ میں سے کسی کی طرف نشان
 کریں مثلاً علام زید کا یا علام اوس کا یا علام اوس مولا یا اون مردون کا آیا یا کام ایسی آدمی
 کا کہ اوس سے عالم کو فائدہ پہونچتا ہو نہ نہیں رہتا پس غلام بسبب اضافت کی طرف علم آو
 ضمیر اور اسم اشارہ کی اور کام بسبب اضافت کی طرف اسم موصول کے مسرفہ ہو گیا اور
 اشارہ اسکے بطریق لفظ و نشر مرکب کے واقع ہوسے ہیں قسم چہٹی وہ اسم جیسو نہ اکا حریف و ام
 ہوا ہو مثلاً اسے شخص بیان آا شخص نکو تھا جب آئی اوس پر آیا تو از بسکہ شاد ایک شخص

خاص ہوتا ہے وہ معرفہ ہو گیا اور اگر نابینا نہ کرے اور کے اسی شخص میرا ہاتھ پکڑے نہ کرے
 ہی ہر گاہ کہ واسطے کہ نابینا بسبب نہ دیکھنے کی کسی تعین نہیں کرتا فعل اسم یا نہ کہ ہوتا ہے
 یا مونث نہ کہ وہ اسم جو جبین علامت تانیث کی نہ ہو اور مونث وہ جبین علامت تانیث کی ہوتی
 علامت تانیث کا بیان ہو چکا مونث یا حقیقی ہے یا لفظی حقیقی وہ جو جسکی مقابل مذکر حیوان ہو
 جیسے عورت اور انسانی اور گھوڑی کہ انکی مقابل مرد اور اونٹ اور گھوڑا ہے اور مونث لفظی
 وہ جو جسکی مقابل مذکر حیوان ہو جیسے روٹی اور لکڑی اور راک اور امثال انکی اور یہ سماعیات
 ہیں اور یہ بھی معلوم رہے کہ زبان اردو میں اسمی مونث بنانیکے واسطے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں لگا
 اسواسطے ضبط کرنا صعوبت سے خالی نہیں پس اسکو چھوڑ کر مذکر اور مونث کی معرفت کا قاعدہ
 لکھ دیتا ہوں تاکہ تتبع کو اس امرکی واسطے مفید ہو کہ جب اس قاعدہ کے موافق نظر کرے نہ کرے اور
 مونث میں تیسرے کہ جب یہ معلوم ہو چکا اب سنا چاہیے کہ اسمی دو قسم ہیں معرفہ اور نکرہ معرفہ کی
 تذکرہ اور تانیث اسکو سفر پر موقوف ہے مثلاً الہی بخش آیا اور خدا یا گیا اور زیب آئی اور خدیجہ کی
 اور اسطر ح و موتی آیا تھا اگر نام مرد کا ہو اور آئی تھی اگر نام عورت کا ہو نکرہ چار قسم ہے ایک
 وہ جسکی واسطے مونث نہیں دوسری وہ جسکی مذکر نہیں تیسری وہ جسکی واسطے مونث ہے لیکن
 اسکے لفظ سے نہیں چوتھا یہ کہ مونث اسکے لفظ سے جو قسم اول جیسی گہرا اور گہرا اور پیر اور
 موتی یعنی کوہ اور پانی اور چوڑی اور وہی اور دود اور کہن اور باتارا و پتھر اور چمچا
 قسم دوسری مثلاً گھریا کا و تازی مخلوط الہا سے یعنی سفید پٹی کو جس سے اکثر گھر کو ڈکان کو
 بطور قلعی کے سفید کرتے ہیں اور پگڑی یعنی دستار اور عری اور مٹی اور دیوار اور بایٹ بہ
 دو قسمیں بھی سماعی ہیں انکی تذکرہ اور تانیث میں قیاس کو دخل نہیں مگر جس صورت میں کہ
 اسکے اخیر میں نون مع الیا یا لفظ آتی ہو اسکی تانیث قیاسی ہے مثلاً ساد کی اور کمانی قسم

جیسے مرد اور عورت اور پتا اور مآ یا غاوند اور جور و اور شوہر اور زن انکی تذکیر اور مثنیٰ
انکی مدلول پر موقوف ہے مثلاً مرد آیا تھا اور عورت گئی تھی اور علی ہذا القیاس قسم جو تھی
دو شق ہیں ایک شاد اور دوسری مٹو شادیہ کہ ایک لفظ کے اخیر میں الف یا یائی تختانی
یا نون کچھ نہوا اور ایک میں الف ہو یا ہائی ہو کہ اردو میں او سکون بمنزلہ الف کو جلتے ہیں پس
الف والا کلمہ مونث ہے اور دوسرا مذکر جیسے نایک مرد اور نالکا عورت خالو مرد اور خالہ عورت اور
اس شق میں سوا ان دونوں کے اور نہیں دیکھا گیا مٹو کی چار قسمیں ہیں اول یہ کہ ایک لفظ
کی اخیر میں الف یا ہائی ہو اور دوسری کی اخیر میں یائی تختانی قطعیاً نون قطعیاً نون م الثانی
پس یہ دوسرا مونث ہے اور اول مذکر جیسے بکرا اور بکری شاہزادہ اور شاہزادی اور سیا اور سیا
بیٹا اور بیٹی بندہ اور بندہ اور بیہ اور بیہی دولہا اور دولہن گویا اور گوائن اور گویا
اور گویا اور بیہ اور بیہی لہا اور لہائے دوسری یہ کہ ایک کی اخیر میں یائے تختانی ماقبل کو
ہو اور دوسرے کو نون قطعیاً نون مع الیا یا تختانی مع النون یا لفظ آئی کا پسیت دوسرا مونث
ہے اور اول مذکر مثلاً بھائی اور بہن اور نائی اور نائن اور دھوبی اور دھوبن اور بھائی اور بھنی
اور کتری اور کترائی اور چوہری اور چوہرین تیسری یہ کہ ایک کے اخیر میں الف یا یائی تختانی
ماقبل کو سورنوبلکہ حروف تہجی میں کوئی حرف سوا ان دونوں کو ہو یا یائی تختانی ساکن لیکن
ماقبل اسکا کسو نہوا اور دوسرے میں یائی تختانی ماقبل کو سوریا نون قطعیاً نون مع الیا
یا تختانی مع النون یا لفظ آئے کا ہو پس دوسرا مونث ہے اور اول مذکر جیسے ستارا اور ستاری
کھارا اور کھاری پہارا اور پہاری چارا اور چاری برہمن اور برہمنی چٹان اور چٹانی مرغ
اور مرغی اور بھنے مرغی اور مرغی کتے میں پس یہ اس قسم میں سے ہو گیا جسکے پہلے لفظ میں
الف ہو یا ہائی اور دوسرے میں تختانی اور ستارا اور ستارن لہارا اور لہارن چارا اور چارن اور

اور آوٹی اور نڈت اور نڈت تین لیکن یہ لفظ اہل شاہجہان آباد کی زبان میں متعل
 نہیں بلکہ اسکی جگہ نڈت تانی کہتے ہیں اور مترا اور مترا تانی سید اور سیدانی شیخ اور شیخانی
 پیر اور پیرانی نامو اور نامی اور رانی اور یہ لفظ راجا کامونٹ نہیں ہی جو تھی کہ
 ایک کو اول میں خواہ الف ہو خواہ یا یا تھانی خواہ کوئی اور حرف لیکن دوسرے کو اخیر
 لفظ یا ہو بشرطیکہ تصغیر کے واسطے لائی ہوں پس یہ دوسرا بلا شک مونٹ ہی آوٹہ ذکر اور
 تانیث اول کی موقوف سماعت پر ہی مثلاً گھڑ اور گھڑا اور کھاٹ اور کھٹیا اور گڑھا اور
 گڑھیا انبہ اور انبیا معلوم کیا چاہیے کہ مونٹ کے اخیر میں نون فقط یا نون مع الیا یا یا
 تھانی مع النون یا آئی کے ہونے سے مراد یہ ہے کہ انکانون زیادہ ہو علامت تانیث کیواسطہ
 واصلی پس برہمن اور برہمنی اور پٹھان اور پٹھانی کے لفظ میں علامت تانیث کی فقط یا
 تھانی ہوئی نہ لے اور آئی اور یہ جو بنمون فی لکھا ہے کہ رہ اور خان کی مونٹ چاہی تھ
 کہ رائی اور خان ہوتی لیکن خلاف قیاس رائی اور خانم کہتے ہیں سمجھا چاہیے کہ لائی کا لفظ
 محذوف الیا متعل ہی اور اصل میں بوجہ عدد کو رائی ہی یا تھانی کو ساتھ نون تانیث کی قبل
 اور خانم بطور فانی کے جو نہ بطور ہندی کو کس واسطے کہ فارسی میں کبھی ہم بھی تانیث کیواسطہ
 کردی ہیں جیسے بگم تانیث بگ کی ہندی میں کو بلحاظ اسکے مفہوم کو مونٹ پڑھتے ہیں
 فصل چوتھی یہ جو کچھ مذکور ہوا بیان تھا تانیث اسما کا اب سنا چاہیے کہ حروف تہجی ہیں
 اکیس حرف مونٹ متعل ہیں اور وہ یہ ہیں با پ ت ث چ ح خ د ذ ز ر ژ ط ظ
 ع غ ف م و ہ ی اور باقی مذکر مثلاً جم سین شین صاد ضا د قاف کاف لام نون
 اور وہ حرف مرکب جسکو لام الف کے ساتھ تغیر کرتے ہیں وہ بھی مذکر متعل ہے اور
 اکثر یہ ہے کہ جو الفاظ تفعیل کے وزن پر ہیں انکا استعمال بطور مونٹ کو ہے مثلاً تقدیر

تبریر تحصیل تکمیل تقریر پر تحریر توقیر تبرید تنبیہ تنقیہ تخریص تحلیف مگر ایک لفظ تعویذ
 کہ وہ مذکور اور لفظ تاثیر کا زمانہ حال کو روزمرہ میں موافق قاعدہ ہی کے مستعمل ہے
 الا اس شعر میں سودا کی مذکور ہوا ہے سالہا یعنی صنم ناہن شبگیر کیا + آہ ایک وزیر
 ولین نہ تاثیر کیا + شاید سابقین کو زبان میں مستعمل ہو اور اگر کہا جاوے کہ ضرورت
 شعری سی ہی یہ بات نہایت مہمل ہے کسو اسطے کہ یہ امداد ہی کمال عجز پر اور عاجز کا کلام
 قابل اسنا کو نہیں ہوتا اور اگر کہا جاوے کہ یہاں لفظ کو متقدر ہی یعنی ایک روز نہ تاثیر
 کو کیا تو اس صورت میں لفظ کیا کا لانا درست ہو جاوے گا جیسے روٹی کہ بسبب تانیث کو کھائی
 کہتے ہیں اور اگر لفظ کو زیاوہ کو دین اور کہیں روٹی کو کھایا تو لفظ کھایا کہ علامت
 تذکیر کی رکھتا ہے لانا درست ہو گا پس اسکا جواب یہ ہے کہ روٹی کھائی اور روٹی کو کھایا تو
 میں دونوں مستعمل ہیں اور تاثیر کو کیا محاورہ کی روسی درست نہیں اس واسطے کہ خواص سے
 عوام تک تاثیر کی بولتی ہیں اور تاثیر کو کیا نہیں بولتی اگرچہ قاعدہ کی روسی درست ہو جاوے
 اور حاصل بالمصدر جنکی اخیر میں شین مجہ ہو وہ سب بونٹ ہیں مثلاً ستویں اور شورش
 اور طیش اور کشش اور دانش اور پیش اور خواہش اور کوشش اور ورزش اور سیطرہ
 جنکی اخیر میں نامی ساکن ہو جیسو قدرت اور مروت اور خلقت اور لغت اور کثرت اور حسرت
 اور عسرت اور عسرت اور شاید اسی قیاس پر لفظ رنگت اور جگت اور سکت وغیرہ بونٹ
 مستعمل ہیں مگر لفظ خلعت مثلاً یوں کہ نینگے کہ زینے خلعت پہنا اور کینگے کہ بہی فصل
 پانچویں اسم کی تقسیم میں باعتبار دلالت کو معنی اسمی اور صفتی پر معلوم کیا چاہیے کہ اسم
 اگر دلالت کرے کسی شے پر نہیں سمجھئے معنی وصفیہ کے اسکو اسم کہتے ہیں جیسے زید عمر بکر جل
 اہل قرس قیل رخت گل باغ اور اگر ذات پر دلالت کرے بواسطہ معنی وصفیہ اسکو صفت

کہتے ہیں مثلاً جملہ اور برائیک اور بد اور عاقل اور جاہل اور دانش آموز اور کارفرما
 اور صاحب تخت اور مالک الملک فصل چھٹی واحد اور شنی اور جمع کی بحث میں معلوم کیا گیا
 کہ اردو میں شنی اور جمع کو واسطے علامت خاص جدا مقرر نہیں ہوئی ایک ہی علامت
 دونوں کو واسطے ہو لیکن الفاظ کہ جب شنی مراد ہوتا ہے لفظ دو کا بھی اوپر سے آتے ہیں مثلاً
 دو آدمیوں نے دیکھا بہر کیف جمع مذکر یا مونث کے واسطے بشرطیکہ فاعل فعل متعدی
 یا مفعول واقع ہو اور فاعل کی علامت یعنی نے اور مفعول کی یعنی کو اس کے ساتھ مذکر
 کرین واو اور نون ملاتے ہیں جیسے آدمیوں اور مردوں اور عورتوں کو کھایا یا آدمیوں
 اور مردوں اور عورتوں کو بلایا اور جب یہ علامتیں مذکور نہ کرین مذکر کے واسطے
 واو اور نون نہیں لاتے بلکہ فعل جمع کا اس کے جمع ہونے پر دلالت کرتا ہے جیسے مرد
 اور آدمی کھاتے تھے اور مونث کی واسطے یا اور نون لاتے ہیں جیسے عورتیں کھاتیں تھیں
 اور اگر فاعل فعل لازم کا ہو پس حال اس کا مثل فاعل فعل متعدی اور مفعول کی ہی علامت
 ہونے کے وقت جیسے مذکور ہوا مثلاً مرد اور آدمی آئے اور عورتیں آئیں اور حیثیت
 علامت فاعل یا مفعول کو ساتھ اسم عدد بھی مذکور کرین علامت جمع کا لانا واجب نہیں
 مثلاً چار مرد اور چار عورت نے کھایا یا چار مرد اور چار عورت کو کھلایا بھی درست ہے
 اور واو اور نون جمع کے کبھی فائدہ مصدک کا بھی دیتے ہیں مثلاً دونوں اور تینوں اور
 چاروں کو کہا اور جمع فارسی یا عربی سو بھی وہ الفاظ جو بسبب کثرت استعمال کے زبان پر
 بہت چڑھ چکے ہیں اوروہیں استعمال کرتے ہیں مثلاً ہزار اور سالہا سال اور مقدّمات
 اور معاملات اور فضلاء اور غرباء اور امراء اور بعضے وقت جمع عربی میں علامت جمع ہندی
 کی بھی آتے ہیں جیسے احکاموں اور مقدّماتوں اور اشرفیوں کو دیکھا کبھی جمع عربی

دو لفظ کہ مفرد ہونے کی حالت میں کسی وجہ سے ممتاز ہوں ایک دوسری سے متبیں ہو جائے
ہیں مثلاً بندہ قبا وغیرہ کی اور بندہ بمعنی غلام کے جب ان دونوں کی جمع کر نیکیوں کہ نیکی
قبائ کے بندوں کو دیکھا اور اپنے بندوں کو ذلیل رکھنا چاہیے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ
جمع بندہ کی اصل میں بندہ ہوتا ہے لیکن ہمزہ باقبل واو کو جو ہائے بندہ سے بدل ہوئی
ہیوزبان پر مکررہ معلوم ہوتی ہے اس واسطے اسکو مخدوف کر دیا ہے اور زبان قدیم میں
الف اور نون سے بھی جمع کرتے تھے مثلاً انکھیاں لیکن یہ جمع زمانہ حال میں متروک ہے
اور جب یہ معلوم ہو چکا ہے کہ جن لفظوں میں علامت جمع کی نہ ہو وہ مفرد
ہے مثلاً بند اور بندہ اور مرد اور عورت اور ایکٹھ اور ہر س اور مہینہ وغیرہ۔

باب دوسرا

فعل کی بحث میں اسمین کی فصل میں

(۱) فصل پہلی۔ جانا چاہیے کہ فعل کی دو قسم ہیں لازم اور متعدی متعدی اوسے کہتے ہیں
کہ اوسکا سمجھنا کسی متعلق پر موقوف ہو اور متعلق لام کے کتھ سے وہ شے ہے کہ فاعل کا متعلق
اوسپر واقع ہو یا نہ نہ واقع ہونے کے ہو اور واقع ہونا فعل کا یا نہ نہ واقع ہونے کے
ہونا مفعول پہر ہوتا ہے مثلاً کہیں کہ اوسنے زید کو مارا یا زید کو نہ مارا اول میں فعل
مثبت اور دوسرے میں فعل منفی زید پر واقع ہوا ہے یہاں سے معلوم ہوا کہ فاعل کو
متعلق فعل کا نہیں کہہ سکتے اور اسی واسطے فاعل کے حق میں کہتے ہیں کہ فعل اوس سے
سرزد ہوا یا اوس سے قائم ہے یا اوسکی طرف مسند ہے اور یوں نہ کہیں گے کہ اوس سے
متعلق ہے اور یہ امر بنا بر اصطلاح کو نہ بنا بر لغت کی اور یہ کہنا ہمارا کہ نہ نہ واقع
ہونے کے ہوا اس واسطے ہے کہ زید کو مارا یا زید کو نہ مارا یا میں نے ایک بات کالی تینوں

دوم
فصل
پہلی
نہ
نہ

چیزیں تعریف میں داخل رہیں یہی مثال میں وقوع فعل کا زیر پر ظاہر ہو اور وہی
 مثال میں فعل مارنے کا خود واقع نہیں ہوا کسو اسطرح کہ اسکی نفی کی گئی ہو بلکہ قائم مقام
 واقع ہونے کے ہر اس سبب سے کہ اگر فعل مثبت ہوتا تو ہون کہتے ہیں کہ فعل اوپر واقع
 ہوا اور جو وقت حریف نفی کا فعل پر لائے تو وہ فعل منفی ہو گیا اور باعتبار تاویل کے یوں
 کہا گیا کہ فعل منفی اوپر واقع ہوا اور تیسری مثال میں کالنا بات کا ہونہ نکالنے کا وہم
 کرنا بات پر لیکن اسکو بھی از رو تاویل کے وقوع سے تعبیر کرتے ہیں جب یہ معلوم ہو چکا
 آپ جانا چاہیے کہ جو وقت فعل فاعل کا مفعول ہو واقع ہوا تو وہ فعل اس تک پہنچا
 اور اگر نہ واقع ہوا تو ایسے تک نہ پہنچا اسنو اسطرح متعدی کی تعریف میں کہتے ہیں کہ
 وہ فعل ہے کہ فاعل سے متجاوز ہو کر مفعول تک پہنچے جب تعریف متعدی کی معلوم ہو
 پس جو فعل کہ اس صفت کو ساتھ نہ لے یعنی اسکا سمجھنا مفعول پر موقوف نہ ہو لازم ہو کہ اسکو
 کہ جب اسکا سمجھنا متعلق پر موقوف نہ ہو تو وہ فعل اپنے فاعل سے متجاوز نہ ہو اور حال متعدی کا
 علم صرف بین تفصیل مذکور ہو چکا ہے فصل دوسری فعل دو قسم پر ہے معروف اور
 مجهول معروف اوستہ کہتے ہیں جسکا فاعل معلوم ہو جیسے کہا زید نے اور کھایا عمر نے پس
 زید اور عمر ان دونوں فعلوں کے فاعل ہیں اور مجهول اوستہ کہتے ہیں جسکا فاعل معلوم
 نہ ہو جیسے کھانا کھا یا کھلایا گیا کسو اسطرح کہ کھانا مفعول ہو فعل کا نہ فاعل اور کھانا والا
 معلوم نہیں فصل تیسری ہر فعل کو فاعل سے ناگزیر ہے کیونکہ پیدا ہونا کسی امر کا ہونا
 پیدا کرنے والے کے حال ہو مگر اتنا ہی فرق ہے کہ فاعل فعل معروف کا معلوم ہوتا ہے اور
 فعل مجهول کا نامعلوم اور عادت نحو یوں کی اس امر پر جاری ہوئی ہے کہ مفعول جو بعد
 اسکا مذکور ہوا اس کو قائم مقام فاعل کے جانتے ہیں فعل مجهول کو فعل بالمسمی

فاعلہ اور اوس مفعول کو مفعول بالمسمیہ فاعلہ کہتے ہیں فاعل کی طرف متعلق ہونے میں
فعل لازم اور متعدی دونوں شریک ہیں لیکن فعل متعدی کے واسطے سوا فاعل کے مفعول
بھی ضرور ہے اور فرق متعلقین میں استعدہ ہے کہ بعض متعلق پر سمجھنا اوس فعل کا موقوف
ہوتا ہے اور بعض پر موقوف نہیں ہوتا ان متعلقات میں سے پانچ متعلق پر اطلاق مفعول
کا کرتے ہیں اور انکو مضاف علی خمسہ کہتے ہیں اور باقی کے واسطے نام علیہ دہین چاہیے کہ
فاعل اور مفعول بالمسمیہ فاعلہ اور اوپر متعلقہ کو جدا جدا سات شعبہ میں بیان کریں شعبہ پہلا
فاعل کے میان میں فاعل اوس اسم کو کہتے ہیں کہ فعل معروف تا اسم فاعل کی اسناد ہو سکے
طرح پہا حتی طلاق میں بعد فاعل فعل متعدی کی لفظ سے کا بھی زیادہ کہتے ہیں جیسے زید فو کھانا
اور اوس کے سوا خواہ فعل لازم ہو خواہ متعدی بغیر لفظ سے کی مذکور ہوتا ہے جیسے زید آیا اور آیا کھا
اور آیا اور آویگا یا زید کھانا کھا اور کھانا ہے اور کھا ویکھا اور فاعل کہی فعل سے پہلے مذکور
ہوتا ہے جیسے زید آیا اور زید نے کھا اور کہی بعد فعل سے جیسے آیا زید اور کما زید نے لیکر فاعل
کا پہلے فعل سے مذکور کرنا صیح ہے بہ نسبت بعد مذکور کرنے کے اور یہ فصاحت اور عدم فصاحت
باعتبار آپس میں بولنے کے ہے لیکن شعر میں قسم دوسری بھی غیر فصیح نہیں معلوم ہوتی مثال
اول کی شعر مرزا اسد اللہ خان غالب غلص کا ہے دوست غمخواری میں میری سحر فرماؤ گی
قسم کے خبر تو تلک ناخن نہ بڑھ جاؤ نیگے کیا + یعنی فرماؤ گی فاعل دوست اور بڑھ جانے کا
فاعل ناخن ہے کہ فعل پر مقدم ہے اور یہ شعر میر کا ہے ابراؤ بھاؤ کعبہ سو جو جھوم پیرا میخانہ پر
باد و کشتن کی جبرمٹ ہے اسب شیشا اور پچانہ پر + ابر فاعل ہے اوٹھا کا اور فعل پر مقدم ہے اور
مثال قسم دوسری کی شعر سووا کا ہے کتنا ہے واعظ کہ نہ سینے تو یہ منع ہے + کہنے ہی کی بات
ہے اسکو نہ سنا کیجیے + واعظ فاعل ہے اور فعل لیتے کتنا ہے سے مؤخر ہے اور یہ جیسے اس شعر از روئے

ہوتا ہے درود سینہ میں اوستی ہوگی سی ۴۴ آرزوہ جان جو دل پر حزمین تیرے واسطے
 درود فاعل ہے ہوتا ہوگا اور ہوک فاعل ہو اوستی ہوگا کہ اپنے افعال سے موخر میں جانا چاہے
 کہ فاعل بھی منظر ہوتا ہے یعنی اسناد فعل کی کبھی اسم ظاہر کی طرف ہوتی ہے جیسے اوپر کی مثالوں میں
 ظاہر ہوا اور کبھی ضمیر یعنی اسکی اسناد ضمیر کی طرف ہوتی ہے خواہ متصل ہو اور یہ پہلے معلوم
 ہو چکا ہے کہ ضمیر متصل افعال مبدی میں باز نہیں ہوتی پس مستر ہوگی اور اس صورت میں اسم
 منظر اگر پہلے فعل سے مذکور حقیقتہ ہو اور سپر بھی فاعل ہو نیکا احتمال ہے مثلاً زید کہتا ہے کہ میں
 جائز ہوں کہ کہتا ہے میں ضمیر فاعل فعل ہو اور زید مبتدا اور کہتا ہے خبر پس جملہ اسمیہ ہوا اور
 جائز ہے کہ زید فاعل ہو مقدم فعل پر پس جملہ فعلیہ ہوا اور غایت یہ ہے کہ جو وقت لفظ نے
 کا ہمراہ ہو اسم منظر فاعل ہی ہوتا ہے نہ مبتدا کہ سو واسطے کہ نے علامت فاعل کی ہے نہ مبتدا کی
 مثلاً زید نے کھایا پس جملہ فعلیہ ہی ہوا اور اگر مذکور حکم ہو تو البتہ بیان وہ احتمال مفعول ہو
 جسے قطعاً حسان کا ہے پڑھتے آپ شعر تو کہتے ہیں بار بار حضرت اسی بھی سنتے کہ بسیار گرم
 اور ہم پڑھتے تو بچنے لگتے ہیں کج بیان + کچھ اندرون میں بھوٹ کا بازار گرم ہے + مقصود
 بالتمثیل پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں اور بچنے لگتے ہیں خواہ مفصل اور یہ بھی تقدیم اور تاخیر
 اور لفظ نے کے ساتھ ہونے میں حکم منظر کا رکھتی ہے مثال تقدیم ضمیر حکم کی بغیر لفظ نے کے
 یہ مصرعہ مثلاً ہے کچھ خوف تمہارا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا اور مثال لفظ نے کے ساتھ ہوگی
 یہ شعر میر کا ہے میں نے کمانگ ہوں مار مروں کیا کروں + کہنے لگا وہ بھی ہاں کچھ تو کیا
 چاہیے + مثال تقدیم ضمیر غائب کی بغیر لفظ نے کو یہ شعر رنگین کا ہے وہ نہ آیا تو یہی
 چل رنگین + اس میں کیا تیری شان باقی ہو + اور مع لفظ نے کے ایضاً اسنے اگر
 جلا دیا ورنہ + درود فرقت نے کچھ نہ چھوڑا تھا + مثال تقدیم ضمیر مخاطب کی بغیر

جیسے زمین کی شعریں سے تو ہی چل گذرا۔ اور نے کی ساتھ آبرو کا شعر سے اس وقت میں
 جو تجربہ تک پہنچوں تو وہ واسی + کہ قصد بعد میرے تو نے کیا تو پھر کیا + مثال تاخیر ضمیر غائب
 کی بغیر نے کے ولی کا شعر سے برج ہے گر حسین میں کو وہ نگاہ کر + نہ گس کو اپنی آنکھ کا بیمار
 کر رکھوں + اور نے کے ساتھ جیسی سودا کا شعر سے کیا او نے بعرصہ ایک آن + نقل اتر
 پر سپہر کا خوان + اور امثالہ باقی کو ایسی قیاس پر سمجھ لیا جاوے شعبہ دوم سے اس مفعول مالم
 فاعل کے بیان میں یہ وہ ہے کہ اسناد فعل مجہول یا اعم مفعول کی اس کی طرف کیجاوے اور یہ
 کبھی منظر ہو تا ہو خواہ مقدم ہو جیسے کہ میں کہ اس کی بات سمجھی گئی لفظ سمجھی گئی کا فعل
 مجہول ہے اور بات مفعول مالم لسم فاعل جو فعل سے مقدم ہے خواہ موخر جیسی اس کا نہیں
 بیٹھائے گئے سب آدمی بٹھائی گئے کو فعل مجہول ہے اور آدمی مفعول مالم لسم فاعل جو فعل سے
 موخر ہے یا بلا یا گیا زید اور کھ لایا گیا کھانا اور کبھی مضم خواہ مقدم ہو جیسے وہ بلا لایا
 اور خواہ موخر جیسی بلا لایا گیا وہ اور علی بن القیاس اور بعض مقام میں الفاظ بصورت فعل
 مجہول کے وقع ہوتے ہیں اور اس سے اشتباہ ہوتا ہے کہ وہ اعم جو اس سے پہلے یا پیچھے قائم
 ہو اور مفعول مالم لسم فاعل ہے اور حال یہ کہ وہ الفاظ فعل مجہول ہوتے ہیں اور نہ وہ
 اعم مفعول مالم لسم فاعل جیسی کہ کھانا کھایا گیا تو کھاؤں کا + کھایا گیا بصورت فعل مجہول
 کے ہے اور حال یہ کہ کھایا یا بشکل ماضی کے حاصل بالمصدر ہے اور گیا کی معنی ہے ہو سکا یعنی اگر
 مجھے طعام کا کھانا ہو سکا تو کھاؤں گا اور لفظ کھانے کا فاعل واقع ہوا ہے یا متبدل ہے اور
 ضمیر ہو سکا یا گیا میں فاعل ہے اور راجع ہے طرف کھانیکے اور ویل قوی اسکے واسطے اور یہ ہے
 فعل مجہول متعدی سو شتق ہوتا ہے نہ لازم سے پس اگر سب اسطر حکلی صورتیں فعل مجہول ہوتے
 تو مجھے آیا گیا اور جایا گیا اور بیٹھا گیا اور بولا گیا وغیرہ میں لازم آتا کہ فعل مجہول فعل

ہے بھی شوق ہوتا ہے کیونکہ یہ سب فعل لازم ہیں اور دشمن جانتے ہیں کہ اس عبارت میں
کھانا جو وہاں رکھا تھا سب کھا یا گیا اور اس عبارت میں مجھے آج کھانا کھایا گیا یعنی
میں آج اسکو کھاسکا بہت فرق ہے اسی قبیل سے ہے میرے شعر میں سہ لب یہ جو آہ آئی تو میں
اُوٹھ کھڑا ہوا + بیٹھا گیا نہ مجھے ایسی ہوا کے پیچ + یعنی بیٹھا مجھے ہونے لگا اور تفصیل اسکی علم
صرف میں حاصل بالصدر کی بحث میں مذکور ہو چکی ہے شعبہ تیسرا مفعول بہ کے بیان میں
وہ یہ ہے کہ فعل فاعل کا اوپر واقع ہوا ہو یا قائم مقام واقع ہونے کے ہوتے مثال اول
کی جیسے مارا زید سے عمر کو کہ فعل مارنے کا عمر پر واقع ہوا ہے شعر سودا کا سہ جھکوا مارا بھلا کیا
تو نے پر وفا کا بُرا کیا تو نے + اور مثال دوسرے کی نہ مارا عمر کو کہ فعل منفی عمر پر واقع
ہونے کے قائم مقام ہے شعر سودا کا سہ سودا کبھی نہ مانیو وا غلط کی گفتگو + آواز وہ دل ہی
خوش آئندہ دور کا فعل نہ ماننے کا کہ منفی ہے گفتگو پر واقع ہونیکے قائم مقام ہے اور قائم
ہونے اور قائم مقام واقع ہونے میں جو فرق ہے متعدی کی بحث میں تفصیل مذکور ہو چکا ہے
اور مفعول بہ کبھی مضمون جملہ بھی واقع ہوتا ہے اور مضمون جملہ کا وہ مصدر ہی کہ فاعل کی طرف
مضاف ہوا سوقت اکثر جملہ کے اول میں کاف ہوتا ہے مثلاً اوستے ظاہر کیا کہ زید کل میرے عمر
آیا تھا زید کا میرے گھر آنا جملہ کا مضمون ہے کہ ظاہر کرنے کا مفعول یہ واقع ہوا ہے اور کبھی کاف
نہیں ہوتا مثلاً میں نے کدنا مارا عمر کو مارنا عمر کا مضمون جملہ کا ہے کہ مفعول یہ ہی کہنے کا اور کبھی
مفعول یہ کو حذف بھی کر دیتے ہیں اگر قرینہ قائم ہوا وروہ قرینہ خواہ مقالی ہوا اسطرح سے
کہ بعد فعل کے ایک جملہ مفسرہ واقع ہو جیسے میں نے اوسکو ہر خیر کہا لیکن اوستے عمر کو نہ مارا
عمر کو نہ مارا قرینہ اس بات کا ہے کہ عمر کو مارا یہاں ایک جملہ مخدوف ہے کہ اوسکا مضمون مفعول یہ ہے
کہنے کا اور خواہ حالیہ ہو جیسے میں نے سن لیا یہ کہیں ایسے شخص کے سامنے کہ وہ ایک امر کو دہرا

مذکور کیا جاتا ہو مگر وہ یہ ہے کہ میں نے سن لیا تیری بات کو اور شاید مضمون جملہ پہلی اور دوسری
 مثال میں بیان مفعول بہ مخدوف کا ہو اور تقدیر کلام کی یوں ہو کہ اوسنے ظاہر کیا یا امر
 کہ یہ کل میری گھر آیا تھا اور میں نے اوسکو بہ خند کہا یہ امر کہ عمر کو مار لیکن اوسنے نہ مارا اور نہ
 اعلم بالصواب شعبہ چوتھا مفعول مطلق کے بیان میں مفعول مطلق اوس مصدر کو کہتے ہیں
 کہ فعل مذکور کے معنی میں ہو خواہ بعد فعل کے ذکر کیا جاوے خواہ پہلے لیکن نسبت اور تغیل
 کے یہ روز مرہ اردو میں بہت کم مستعمل ہوتا ہے اور لفظ راہ یا طور یا حق کا بھی اوسکے ساتھ
 مذکور ہوتا ہے جیسے کہ میں نے اسکو سمجھایا سمجھانے کا حق یا سمجھانے کو طور یا سمجھانے کی راہ
 یا سمجھانے کو طور اوسکو سمجھایا سمجھانے کا حق یا سمجھانے کے بیان میں مفعول فیہ اوسکو تو
 ہیں جن میں فعل فاعل کا واقع ہوا اور اوسکو ظرف بھی کہتے ہیں اور ظرف و طرح پر
 زمانی اور مکانی طرف زمان کے ساتھ لفظ میں اور کو لاتے ہیں شاید لفظ کو حرف ظرف
 بھی ہو مانند لفظ میں کے جیسے دینیں جاگنا چاہیے اور رات کو سونا اور یہ ضرور نہیں کہ
 جس جگہ لفظ میں لایا جاوے وہاں کو بھی لاسکتے ہوں مثلاً ایک مینے میں آیا کہیں گے
 اور ایک مینے کو آیا نہ کہیں گے مگر جبکہ معنی واسطے کے منظور ہو یعنی ایک مینے کے واسطے
 اور محل احتمال کا روز مرہ دان پر ظاہر ہے اور تعین اوس محل کے بطریق ضابطہ کو مشکل
 ہے اور طرف مکان کے ساتھ میں اور پر لاتے ہیں جیسے گھر میں گیا اور کوٹھ پر گیا شعبہ
 چھٹا مفعول مع کے بیان میں مفعول مع وہ ہے کہ اوسکے ہمراہ لفظ ساتھ کا ہو مثلاً میں نے
 رکے ساتھ گیا یا زید میرے ساتھ آیا لیکن معلوم کیا چاہیے کہ ان دونوں عبارت میں
 زید کی مفعولیت خوب ثابت نہیں دو وجہ سے وجہ اول یہ ہے کہ حال لفظ ساتھ کا ہندویز
 مثل لفظ مع کے ہے عربی میں اس عبارت کے اندر جار البر ومع الجلباب یعنی آیا جاڑا

ساتھ جلاباب کو باوجود لفظ مع کے کوئی جلاباب کو مفعول مع نہیں کہنے کا اور مفعول مع جب کہیں کہے کہ وہ جلاباب واو کو ساتھ ہو بلکہ علامت مفعولیت کی بھی ایسی حالت میں ظاہر ہوتی ہے کہ واسطے کہ جلاباب کو نصب ہے اور لفظ مع کے ساتھ مجبور ہوتا ہے اسطر حشر شال اول میں زید مجبور ہے کہ علامت جری کے ساتھ اس کو لاحق ہوئی ہے اور وجہ دوسری یہ کہ یہ خبر عبادت مثلاً میں زید کے ساتھ گیا یا زید میرے ساتھ آیا دو جگہ ہوتے ہیں ایک یہ کہ زید تکلم کو یا تکلم زید اپنے ساتھ لے جانے اور یہ اپنے یا اس کے جانے سے خبر دی اور کہو کہ میں زید کے ساتھ گیا تھا یعنی وہ مجھ کی لگیا تھا یا زید میرے ساتھ آیا تھا یعنی میں اس کو اپنے ساتھ لے آیا تھا اس وقت میں چاہیے کہ پہلی عبارت میں تکلم اور دوسری عبارت میں زید کو مفعول مع کہیں اور حال یہ ہے کہ وہ فعل گیا اور آیا کے فاعل ہیں دوسری یہ کہ ان کے بچانے کو کچھ دخل نہ ہو جسے سستی میں ہم زید کے ساتھ باتیں کرتے چلو آئے یا چلو گئے یا وہ میرے ساتھ باتیں کرتا چلا آیا یا چلا گیا پس ان دونوں صورت میں غالب کہ لفظ ساتھ کا حال ہو یعنی میں گیا یا زید گیا جس حال میں کہ مجھ کو زید کی یا زید کیا جس حال میں کہ زید کو میری معیت تھی البتہ شعبہ مفعول مم کا اس عبارت میں ہو سکتا ہے مثلاً میں زید کو اپنے ساتھ لگیا اگرچہ جائز ہے کہ یہاں بھی لفظ ساتھ کا حال ہو اور زید مفعول بہ پس زبان اردو میں راقم کے زعم کے موافق مفعول مع متحقق نہوا شعبہ سا تو ان مفعول نہ کی بیان میں مفعول نہ وہ ہے جس کے یہ فعل کیا جاو یعنی فعل مذکور کا سبب ہوا اور اکثر لفظ لے یا واسطے کا اسکے ساتھ مذکور کرتے ہیں جیسے کہیں کہ استاد شاگرد کو ادب کے لیے یا ادب کے واسطے مارتا ہے پس ادب مفعول نہ کہو کیونکہ ادب دنیا سبب واقع ہوا ہے مارنے کا شعبہ آٹھواں حال کے بیان میں اور حال اوس کی کتنی ہزار جو فاعل اور مفعول کے بیانات پر دلالت کرے جیسے دینے اس کو گھر دے دیکھا یعنی اس کو دینے

کہ کھڑا تھا میں یا وہ جرات کا شعرے سا لگا زری کہ تم نہ کہو نہ یا آئے نظر آئے تو باؤ کی
گھوڑی پہ سوار آئی نظر یعنی ایسی حال میں نظر آئے کہ گویا باؤ کی گھوڑی پہ سوار تھے
پہلی مثال میں حال فاعل اور مفعول دونوں سے متصور ہو اور دوسری مثال میں فقط
مفعول سے یہ فصل جو چھٹی فعل متعدی چار قسم کی اول متعدی بیک مفعول جیسے مارا زید
عمر کو دوسرا متعدی بدو مفعول اس طرح ہے کہ اقتصار ایک مفعول پر جائز ہو جیسے دیا زید
مال عمر کو مال اور عمر دونوں مفعول ہیں دیا کے اور کہہ سکتے ہیں مثلاً دیا زید نے مال دیا زید
عمر کو کیونکہ قرینہ مقام سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکو مال دیا تبسیر اس طرح ہے کہ اقتصار ایک
مفعول پر جائز نہ ہو اور یہ امر افعال قلوب میں ہوتا ہے جیسے جانا میں نے زید کو فاضل کہ
جانا میں نے زید کو یا جانا میں نے فاضل ایک مفعول کے حذف کو ساتھ دست نہیں جو چھتا متعدی ہے
مفعول جیسے تہلایا میں نے اسکو کہ زید عالم ہے اسکو اور زید اور عالم تینوں مفعول ہیں جب یہ
معلوم ہو چکا تو اب جانا چاہیے کہ مفعول لہ اور مفعول مع کو اور تیسری قسم میں سے مفعول
اور چوتھی قسم میں سے مفعول سوم کو مفعول مالم لیم فاعل نہیں کر سکتے اور باقیوں کو کر سکتے
ہیں اور قسم دوم میں پہلا مفعول اس امر کے واسطے لائق تری چنانچہ یہ امر پوشیا طبعوں
پر واضح ہے فصل پانچویں افعال قلوب میں افعال قلوب وہ ہیں کہ جن میں جوارح کو
داخل نہ ہو اور تعلق قوی باطنی سے رکھتے ہوں مثلاً معلوم کرنا اور جاننا اور دیکھنا جسے معلوم
کرنا اور معلوم کرنا دیتا اور جاننا کہ متعدی ہے جاننے کا لیکن یہ فعل کی زبان میں تہو
ہے اور پانا بمعنی معلوم کرنا اور اٹکلنا یہ افعال دو مفعول کو چاہتے ہیں اور ایک پر قضا
جائز نہیں اور جگہ اسمیہ پڑتی ہیں مثال معلوم کیا میں نے زید کو فاضل اور جانا میں نے زید کو عالم کو
دیکھا میں نے یہ امر مناسب و پایا میں نے زید کو کامل اور اٹکل میں نے قلعہ کو پناہ جگہ اسمیہ تھا زید

(پانچویں)

فاضل ہے جب لفظ جاننا او سپرد اعلیٰ ہوا زیا اور فاضل دونوں او کو مفعول ہو گا اور
ایک مفعول پر قصار کا جائز نہ ہونا اس واسطے کہ یہ دونوں مفعول خبر لہ ایک مفعول کے ہوں گے
اسیے کہ صدر مفعول ثانی کا جو مضاف ہو مفعول اول کی طرف واقع میں وہ مفعول ہی اس ایک کو
ترک کرنے اور دوسرے کے ذکر کرنا میں مفعول تمام نہیں ہوتا فصل چھٹی افعال ناقصہ کے بیان
افعال ناقصہ وہ افعال ہیں جو موضوع میں اس امر کو واسطے کہ اپنی فاعل کو ایک صفتہ مخصوصہ پر مقرر
کردین اور وہ صفتہ غیر اس صفتہ کے ہے جو انکی معصومہ سے مشتق ہو خلاف اور افعال کے کہ انکا
فاعل ایسی صفتہ مخصوصہ پر مقرر نہیں ہوتا اور انکو افعال ناقصہ اس واسطے کہ کہیں کہ ایہ افعال
اپنی فاعل پر تمام نہیں ہوتی اور خبر کے محتاج رہتے ہیں خلاف سب افعال کے ہوا طو سوا افعال
ناقصہ کے اور افعال کوتاہ کہیں ہیں اور وہ یعنی افعال ناقصہ یہ ہیں ہی ہیں مثبت نہیں ہوتی تھا ہوا
ہو گیا یہ مبتدا اور خبر پر دخل ہوتے ہیں انکی داخل ہونیکے بعد مبتدا انکا اہم اور مبتدا کی خبر انکے
خبر کہلاتی ہے لیکن معلوم کیا جا ہے کہ ہیں اور ہی اور نہیں مشترک ہیں افعال ناقصہ اور حروف
رابطہ میں پس جملہ اسمیہ میں یہ ہوں وہ محتمل دونوں امر کو ہر مثلاً جو زید فاضل زاید فاضل
اور نہیں زید جاہل یا زید جاہل نہیں اور تھا وہ دوست یا وہ دوست تھا اور وہ دوست
ہوا یا ہو گیا سو کا شعر ہے خدا کا یہ ایک شمع نور مد جس سے روشن ہے آسمان کا توترا
لفظ یہ اسم اور ایک شمع نور خبر پر لفظ ہو کی ممنون کا شعر ہے آفت تھر ہے یوں خشکیں تو
کب نہ تھا آستین بالیدہ چین بر چین تو کب نہ تھا نہ تو دونوں مصرع میں اسم اور
خشکیں اور آستین بالیدہ اور چین بر چین خبر ہے لفظ تھا کی مومن کا شعر ہے مومن بنید
نے کی بت پرستی اختیار نہ ایک شیخ وقت تھا وہ بھی یہ ہیں ہو گیا مد ہو گیا فعل ناقص اور
وہ اسم اور برہمن خبر ہے اور بھی یہ افعال تامہ بھی ہوتے ہیں اسد اللہ خان عرف مرزا

غالب تخلص کا شعر ہے تو دوست کو کا بھی شکر نہواتھا اور وہ ظلم جو بھیج نہواتھا
مصرعہ اول میں نہواتھا ناقصہ ہے اور اس کا اسم تو اور خبر دوست اور مصرعہ ثانی میں لفظ ہے
نامہ اور ظلم اس کا فاعل اور نہواتھا نامہ اور ضمیر و زمین فاعل مومن خان کا مصرعہ تیسرے میں
مجھے نامہ کو سودا ہو گیا + لفظ ہو گیا نامہ ہے اور سودا اس کا فاعل ہے شکیب کی جب تک کہ
بناہ کا جب تک تھا یا راہ تھیں ہزاروں جنابین ہجران نہ مومن ہی موثر نہ دم ہی مارا +
کلیہ بھی اور تھا دونوں نامہ ہیں کہ طاقت اور یا راہ پر جو انکو فاعل ہیں نام ہوئی

باب تیسرا حروف کی بحث میں

حرف کی دو قسم ہیں حروف مبانی اور حروف معانی حروف مبانی وہ ہیں جو موضوع ہیں
واسطے ترکیب الفاظ کی اور ان سے سوائے وضع الفاظ کو اور عرض نہیں جیسے انہما جمع گنا
کی اور حروف معانی وہ ہیں جو فائدہ کسی معنی کا دیتے ہیں اور ان کا بیان فضول معروضہ میں نہ کر
ہو تاہم فضیل پہلی وہ حروف جو ترجمہ میں حروف جارہ کا اور حروف جارہ وہ ہیں جو
پہچان فیصل یا معنی فعل کو اسم تک اور ان حرفوں کو حروف جبر اس واسطے کہتے ہیں کہ یہ
کھینچتے ہیں معنی فعل کو اسم تک اور انکو حروف اضافت بھی کہتے ہیں اس واسطے کہ نسبت
یعنی نسبت کو اور بواسطہ انکو فعل یا معنی فعل کے منسوب ہونے میں اسم کو ساتھ اور معنی فعل سے
مراودہ ہو جس سے فعل کے معنی متنباط کئی جاوے جیسے اسم فاعل اور اسم مفعول وغیرہ اور
یہ حروف الفاظ ہندی میں باعتبار لفظ کے کچھ عمل نہیں کرتے لیکن معنی میں جیسا حروف جارہ
عربی کام کرتے ہیں مثلاً رابط دنیا کلمات کا اور سوا اسکے یہ بھی کرتے ہیں بہر کیف وہ یہ ہیں
سوائے تک تک تین توڑی پر اور پانچ میں سی ابتدا کے واسطے ہر زمانی ہو خواہ مکانی

مثلاً صبح سے منظر ہوں اور گھر سے یہاں تک آنا و شواہ ہے اور کبھی بیان کے واسطے آتا ہو جیسے
 او کو خدا نے سب طرح کی فراغت دی ہر روپہ سے پیسہ سے اور کبھی معنی بعض کبھی یہ شخص
 مسلمانوں یا انگریزوں سے ہر معنی بعض اور نہیں ہے ہر اور کبھی بمعنی سب کبھی جیسے ہماری باتوں سے
 جی تنگ آگیا یا وہاں کے شور و غل سے طبیعت گھبرا گئی اور کبھی اعراض کے واسطے کسی شے سے
 مثلاً آپ مجھے اونکی طرف ملتفت ہو کر یعنی مجھے اعراض کر کے اونکی طرف التفات کرنے لگے یا
 جیسے کسی شخص نے کسی شے کے دینے کے واسطے آج کا وعدہ کیا ہوا در پھر اوس وعدہ سے پھر کر کے کہ
 کل دو گنا تو وہ شخص جس سے وعدہ کیا تھا کہ آج سے کل ہوئی یعنی آج سے اعراض کر کر
 کل کا وعدہ کرنے لگا اور کبھی تجاویز کے واسطے جیسے کہین وہ شے ہاتھ سے پھینک دی اور
 کبھی استعانت کی واسطے جیسے قلم سے لکھا اور ہاتھ سے اوس چیز کو پکڑا اور کبھی ساتھ کے معنی میں
 ہوتا جیسے روٹی سالن سے کھائی گئی یہ بھی ابتدا کے واسطے ہر خواہ زمانی ہو خواہ مکانی لیکن
 اسکا استعمال بدون لفظ سی کے کم دیکھا گیا ہے اور حرف انتہا یعنی تنگ یا تاک سکون لازم ہے
 اور کبھی اول سے منفک نہیں ہوتا مثلاً صبح سے لے شام تک یہ ہی حال تھا اور گھر سے لے بازار تک
 وہی ہجوم تھا اور دو گویا سے تنگ یا تاک کے لفظ تا بھی اسکے ساتھ استعمال کرتے ہیں مثلاً
 صبح سے لے شام تک انتظار رہا اور بغیر لفظ سی کے شاد اور نادر ہے جیسے اس شعر میں سوداگر
 گر بہستا ہر یون برس کم بخت ہو کوہ تک ڈوب جائیں لیکے درخت ہا اور بغیر تسخون میں
 بجائے تنگ کے لفظ سے کا دیکھا گیا ہے ہر چند اس صورت میں استعمال کے کا یہاں بھی ہمارے
 ثابت ہوا لیکن عہدہ و ذخیرا بیان اور واقع ہوئیں ایک یہ کہ استعمال اسکا بغیر تنگ کے لازم
 آیا اور ایسا کبھی نہیں دیکھا گیا اور دوسرے یہ کہ مصرع اول من یقینہ ہو گئی بسبب فاصد کے
 جو در بیان سے اور لے کے ہوا اور یہ نہایت مکروہ ہو تاک اور تنگ کے تنون لفظ انتہا کی واسطے

ہیں خواہ زبانی ہو خواہ لکائی لیکن فصحا کی زبان میں تیسرا لفظ یعنی لک استعمال نہیں ہوتا۔
 سودا کا شعر یہ بیان ہے میری مشندہ ہے تشنہ لبی پیدا + اس طرف کو جو گزرا جلا دہشت را
 میرا شکر کا شعر یہ ہے ہنسنا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن بد خاک ہو جائیگی ہم تم کو خبر ہوتی تک +
 حاضر میں ہتھوڑی کو دل بلکہ جان تلک + لینے کا حرف بھی کہیں آوے زبان تلک +
 مومن خان سلمہ اللہ تعالیٰ کا شعر یہ کہ تلک کوئی نہ سرگرم شکایت ہو سے بد کہ تلک
 لب نہ شرر زینہ شکایت ہو وچ + ایضا کہ تلک کوئی نامراد ہو + بھول جاؤ گا میں بھی یاد رہے
 تین اور توڑی یہ دونوں بھی انتہا کی واسطے ہیں لیکن فصحا کی زبان میں استعمال نہیں کرتے
 عوام سے سنا گیا ہے جیسے کہ میں یہاں توڑی آؤ اور یہاں تین آؤ اور اوپر اور پر اور
 یہ یہ حروف استعمال کے ہیں دوسرا لفظ مخفف اول کا اور تیسرا مخفف دوسرے کا اور
 چونکہ ہر حرف اسے مہملہ کے فقط بار فارسی باقی رہی تھی اور کلمہ دو حرف سے کم استعمال نہیں
 اتنا م کلمہ اور اظہار حرکت کی واسطے ایک ہو اور اس میں زیادہ کر دی اور پہلی لفظ کو بھی ہا ہوز
 کے ساتھ بجائے رہی کے استعمال کرتے ہیں لیکن پیرایہ فصاحت سے معراج اگرچہ میر نے بھی
 ایک شعر میں استعمال کیا ہے وہ داغ ہو تا بان علیہ الرحمۃ کا دل اوپر میر بد معصرت ہو چکا پکارا
 جیسے بھی تھا آشنا + اور یہ لفظ کبھی اسی بھی بعضی فوق کہتا ہے اسی واسطے حرف ابتدا کا لینی
 سے اس کے ساتھ مذکور ہوتا ہے مثلاً کہیں کہ یہ شو اوپر سے خواب ہے یا میں سقف کے اوپر
 سے اوتر یعنی جانب فوق سے اور باقی اگرچہ اسی حرف کے مخفف ہیں لیکن فقط معنی حرفی
 میں استعمال میں ہر کیفیت کلمہ اول کو روزمرہ حال میں بدھن علامت جر کے کہ وہ کی ہو تھا
 نہیں کرتے مثلاً دل کے اوپر اور سینہ کے اوپر اور بدن او سکے جیسے میر کے شعر میں گزرا
 فصاحت سے معراج اور اکثر اس طرف اسلاف کی زبان میں پایا جاتا ہے جیسے دایم کے شعر میں

کتابہ سدا شمس و قمر شک قد اور ++ سم شکل تیری حسن پرستان میں نہیں ہے
جانا چاہیے کہ متعلایا تحقیقی جو جیسے مین کوٹھے پر چڑھا تھا یا مجازی مثلاً یوں کہیں نہیں
سر پر آتی جو اور مجھ پر ادسکا قرض ہے اور اسی قبیل سے ہی کھانا گھر پر جا کھاؤں گا یا میرے گھر
پر آنا اور ظاہر ہے کہ مراد اسے الصاق جو گھر کے ساتھ نہ متعلیٰ اور شاید پر یعنی طرف کی ہو
یعنی گھر میں اور باقی بدون علامت مذکورہ کی جیسے دل پر اور دل پر اور مجھ پر اور مجھ پر شیخ ابراہیم
سیلہ اللہ تعالیٰ کا شعر ہے اوٹھا سو زخم ہر خط ہن یہ خون کے دعوے کو لی غلط ہیں
کہ مثل قلم گئے خط پہ خط ہن ہنوز باقی سر اسٹخوان پر + مثال پہ اور تیر کی مصرعہ ثانی میں
جو بیچ اور مین حروف طرف ہن اول یعنی بیچ بدون علامت جر کے اہل شاہ جہان آباد کے
زبان میں مستعمل نہیں اور طرف کبھی اس سے پہلی اور کبھی بعد آتا ہے مثلاً دل کے بیچ اور نہ
کے بیچ یا بیچ دل کے اور بیچ سینہ کے اور کبھی اسمی بھی ہوتا ہے بمعنی میان کے سیواسطے
حرف طرف دوسرا اسکے ساتھ مذکور ہوتا ہے جیسے زید والا ان کے بیچ میں بیٹھا تھا اور
دوسرا یعنی مین بدون علامت جر کے مستعمل ہے مثلاً دلمین اور سینہ میں اور کبھی یہ حرف
حذف بھی کرتے ہیں مثلاً مین تیرے گھر گیا تھا یعنی گھر میں اور مین بازار میں گیا تھا یعنی
بازار میں فصل دوسری حروف مشبہ بالفعل کے بیان میں جیسا اور ایسا اور ویسا
اور سا اور تیراں سب کو مشبہ بالفعل اس واسطے کہتے ہیں کہ انکو معنی مثل معنی فعل کے ہیں کیونکہ
جیسا اور ویسا اور ایسا کے معنی ہیں شبہت یعنی تشبیہ دی مین نے اور مشبہ بالفعل جب
ہیں کہ بطور موصولات کو استعمال کیے جائیں اور تیر کے معنی ہیں استدرکت یعنی استدراک
کیا مین نے اور استدراک کتو مین اوس تو ہم کے رفع کر نیو جو پہلے کلام سے پیدا ہوا ہو کہ
ان سب میں سو مین پہلے تشبیہ کی واسطے آتے ہیں مثلاً کہیں جیسا وہ ہو ویسا ہی یہ ہے

اور وہ ایسا ہی جس طرح کہ ہم کہتے تھے یا تنسا اور آدمی کوئی نہیں اور پر یعنی لیکن کے مثلاً سب سے
 پر زید نہ آیا پہلے کلام سے یہ تو ہم ہوا تھا کہ شاید زید بھی آیا ہو گا اس حرف کو لا کر اس
 تو ہم کو رفع کر دیا سو کا شعر ہے چون شمع تن ہوا شب بجران میں صرف اشک و چہرہ
 دین چاہا تھا اوتنا زو سکا فصل تیسری حروف ندا آئی او ہوت یا اری الہی
 الف مکتوبی ان سب لفظوں میں باعتبار مدعویٰ اور داعی کے فرق ہو اول کو خواص اور
 عوام سب استعمال کرتے ہیں اور جب کو پارتے ہیں وہ شریف ہو یا کمینہ اور دوسرا لفظ
 اکثر عوام استعمال کرتے ہیں اور چاہیے کہ اس صورت میں مدعو بھی جو مخاطب عوام کا ہی عوام ہی
 میں ہو ہو اور اگر خواص ہیں سے بھی کوئی استعمال کرتا ہو تو اس صورت میں کہ مناد عوام میں
 ہو اور تیسری لفظ کو خواص کبھی نہیں استعمال کرتے اور داعی اور مدعو دونوں عوام سے
 ہوتے ہیں جانا چاہیے کہ مناد آئی اور او کے بعد ذکر کرتے ہیں جیسو اتری زید بیان آ اور اتری
 بیان آ اور او بے رحم یا او بوجا کیا کرتا ہو اور ہوت کے پہلے ذکر کرتے ہیں جیسے زید ہوتا
 اور کبھی حرف ندا کو مخدوف کر کے اسم ظاہر ہی پر کھایت کرتے ہیں مثلاً بنی بخش بیان اگر م علی
 وہاں جا اور روزمرہ اردو میں جب کوئی اپنے نفس کو مناد اگری یہ عبارت بہت مستعمل ہے
 سننا ہی جی یہ امر تیرے حال کے مناسب نہیں حذف حرف ندا سے اور یعنی الفاظ بد و ن حرف ندا
 کے فصیح ہیں مثلاً قبلہ بیان تشریف لائیے اور جناب آپ کو کل تشریف لانا ضرور ہے اور حرف ندا
 ساتھ فصیح نہیں معلوم کیا چاہیے کہ لفظ آئی روزمرہ گفتگو اور شعر و نون میں کثیر استعمال ہے
 اور لفظ او گفتگو میں بہت اور شعر میں کم اور لفظ ہوت شعر میں ایک سخت متروک ہے اور
 حرف ندا کا دونوں صورت میں جائز و مثال آئی کی میر کا شعر ہے اکی ہمت صرف کرتا اوستی جی
 اوچی میرا پھر دعا ہی میری کچھو اگر ایسا کروں + رضا کا شعر ہے دوست اپنا تو اوستی جی

وہ شکر اسو رضا کس کا ہو دوست + مثال آؤ کی یہ شعر صحنی کا ہے او دامن اوٹھا کے
جائے لٹے + شک خاک سے ہجو بھی اوٹھا + کسی اور کا شعر او خیال یا رجائے کہاں
و گھڑی جی تجھے ہلاتی ہیں ہم + مثال حذف کی میر کا شعر انگین چرائیو نہ ٹک ابر
ہمارے + میری طرف بھی دیدہ خوبار دیکھنا + یعنی اسے دیدہ خوبار کس طرح سننے
یا ران کہ یہ عاشق نہیں + رنگ اوڑا جاتا ہو ٹک چہرہ تو دیکھو میر کا + یعنی اسو یاران رضا
کا شعر دوستو اس سے توقع مت رکھو + جیسے یون وہ پھر گیا کس کا ہو دوست + یعنی
دوستو اور مثال حذف حرف مذا کی نشر میں پہلے مذکور ہو چکی یا یہ حرف اردو میں بوجہ پانچ
عربی یا فارسی کے جنکو ساتھ بہت استعمال ہو گیا ہو اور جاسی میں نہیں آتا مثلاً یا قسمت نصیب
یا مولیٰ یا مبعود یا حضرت یا خدا یا الہی جیسے کہیں یا آئی وہ کونسی ساعت ہوگی کہ میرا
دوست آو گیا اور علی ہذا القیاس اسے ہر چند اسکا استعمال کراہت سے خالی نہیں لیکن
اہل شاہجہان آباد کی زبان میں بھی کبھی کبھی متحمل ہوتا ہو اور استعمال اسکا دو جاسی میں پایا گیا
ہے ایک ایسے شخص کے حق میں جو غور اور کم رتبہ ہو مثلاً اسے بیوقوف اور اسے نادان
دوسرے یاران بے تکلف میں جیسے اسے میان اور اسے یار پہلی صورت میں استعمال ہو
لفظ کا دلالت کرایا ہو فطرت منادا پر اور دوسری صورت میں ظرافت پر اور یہ استعمال
ایسی صورتوں میں درست ہو جیسے بعض وقت میں بجائے مشفق کے جو کسر فاسے مشفق
فتح فاسے بطور ظرافت کو کہدیتی ہیں مثلاً کہیں آکے مشفق فتح فاسے چنانچہ روزمرہ زبان
پر مخفی بنیں جو اسی قبیل سے ہو جب اپنا نفس منادا ہو جیسے اس شعر میں دیکھو جو آئینہ
کہتا ہو کہ اندر سے میں + اسکا میں چاہنے والا ہوں بقا واہرے میں + اور چونکہ یہ
استعمال موافق مقتضائے مقام کے ہے بلاغت سے خالی نہیں پس اعتراض بعض اہل غریب

اور اطراف کا لفظ اس کے استعمال میں اہل شاہجہان آباد پر علی الاطلاق بجا ہے
 باوجودیکہ ہم دیکھتے ہیں اکثر اس جوانب اور اطراف کے رہنے والی جو زبانیں تکلف
 نہیں کرتے اسے صاحب بولتے ہیں یہاں سے معلوم ہوا کہ وہاں کی باشندے ہاتھ پرانوں
 پیٹ کر اپنی زبان اصلی کو تکلف چھوڑ کر چاہتے ہیں کہ الفاظ عربی اور فارسی محل اور محل
 اپنی زبان میں ملا کر فصیح کو چڑا دیں اور جو اہل زبان میں اور استعمال الفاظ پر قادر ہیں
 اون کے نکات اور محل تصرف پر مطلع نہ ہو کر خواہی نحو اسی متعرض ہوں ابے ایسے کے حق میں
 کہیں گے جو خوار و ذلیل ہو جیسا ابے پاجی کیا کرتا ہو آجی ایسی کے حق میں کہتے ہیں جو بزرگ
 اور عظیم ہو جیسا آجی حضرت یہاں تشریف لائے الف اس حرف کو فارسیوں کے اتباع سے
 الفاظ فارسی ہی میں استعمال کرتے ہیں جیسا پروردگار اور خدایا اور دلا جیسے اس شعر میں
 دلا پروردگما دی مانگا اس شک سیحالی ۴ مجمع یا کوٹ دی ہیر اکھل میں سنگ موسیٰ
 فصل جو تھی حروف عطف میں اور پر لیکن بھی فون لقی چہ حروف عطف میں شلا
 اور تم دونوں ساتھ چلیں گے یا سب گئی پر میں نہیں یا بجائے پر کے یوں کہیں لیکن میں
 یعنی میں نہیں گیا جاتا بعد نہیں کے بسبب عطف کے سمجھا گیا یا اگر زید آویگا میں بھی یعنی میں بھی
 آؤں گا یا اون نے کہا تھا نہ میں نے یعنی میں نے نہیں کہا یا پہلے وہ آگیا پھر میں یعنی میں
 آؤں گا اور حرف عطف کبھی تعداد کی وقت مخدوف بھی ہوتا ہو جیسے اس شعر میں انشا اللہ تعالیٰ
 ایک دو تین چار پانچ چھ سات ۴ آٹھ نو دس ہوے بس انشا بس +
 فصل یا پنجون خروف تردید میں یا خواہ چاہو نہیں تو مثلاً تم رہو گے یا میں اور
 تمکو جانے نہ دوں گا برا مانو خواہ بھلا اور میں نہیں کہتا رہو چاہو جاو اور جلد و نہیں
 تو میں جاتا ہوں لفظ خواہ اور چاہو کو مکرر بھی استعمال کرتے ہیں مثلاً خواہ برا مانو خواہ

اور چاہو رہو چاہو جاؤ اور کان بھی کبھی واسطے ترید کے آتا ہے مثلاً وہاں تم جاؤ گے کہ میں
یا وہاں جاؤ گے کہ نہیں ماسی قبیل سے ہے اس شعر مشہور میں ہے کیون و لاہم ہو کر پانچ غم یار
کہ تو + اب اوت میں بھلا ہم ہیں گرفتار کہ تو بفصل جھٹی حروف شرط میں اگر جو اور
لفظ تو تا نشانہ فوقانی مفتوحہ یا مضمومہ سے حرف جزا ہے مثلاً اگر آپ کہیں تو میں جاؤں
یا تم جو اجازت دو تو میں جاؤں فصل ساتویں حروف استثنائیں مگر ورا ما ورا سوا
(۷) مثلاً سب گمزدید نہیں آیا اور سب آئے درازید کے یا ماورازید کے یا سوازید کے اور
لفظ سوا کے پہلے یا بعد علامت جو یعنی کے بھی لاتے ہیں مثلاً زید کے سوا یا سوا زید کے سوا
کہ سوا مضاف ہوتا ہے اور علامت اضافت کی لفظ کو ہے اور کبھی حرف بھی کر دیتے ہیں جی
اس شعر میں ہے درو کے ملنے سے اسے یار بر اکیون مانا جاوے اور سوا اور تو منطوق
نہ تھا بلکہ یہ استعمال زمانہ حال میں متروک ہے فصل آٹھویں متفرقات میں ہاں ایک
(۸) حرف ہے کہ فائدہ ايجاب کا دیتا ہے مثلاً کہیں کہ تم فلاں جاے گئے تھے تو اوسکے جواب میں
کہا جاوے کہ ہاں اور کبھی واسطے تنبیہ کے بھی آتا ہے مثلاً کسی شخص کو کہا جاوے کہ ہاں صاحب
آپ کو بھی چلنا ہو گا یا کہیں کہ ہاں یہ بات تو میں بھول گیا تھا میں بھی واسطے تنبیہ کے آتا ہے مثلاً
ہیں تو وہاں نہ گیا اور کبھی محل استفہام میں مستعمل ہوتا ہے مثلاً کوئی زید ہے کچھ بات کہی اور
یہ اوسکے سننے کے واسطے متوجہ ہو کر کہو کہ میں صاحب مراد اس سے یہ ہوتی ہے کہ کیا کہتی ہو اور
ظاہر یہ ہے کہ یہاں بھی معنی تنبیہ کے ہے تو تا فوقانی مضمومہ سے حروف زواید میں سے
ہے مثلاً جیسے تو کو وہاں جاؤ گے یا نہیں تو ہاں کے کسورہ سو فائدہ صر کا دیتا ہے جیسے کہیں کہ
یہاں میں ہے ہوں یعنی میرے سوا کوئی نہیں ہوں ہاں مضموم اور نون عین کی ساتھ اور نون
کے ہمراہ ساکن حرف روم ہے جیسا عربی میں تھا جیسے ہوں کیا کرتا ہے اور بغیر ہمراہ کو ايجاب

کے واسطے آتا ہو مثلاً اگر کہیں کل آؤ گے تو جواب میں تو کوئی ہوں گا اور گی یا مجھو لے سے
 اور گی یا مجھو لے سے یہ تینوں حرفن کا عربی سے جب بعد مصدر کے آتے ہیں تو اسکو
 بمعنی استقبال کے کر دیتی ہیں اول واحد مذکر اور دو سراج جمع مذکر اور تیسرے منفرد مونث
 کیواسطے ہے اور کہیں جمع مونث کیواسطے اور ان کے خواص سے ہیں دو امر ایک یہ کہ کلام
 منفی میں آتے ہیں اور دو سراج یہ کہ الف مصدر کا انکے آنے کے بعد یا مجھو لے سے بدل
 جاتا ہے جیسے میں نہیں آئیگا اور نہیں بیٹھے گا اور نہیں اٹھے گا اور تم نہیں آئیگے اور تم نہیں
 آئیگے الخ اور میں نہیں آئیگی اور تم یا ہم نہیں آئے گی لیکن رفرہ حال میں نون لفظ کثیر
 کا حذف کرتے ہیں اور کبھی مصدر ان حرفون کے بعد میں لفظ جو فائدہ مصدر کا دیتا ہے
 حاصل بھی ہو جاتا ہے جیسے میں آنے ہی کا نہیں اور ہم نے ہی کی نہیں اور علی ہذا القیاس اور
 کبھی نہ کو بعد ان حرفون کے بھی لاتے ہیں مثلاً میں آنے کا ہی نہیں الخ بھی فائدہ اشتراک
 میں الامرین کا دیتا ہے یعنی اوسکے لانے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو چیزیں کسی سے ہیں باہم
 شریک ہیں جیسے زید آیا ہے اور عمر بھی یعنی آنے میں دونوں شریک ہیں کہ کاف تازی اور
 کے کاف تازی بیابے مجھو لے ان دونوں حرفن کو جب فعل ماضی کے بعد لاتے ہیں تو
 فعل سابق کے اولیت اور فعل لاحق کے بعدیت کا فائدہ دیتے ہیں یعنی پہلو وہ فعل کیا جو
 اول سے اول مذکور ہے اور بعد اوسکے وہ فعل جو اونسو پیچھے اور ضعیف ماضی کا بعد حذف الف
 کے شکل امر کے رہتا ہے مثال وہ اٹھکر چلا گیا یا اٹھ کے چلا گیا اور کھڑا ہو کر بھاگ گیا
 یا کھڑا ہو کے بھاگ گیا اور ماتھ پھیلا کر یا ماتھ پھیلا کے مانگنے لگا یعنی اول اٹھا اور
 اوسکے چلا گیا اور اسی قیاس پر باقی مثالیں ان دو حرفون کا حال ہاں ہونے کا سا ہے بقا
 کے افعال میں مثلاً سلام کر وہ نشست و برخاستہ رفت یعنی سلام کر کہ بیٹھ گیا اٹھ کر

چلا گیا اور کبھی اگر اس کے مخدوف بھی کر دیتے ہیں جیسے کہ گیا اور اوٹھ گیا اور یا گیا اور
چوری کر گیا یعنی کہہ کر گیا اور مار کر گیا اور چوری کر کر گیا اور میر کے ان ونون جہیز

اگر ہماری لاش پہ کیا یا کر چلے +	خواب عدم سے فتنہ کو بیدار کر چلے +
خواہی پیالہ خواہ سب کو کہین کلال	ہم اپنی خاک پر تجھے مختار کر چلے +

لفظ کہ فعل ماضی ہو کر ہے اور وہ لفظ کہ جو ماضی فیہ ہو مخدوف ہو یعنی کیا کر چلا اور بیدار کر کر
چلا اور مختار کر کر چلا اور کبھی فاعلیت کا بھی فائدہ دیتا ہو جیسے ونگر یعنی آفتاب کو کیونکہ وہ دن کر گیا
تو اور نا اور جو اور جو امر حاضر کے بعد جب انہیں سے کوئی حرف لاتے ہیں تکلیف صد
فعل کی زمانہ آئندہ میں مقصود ہوتی ہو مثلاً آئیو یعنی جب ہم بلانین زمانہ آئندہ میں اور
آنا اور اس کام کو کیجا اور کیجا یا کیجا اور کیجا اور کیجا یعنی زمانہ آئندہ میں اور جو
کیجا اور ان الفاظ چند کے اور کہیں نہیں پائے گئے اور کیجا میں یو جو نہ کیجا اور
کہ ہم اسکا اصلی ہو اور وہ مشتق ہے جیسے سے اور کبھی ایسے محل میں لاتے ہیں کہ مخاطب کو
فعل کے تکلیف دینے کو کسی شے کی تحقیق اور تفتیش منظور ہو خواہ وہ تحقیق اور تفتیش طلب
سے متعلق ہو خواہ اپنے نفس سے مثلاً کوئی شخص در کھڑا ہوا اور اسکا چہرہ یا کوئی اور شے
جو اسکے پاس ہو اچھی طرح معلوم نہ ہوتی ہو تو اوسو کہیں بیان آئیو یا بیان آنا اس سے غرض
یہ ہو کہ یہ شخص بیان آوی تو اوس شے کا حال خوب معلوم ہو جاوے اور تم جاو یا تم جاننا
یہ عبارت دو محل میں مستعمل ہوتی ہو اول یہ کہ تفتیش مخاطب کے حال کی قائل کو منظور ہو
مثلاً جب یہ معلوم کرنا منظور ہو کہ اوسے جانے کی طاقت ہو یا نہیں تو وہاں کہیں کہ جاو
یا جاننا اگر وہ چلا گیا تو معلوم ہو گیا کہ جا سکتا ہے اور اگر نہ چلا گیا تو معلوم ہو گیا کہ نہیں
جا سکتا دوسرا یہ کہ جو شے قائل کے حضور میں نہیں ہے وہ جا کر اسکا حال معلوم کر یاوے

اور کبھی دعا کے محل میں بھی استعمال کرتے ہیں مثلاً تم سلامت رہو یا رمیو اور ایسی موقع
میں تاکم دیکھا گیا ہو اغلب کہ نہیں آتا گو اکثر علامت مفعول کی ہو مثلاً زید کو مارا اور
حرف ظرف یعنی میں کے محل میں بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے بازار کو یا گھر کو یا دربار کو گیا تھا
کبھی معنی عوض کے بھی آتا ہے مثلاً کہیں کہ یہ جنس کتنے کو دو کر لینے کتنے روپیہ کی عوض تین اکثر
علامت مفعول کی ہو مثلاً او سکرتین مارا اسے الف تنہا اور ان ہمزہ مفتوحہ سے اور تراو
نوان اور کان مضموم نفی کے واسطے آتے ہیں مثلاً آجھے وہ شخص جو کسی سے نڈری کیونکہ
بھو بائی موجدہ مفتوحہ مغلوط الہا اور یاس ساکن سو معنی ڈر کے ہو اور اجیت وہ شخص کہ
کوئی خضر یا بنوا اور الگ جیسے کوئی شے لگی نہو یعنی علیحدہ ہو اور ادو کسی نے چھو ہوا
اٹل جو پلنے والا نہو اور امت جو مٹ نہ سکے اور امت جو نہ مری اور امت جو ہمیشہ نہ مری اور
ادھر جو کسی شے کے سہارے نہ دھرا ہو بلکہ معلق ہو اور ان رت اسے مہملہ مضمومہ سے جو
یعنی موسم کی چیز نہو اور ان پڑھ جو پڑھا اور خواندہ نہو اور ان سیل جو چیز کسی سیل کی
اور نر جل جو پانی نہ پیئے اور اسنو اسطے حسن برت میں بہند و پانی نہیں پتیا اسکو نہ جلا کتہ ہیں
اور نڈر جو کسی سے نڈری اور کراہ کان مضموم سے جو جانب کہ اسکو راہ قرار نہو اور
کپڑہ جو پڑھا ہو انہو اور کدھب جو چیز کہ دھب کی نہو یعنی بیطور اور بدوضع ہو اور کدو
اور کچال جو شخص اچھے اطوار پر نہو اور حرف بے جو فارسی میں نفی کے واسطے آتا ہے الفاظ ہندی
پر بھی اہل ہند نے سبب اختلاط اہل فرس کو داخل کر لیا ہے جیسے بڑھب اور بیدول اور بڑھک
اور بے دھنگ اور بے جو چیز کسی شے کے پلنے کی نہو اور بڑھلین جسکا چلن اور سلوک بد ہو اور
عوام الناس لا دوس بھی بولتے ہیں یعنی وہ شخص جسکو دوس نہ دیا جاوے اگر کالیبت کا
ہو جیسے گنوار جو کانوں میں رہے اور ستار جو سونے کا کام کرے اور لوہار جو لوہے کا کام

اصل ان تینوں لفظ کی گانو اور سون آرا اور لوہ آ رہے اول سے الف اور باقیوں سے
 واو بسبب کثرت استعمال کے مخدوف ہو گئی واڑہ واو اور راسے شقلہ ہندی سی یہ بھی گاہے
 کا ہے جیسے جوارہ اور زانی واڑہ جہان جاٹ اور زانی بہت رہتے ہوں آڑہ راہ شقلہ ہندی
 سے بدولت واو کو ظاہر یہ حرف تصغیر کا ہے جیسے نوآڑہ چھوٹی ناو بجٹ دوسری مرکب
 کے بیان میں مرکب وہ ہے کہ دو یا زیادہ سے حاصل ہوا اس طرح کہ خبر و لفظ کا معنی کی خبر
 بدولت کر جیسے زید آیا تھا اور زید کا گھوڑا دونوں عبارت میں زید دلالت کرتا ہے اپنے
 سے پہلے پر اور اول میں آیا تھا آنکے معنی پر معہ زمانہ ماضی کے اور دوسرے میں گھوڑا بمعنی ذرا
 پر اور چونکہ مرکب دو قسم میں مفید اور غیر مفید اس واسطے اسکو دو باب میں بیان کیا جاتا ہے

باب پہلا مرکب مفید کے بیان میں

اس میں تین فصل اور ایک خاتمہ ہے

جانا چاہیے کہ مرکب مفید وہ ہے کہ سکوت او سپر حج ہو اور سننے والے کو اس سے خبر یا طلب
 حاصل ہو جاوے اور اسکو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں اور کلام میں وہ نسبت جو در میان
 دو کلموں کے اس طرح پر ہوتی ہے کہ بسبب اسکی سکوت صحیح ہوتا ہے اسکو اسناد کہتے ہیں پس
 وہ کلمہ کہ اسکی اسناد کسی کی طرف کریں اسکو مست کہتے ہیں اور جسکی طرف اسناد کریں
 اسکو مست الیہ کہتے ہیں اور مست اور مست الیہ کا کلام میں واقع ہونا دو حال سے
 خالی نہیں ہر یا دونوں اسم ہوں اس کلام کو جملہ اسمیہ اور مست الیہ کو مبتدا اور مست کہ
 خبر کہتے ہیں پھر وہ دونوں اسم خواہ جامد ہوں جیسے وہ زید ہے وہ مبتدا اور زید خبر
 اور ہر حرف ربط خواہ ایک جامد اور دوسرا مشتق ہو جیسے زید جانو لاہر خواہ دونوں

شوق ہوں جیسے کام کرنے والا ابھی جانے والا ہے یا ایک اسم آورد و سرائے فعل ہوا و یہ
 اسم اور فعل باعتبار واقع ہونیکے کلام میں دو طرح پر ہیں ایک یہ کہ فعل پہلے اور اسم
 بعد واقع ہوا ہو اسکو جملہ فعلیہ اور مسند کو فعل اور مسند الیہ کو فاعل کہتے ہیں جیسے کیا زید
 اور بیٹھا عمر و گیا اور بیٹھا فعل اور زید اور عمر و فاعل ہے دوسرا یہ کہ اسم پہلے اور فعل
 بعد ہو جیسے زید آیا اور عمر و گیا اسمین اسمیہ اور فعلیہ دونوں کا احتمال ہے پس اگر زید
 عمر کو مبتدا قرار دین اور آیا اور گیا فعل اور ضمیر غائب جو انہیں مستتر ہے اور جمع ہے
 بطرف مبتدا کی اسکو فاعل اور فعل اور فاعل سے جملہ فعلیہ بنا کر متبدا کی خبر والیں جملہ
 اسمیہ ہو جاوے گا اور اگر زید اور عمر و کو فاعل اور آیا اور گیا کو فعل مسند بطرف زید اور عمر و
 کے ٹھہروں جملہ فعلیہ ہو جاوے گا اور یہ اسواسطے ہے کہ اردو میں فاعل فعل پر مقدم
 بھی ہوتا ہے تنکین معلوم کیا چاہیے کہ چونکہ اردو میں جملہ اسمیہ بدون حرف ربط کے نہیں آتا
 اور جو الفاظ کہ اوںکو حرف ربط کہتی ہیں وہ مشترک ہیں حروف ربط اور افعال قصہ
 میں اسواسطی اسمین بھی اسمیہ ہونے پر ختم نہیں کیا جاتا پس وہ زید ہو جملہ اسمیہ اور
 فعلیہ دونوں کا احتمال رکھتا ہے مانند تیسری شق کو اور جملہ فعلیہ یہ کبھی حرف شرط چکا
 بیان حروف کی بحث میں ہو چکا داخل ہوتا ہے پس اس جملہ کو شرط کہتے ہیں اور ایک
 جملہ اور جو اسکے بعد ہوتا ہے اسکو خبر اسے شرط اور اکثر خبر پر حرف تو بھی آتے ہیں مثلاً

خوہوئی ہمیشہ سے تمہاری اگر ایسی	تو کہ ہے کو منتی میری ای فتنہ گرا ایسی
---------------------------------	--

جملہ اول شرط اور جملہ ثانی خبر ہے اور جملہ بھر دو قسم پر ہے خبریہ اور انشائیہ خبریہ
 اسے کہتے ہیں کہ اسکے کہنے والے کو سچا یا چھوٹا کہہ سکیں مثلاً کوئی کہو کہ بادشاہ بچا کہو
 ہوا تھا اسمین احتمال ہے کہ سوار ہونے کی خبر جھوٹ دی ہو اور احتمال ہے کہ سچ دی ہو اور

وہ ہے کہ اس کے کہنے والے کو چھوڑا یا سچا نہ کہہ سکیں اور یہ کئی قسم پر ہے ایک یہ جیسے چار
 بیٹھہ نامین ضمیر مخاطب جو مستحق اس کے فاعل ہے اور نہی جیسے مت جا اور مت بیٹھ اور
 استفہام جیسے بیان آو گے یا وہاں جاؤ گے اور نہی جیسے کاش یہ کام درست ہو جاوے اور
 ترجیح جیسے شاید ہمارا دوست آجاوے اور عقود جیسے میں نے یہ کپڑا خریدا اور وہ تلوار
 بچی اور نہی جیسے اولوندی اور اونگام اور قسم جیسے والدین کہہ کہہ بیٹھو لگا اور
 تعجب جیسے واہ کیا چیز ہے

باب دوسرا مرکب غیر مفید کی بیان میں

اور اسکو مرکب غیر تام بھی کہتے ہیں اور یہ وہ ہے کہ جب قائل کہہ کر خاموش ہو جاوے
 تو سننے والے کو اس سے خبر یا طلب حاصل نہ ہو دی اور یہ تین طرح پر ہے پہلی طرح اول مرکب
 اضافی یعنی اس مرکب کی بیان میں جبکہ ایک جزو دوسری جزو کی طرف اضافت
 رکھتا ہو اور اضافت نسبت ہے ایک اسم کی دوسرے اسم کی طرف اور جس اسم کو نسبت
 اسکو مضاف کہتے ہیں اور جسکی طرف نسبت کریں اسکو مضاف الیہ اور فائدہ اضافت
 کا یہ ہے کہ اگر اسم مضاف ہو معرفہ کی طرف تو معرفہ ہو جاوے اور اگر مضاف ہو نہ معرفہ کی طرف
 تو شخصہ ہو جاوے اور شرط اضافت کی یہ ہے کہ مضاف خود معرفہ نہ ہو والا اضافت نسبت
 ہوگی آپ جانا چاہیے کہ اضافت تین طرح پر ہوتی ہے اول یعنی لام کی یعنی بڑائی کو یعنی
 اس سے حاصل ہو اور یہ اضافت کئی جگہ میں آتی ہے ایک یہ کہ مضاف اور مضاف الیہ دونوں
 ایک دوسرے مساکن ہوں یعنی نہ مضاف مضاف الیہ پر صادق آوے اور نہ مضاف الیہ مضاف
 پر لیکن مضاف الیہ مضاف کی واسطے طرف نہ ہو جیسا کہ گھوڑا زید کا اور مال عمر کا اور مکان
 خالہ کا اور زین گھوڑی کا کہ گھوڑا اور مال اور مکان اور زین زید اور عمر اور خالہ اور گھوڑی

صادق نہیں آتا اور نہ بالعکس اور مضاف الیہ ظرف بھی مضاف کا نہیں یہ نسبت نسبت
بعضی لاسم کے ہو اور اس سے تملیک یا تخصیص کے معنی حاصل ہوتے ہیں جیسے ظاہر ہو اور دوسرے
یہ کہ مضاف اور مضاف الیہ میں عموم اور خصوص مطلق کی نسبت ہو اور یہ نسبت وہ ہے
کہ ایک جانب سے عموم ہو یعنی پہلا دوسرے کی جمیع افراد پر صادق آتا ہو اور دوسرے کی جانب
سے خصوص یعنی یہ دوسرا پہلے کی بعض افراد پر صادق آتا ہو جیسے حیوان اور انسان کہ پہلے
نسبت عموم اور خصوص مطلق کی ہو اس واسطے کہ حیوان انسان کی جمیع افراد مثل زید اور عمرو
اور بکر اور خالد اور سوا انکے جتنے رہوں سب پر صادق آتا ہو اور انسان حیوان کی ایک
یعنی حیوان مطلق پر فقط صادق آتا ہو پس جب مضاف اعم مطلق ہو اور مضاف الیہ انحصار
مطلق تو یہ بھی اضافت لایمی ہو جیسے درخت انار کا اور علم فقہ کا یا علم منطق کا اور بعض کے
زبان کو شاکیا سہر گلستان اور بوستان کی کتاب ہر چند یہ لفظ محاورہ خواص میں کم زبان
ہو لیکن یہ اضافت علم فقہ اور درخت انار وغیرہ کو قبیل سے ہو اور چونکہ فارسی میں کتاب
گلستان اور کتاب بوستان آیا ہو اور لوگوں نے اسکی ترجمہ کی طور پر کہہ دیا بعض مرتبہ
اسطرح دوزمرہ میں اتفاق پڑ جاتا ہو اور چونکہ ایسی صورتوں میں مراد مضاف ہو بعینہ مضاف
ہو تا ہو فارسی خوان درخت انار وغیرہ میں اس اضافت کو اضافت بیانی نام رکھ دیجئے
اگرچہ واقع میں اضافت لایمی ہو لیکن لاسناقتہ فی الاصطلاح اسی طرح اگر الفاظ اردو
میں بھی فارسی کی تتبع ہو اسکو اضافت بیانی کہیں تو ہو سکتا ہو اور اضافت بیانی جو
مصطلح نحو یون کی ہو اسکا بیان آگے آویگا تیسری یہ کہ مضاف اور مضاف الیہ میں
عموم و خصوص من وجہ کی نسبت ہو اور مضاف الیہ اصل مضاف کی نہ ہو اور یہ وہ نسبت کہ
کہ پہلا دوسرے کی بعض افراد پر صادق آوی اور دوسرا پہلے کے بعض افراد پر اور اس میں

دو مادوں میں اشتراق ہوتا ہے اور ایک مادہ میں اجتماع جیسے سفید اور حیوان ان دونوں میں بھی نسبت ہے کس واسطے کہ بعض حیوان پر سفید صادق آوے گا نہ جمیع حیوان پر اور بعض سفید پر حیوان صادق آوے گا نہ جمیع سفید پر کیونکہ زائد حیوان پر اور سفید نہیں آوے گا نہ جمیع سفید پر اور حیوان نہیں پس یہ دو مادہ اشتراق کے ہیں اور ربط حیوان ہے اور سفید بھی ہے اور یہ مادہ اجتماع کا ہے جب یہ معلوم ہو چکا تو اب سنا چاہیے کہ جہاں الیہ نسبت ہو اور مضاف الیہ مضاف کی اصل نہ ہو وہاں بھی اضافت لائی ہے جیسا اضافت سونپ کی گئی یا تپلی کی طرف مثلاً سونا کرے گا یا تپلی کا کس واسطے کہ کرے یا تپلی مادہ سونپ کا نہیں ہے دوئم معنی نو کی یعنی معنی حرف طرف کی ہو اور یہ وہاں ہوتی ہے کہ مضاف مضاف الیہ کے ہو اور مضاف الیہ طرف ہو واسطے مضاف کے جیسے سوار گھوڑے کا اور سوار کشتی کا اور روضہ رمضان کا اور بانی کوئے کا سوم معنی من کی یعنی معنی حرف تہی کے ہو جو بیان کیواسطے آگیا اور یہ وہاں ہوتی ہے کہ مضاف اور مضاف الیہ میں نسبت عموم اور خصوص میں وجہ کی ہو اور مضاف الیہ اصل ہو مضاف کیواسطے جیسے انگوٹھی سونپ یا چاندی کی کہ سونا یا چاندی اصل انگوٹھی کی ہے یعنی وہ اس سے بنی ہوئی ہیں اور سنا چاہیے کہ اضافت لامی کی بعض قسم میں اگر مضاف مشبہ ہو اور مضاف الیہ مشبہ ہوتا ہے تو اسکو اضافت تشبیہی کہتے ہیں جیسا چشمہ گرس اور زبانِ سوسن و گل رخسار اور اگر مضاف بنیاد ہو مضاف الیہ کا تو اسکو اضافت بنی نام رکھتے ہیں اور یہ ہستمال فارسی میں بہت ہے اور دو گو بھی فارسی کی تتبع سے انہی کلام میں ہستمال کہتے ہیں اضافت تشبیہی کو بھی یعنی ترکیب فارسی کے طور پر اور کبھی علامات اضافت یعنی کالگا کر جو شخص ہے زبان ہندی کے ساتھ اول جیسے اس شعر میں ولی کے عالم میں جو ہوا ہے طالب تیری ہو و نکا + اس کے نگین دل پر نقش ہلال ہو گا + دوسرا جیسے اس شعر

میں وزیر کے ہاں افسوس کہ اس دل کا کنول کھلنے نہ پایا۔ کوئی دنگو چلے جاتے ہیں بی
 کے تھے ہم۔ نگین دل اور دل کا کنول مقصود با تمثیل ہے اور اضافت بنی کو فارسی کچھ طوط
 پر لگتے ہیں جیسے عباس علی یعنی عباس بیبا علی کا اور باقی اضافتوں کا حال بھی یہی ہے
 یعنی کبھی کسرو کے ساتھ جیسے ان اشعار میں ولی کے ہاں مہوش ہوں میں نرگس بہت
 سے تیرے ہاں ساقی نہ جگمگ کچھ قسح مل نے غش کیا ہوس ہاں تمام عمر جو تھا جو شہر
 وحشت عشق ہاں مووی پہ دلولہ اپنی مزار میں بھی تھا ہاں اوٹھا جو خاک رہ قیس سے بگولاسا
 ایک اضطراب پیدا غبار میں بھی تھا ہاں فقط نہ سنگ ہی کچھ آبلوں سے سرخ ہوئی
 ابو بھرا میرا ہر نوک خار میں بھی تھا ہاں اگرچہ آج ہی بالین سنگ و بستر خاک ہاں کبھی تو ستر
 میرا آغوش یار میں بھی تھا ہاں دوسرے جیسے ان اشعار میں ولی کے ہاں نے شک میں
 نہ غبر سارا کی تھی شمیم ہاں مجھ کو کسی کی نگہت کا کل نے غش کیا ہاں آیا چمن میں کونسا گل
 یک بیک نسیم ہاں ہر گل کی چپ چاک ہی ہل نے غش کیا ہاں یک قطرہ خون نہیں جگر و دیر
 بیان میری ہاں جگمگو تواسک خون کی تسلسل نے غش کیا ہاں ہوس ہاں اگرچہ ہر کا ڈر و ہل
 یار میں بھی تھا یہ کچھ قرار دل بقیہار میں بھی تھا ہاں گذشتگان کے زمانہ کا تم نہ وصف کرو
 یہی غم و الم اوس روزگار میں بھی تھا ہاں ہوس کا دل تیری جانے سے اب ہی منزل غم
 کبھی خوشی کا گذر اس دیار میں بھی تھا ہاں جب ان سب امور سے فراغت حاصل ہوئی ہاں
 جانا چاہیے کہ علامت اضافت کی ہندی میں تین لفظ ہیں اول کا اور یہ باعتبار وحد
 اور جمع اور تانیث اور مذکر مضاف کو مختلف ہوتا ہے یعنی اگر مضاف واحد مذکر ہو تو کا
 الف کے ساتھ اور اگر جمع مذکر ہو تو گے یاے مجہولہ سے آتا ہے مثلاً زید کا گھوڑا یا گھوڑا زید
 کا اور زید کی گھوڑی یا گھوڑی زید کی اور اگر مضاف واحد مونث یا جمع مونث ہو تو

کے یا کسی معروفہ سے مثلاً نوٹڈی عمرو کی یا نوٹڈیان عمر کی مثال کا اور کسی اشعار گذشتہ
 میں کہی مذکور ہو میں دوم نا اور اسکا حال بھی مثل کا ہے مثلاً اپنا گھوڑا اپنی گھوڑی
 یعنی اسپا ہی خود جمع کو ساتھ یا اپنی نوٹڈی یا اپنی نوٹڈیان اور یہ کلمہ سو لفظ آپ کے
 کسیکو ساتھ ملحق نہیں ہوتا غالب یہ کہ اس جگہ نایابی سارا کلمہ تین نقطہ لفظ نایابی
 ہے اور نون جزوی ہے اس کا کسواسطے کہ ہندی الاصل ہے معنی خود کہ ہے چنانچہ باہر
 و مکن وغیرہ کے رہنے والوں سے اکثر بجای آپ کہ اپن بسا گیا ہے پس زمانہ حال میں تخفیف
 سے آپ رہ گیا ہے اور صرف کر کے ہمزہ کو مدودہ کر لیا ہے اور نون کے ساتھ استعمال کرنا
 اضافت میں اتقضا محاورہ اور روزمرہ کا ہے اور یہ امر سماعی ہے اس میں قیاس کو دخل نہیں
 تیسرا نا اور اسکا حال بھی کا اور نا کا سا ہے تبدیل حرف آخر کے باب میں اور یہ لفظ غیر
 ضمیر تکم اور مخی طلب کے خواہ مفرد کہ ہو خواہ جمع کی اور جگہ کہیں نہیں دیکھا گیا مثلاً میرا گھوڑا
 یا ہمارا گھوڑا اور میری گھوڑی یا ہماری گھوڑی یعنی آپ ہی من مفرد یا اسپا ہی جمع
 کے ساتھ اور تیرا گھوڑا یا تیری گھوڑی اور تیری نوٹڈی یا تیری نوٹڈیان اور تمہاری
 نوٹڈی اور تمہاری نوٹڈیان اور جب مضاف مذکور واحد یا جمع مفعول واقع ہو یا مضاف
 کسی اور مضاف کا ہو وہاں یہ تینوں علامتیں یا بے مجموعہ کے ساتھ آتی ہیں مثلاً اوسکے
 غلام یا اوسکے غلاموں کو مارا یا اوسکے غلام کا گھوڑا اور تیری مثال میں غلام مضاف
 ضمیر غالب کا اور مضاف الیہ ہے گھوڑی کا باقی مثالیں اسی قیاس پر سمجھ لینا چاہیے سودا کا شعر
 وامر صبا چھو سکے جس شہسوار کا پہونچے کب اوسکو ہاتھ ہمارے خبار کا
 خبار مضاف ہے ضمیر جمع تکم کا اور مضاف الیہ ہے ہاتھ کا معلوم کیا چاہیے کہ مضاف کو مضاف الیہ
 سے خواہ مقدم کریں خواہ مؤخر اردو میں دونوں طرح سے جائز ہے مثلاً گھوڑا زید کا یا زید کا گھوڑا

جیسی پہلی مثالوں سے واضح ہو گیا اور مضان اور مضان الیہ میں فصل بھی جائز ہی سودا کا
 زخم دل پاؤں سے سوز سخن ہے التیام چاک ملتے زبان شمع سے گلگیر کا
 جو کہ عالم کی سوہنہ گز پھولتا پھلتا نہیں سبز موتے کھٹ دیکھا ہے کبھو شیر کا
 توڑ کر تجا نہ کو مسجد بنائی تو سے شیخ بہمن کی دلی بھی کچھ فکر ہے تعمیر کا
 شعرا دل میں چاک اور گلگیر اور وہ سر سے شعر میں کھٹ اور شیر اور تیسرے میں دل اور
 تعمیر مضان اور مضان الیہ میں جو الفاظ ان کے بیچ میں واقع ہیں وہ فصل ہیں ان دونوں میں
 فصل دوسری اس ترکیب کی بیان میں جسے دو اسم سے ترکیب پائی ہو اور دوسرا
 اسم معنی حرف کو تضمن ہو یہ اسم اسما و اعداد میں پایا جاتا ہو اور صورت لفظ سب اسماء
 اعداد کی مقتضی اس بات کی ہے کہ ان سب میں ترکیب ہو کس واسطے کہ مثلاً شیر اور چوہ
 اور پتھر اور شرہ اور آٹھارہ اور تیسیس اور چوبیس اور اسی قیاس پر باقی اعداد و شمار
 تک ان کے اول میں معلوم ہوتا ہے کہ اعداد احاد مثل تین اور چار اور پانچ اور سات اور
 آٹھ میں اور بسبب تغیر ازمنہ اور تصرف السنہ کے کچھ تبدیل اون میں آگیا ہے لیکن چونکہ
 بعض کو جزو ثانی کی حقیقت مثل گیارہ اور بارہ اور انیس اور اونیس وغیرہ مولف
 کو معلوم نہیں اس واسطے نہیں کہہ سکتا کہ یہ اسم اس کس لفظ سے ترکیب میں بہ کیف جنگی حقیقت
 ترکیب کو قریب جزم کے جو انکو مثال میں لکھا ہے تیسیس اور چوبیس اور پچیس اور چھٹیس
 اور ستائیس اور آٹھائیس ترکیب ہیں عدد احاد اور پس سے انکی اصل تین اور پچیس اور
 چار اور پچیس وغیرہ کہ بسبب تصرف کے بعض حروف جزو اول اور جزو ثانی کے گر گئے
 اور کوئی حرف مثل الف ستائیس کے زیادہ ہو گیا لیکن حرف آور جو عطف کو واسطے ہے
 حذف کیا اور ان دونوں اسموں کو باہم امتزاج دیکر نمبر لہ ایک اسم کے کر دیا فصل تیسری

اوس مرکب کے بیان میں جو دو قسم سے ترکیب پا کر غیر لہ اسم واحد کے ہو گیا ہو لیکن
اسم دوسرا معنی حرف کو متضمن ہو اسما الرجال بیشتر اسی قبیل سے ہوتی ہیں اہل اسلام
کے نام مثلاً محمد حسین اور احمد حسین اور علی نقی اور سید علی اور علی حسین اور حیدر علی اور
حیدر حسن اور کرار حسین اور ہندی مین جیسے شکر سنگہ اور مہر چند اور متاب سنگہ اور
شیر سنگہ اور ناہر سنگہ خاتمہ بعض ضروریات کے بیان میں اور دس مین توفیق
ہیں فصل پہلی تیز مین اور تیز وہ اسم ہو کہ کسی شے سے ابہام کو رفع کر دے اور یہ کئی طرح سے ہوتا ہے
یہ ہو کہ عدد کو رفع جیسے میر سے پاس و نل آدمی ہیں و نل عدد بہم تھا و اس سے معلوم ہوتا تھا کہ
کیا چیز کو جب کہا آدمی وہ ابہام جاتا رہا و دوسری وزن سے جیسے آدمی سے مل جلاتی ہے یہاں وہ مثلاً
ایک کھڑی کپڑوں کی اور چار گوشتین اناج کی اور ایک مٹکا پانی کا اور دو بچے کبھی کے اس کے کھڑے
ہیں چوتھی مسافت سے جیسے دو کوں زمین طو کی اور باشت بھر کہہ اچھا اور کبھی نیز رفع ابہام کرتی ہو
نسبت سے جو در بیان جملہ کے ہو مثلاً وہ شخص اپنی ذات سے خوب ہو نسبت خوب ہو نیکی جو شخص
کی طرف ہو بہم تھی یعنی معلوم نہ تھا کہ اس کا خوب ہونا اس کے اپنی نفس کی جہت کے ہو یا غیر کی
جب کہا اپنی ذات سے معلوم ہو گیا کہ اس کا خوب ہونا اس کے نفس کی جہت کے ہو یا وہ شخص
جسے بڑا ہو یا اعتبار ناتے کے یا باعتبار سن یا علم و فضل کی بڑائی بہم تھی کس واسطے کہ بڑا ہونا
کئی وجہ سے ہوتا ہو اور یہ معلوم نہ تھا کہ وہ شخص عمر یا کسی اور اعتبار سے بڑا ہو جب کہا باعتبار
ناتے یا سن یا علم و فضل کے وہ ابہام اوٹھ گیا فصل دوسری استثنائے بیان میں
اور استثناء الگ کرنا ایک چیز کے حکم کا ہی بہت چیزوں کے حکم سے پس جب کو نکالیں اور سکو
مستثنیٰ اور جس سے نکالیں اور سکو مستثنیٰ انہ کہتے ہیں اور یہ الگ کرنا بواسطہ چند حرفوں کے
ہوتا ہو مثلاً بیان حروف کی بحث میں گذرا اور مستثنیٰ دو قسم پر ہے متصل اور منقطع متصل

کہتے ہیں کہ نکالاجاؤ ایسی کئی چیزوں سے کہ وہ ان چیزوں میں داخل ہو مثلاً اس گھر کے
 سب آئے سوا زید کے مراد یہ ہے کہ اون گھر کے لوگوں میں ایک زید بھی تھا حرف اشتہار
 کے ساتھ اوسکو ان سب کے خارج کر دیا تاکہ اوسکا آنا نہ سمجھا جاوے اور وہ کئی چیزیں جن میں
 سے متشبیہ کو خارج کرتے ہیں جائز ہے کہ لفظ مذکور ہوں جیسے پہلی مثال میں گذرا اور جان
 ہے کہ مقدر ہو مثلاً یہاں آج نہیں آیا مگر زید یعنی کوئی نہیں آیا مگر زید متشبیہ یعنی لفظ
 کوئی مقدر ہو اور منقطع اوسی کہتے ہیں کہ جن کئی چیزوں سے الگ کریں وہ پہلے سے انہیں
 داخل ہو مثلاً کہیں کہ یہاں سب شاہراہی آؤ تھے الا سپاہی نظر ہو کہ سپاہی جو متشبیہ
 ہے متشبیہ یعنی شاہراہی اول میں داخل نہیں ہوا اوس قوم کے سب لوگ اگر سوا چار ہوں
 کے اور ظاہر ہے کہ چار پایہ قوم میں داخل نہیں فصل تیسری سناو کے بیان میں اور
 وہ ہے کہ پکاراجاؤ بواسطہ حرف ندا کے اور حرف مذکور حرف کی بحث میں گذرا
 اور وہ حرف قائم مقام لفظ ادعو کے ہوتے ہیں یعنی بلاتا ہوں میں جیسے اسی شخص میں
 آ شخص سناو ہے کہ پکارا گیا ہے بواسطہ لفظ اسی کے اور مراد اس سے یہ ہے کہ بلاتا ہوں نہیں
 شخص معین کو اور سناو کبھی غیر معین بھی ہوتا ہے مثلاً ایک نابینا کہے کہ اے زندہ خدا کے
 مجھے کچھ دیں ظاہر ہے کہ نابینا بسبب نظر نہ آنے کے کسی کی تعین نہیں کرتا بلکہ چاہتا ہے کہ کوئی
 شخص میری آواز سنکر مجھے کچھ دیوے فصل چوتھی مندوب کی بیان میں اور مندوب وہ ہے
 کہ اوس کے واسطے درہ مند ہوں اوس کے منونے کے سبب سوا اوسکی ہونے کے سبب سبب وجہ
 وہ مندوب منفقود ہے چھٹے منونے کے سبب سے درہ مند ہوتے ہیں مندوب قسم اول کا
 جو کہ کہیں ہے یا درہ اور گامی چاہی کسی کا باب یا بیٹا مر گیا ہوا اور ظاہر ہے کہ باب
 اور بیٹے کے ہونے سے درہ مند ہو کر یہ کہہ کر آیا ہے اور مندوب قسم ثانی کا جیسے کہ کہیں کہ

اس مصیبت یا باہمی افسوس یا دوا یا واجب کسی کا کوئی عزیز مر گیا ہو یا کچھ مال تلف ہو گیا ہو
 مثلاً اور ظاہر ہو کہ عزیز یا مال نہونے سے جو مصیبت اور افسوس موجود ہو اوس افسوس
 وغیرہ کے ہونے پر کشف کیا گیا ہے فصل پانچویں صفت اور موصوف کے بیان میں معلوم
 کیا جا رہے کہ صفت وہ چیز ہے کہ دلالت کرے اس معنی پر جو اس کے موصوف میں ہو اور اس کا
 استعمال دو نوع پر ہے نوع اول بطور فارسی کے اور یہ دو قسم ہے ایک یہ کہ وہ کلمہ جو صفت
 ہے مکسور الآخر ہوا اور اس کے بعد صفت واقع ہو جیسے اسپ خوشتر تارا اور مرد و جاہل اور
 بادشاہ عادل اور دست کوتاہ اور مرد نیک اور دوشتر یہ کہ موصوف الآخر ہوا اور صفت
 اس سے پہلے واقع ہو جیسے نیکر داوران دونون قسم میں دونون کلمہ فارسی ہی ہوتی ہیں
 نوع دوم بطور ہندی کے اور اس نوع میں صفت اکثر بطور قسم دوم نوع اول کو پہلے
 موصوف سے واقع ہوتی ہے اور یہ بھی دو طرح پر ہے ایک یہ کہ صفت اور موصوف دونوں
 ہندی ہوں جیسے بھلا مانس اور اچھی رت اور بر اچلن اور بر اچانی اور چھوٹا بٹیا
 و دوشتر یہ کہ صفت ہندی اور موصوف فارسی جیسے بھلا آدمی اور بر ا آدمی اور بر ا صاحب
 اور چھوٹا صاحب اور اچھی طرح اور کبھی صفت مؤخر بھی موصوف سے واقع ہوتی ہے
 جیسے آدمی اچھی کی کیا بات ہے جانا صاحب کہ صفت اگر لفظ فارسی ہو تو از بس الفاظ فحش
 میں تفرقہ تذکیر اور تانیث کا نہیں ہو تو اوسط موصوف عام ہے کہ مذکر ہو یا مؤنث اور یہ
 بھی ہو سکتا ہے کہ موصوف واحد ہو خواہ جمع مثلاً ایک نیکر دیون کتا تھا اور نیکر دیون
 نے یون کہا اور ایک زن بیٹھی تھی یا نیک زمین یا نیک عورتیں ایسا کام نہیں کرتیں
 اور اگر صفت لفظ ہندی ہو تو وہ ان تانیث اور تذکیر واجب ہے مثلاً اچھا مرد اور اچھی
 عورت اور وحدت اور جمع میں تفصیل ہے یعنی اگر صفت کے آخر الف ہو تو موصوف بھی

چاہیے کہ واحد ہو مثلاً اچھا مرد اور اگر صفت کے اخیر میں یا سب مجہولہ ہو تو موصوف چاہیے
 کہ جمع ہو مثلاً اچھی مردوں کو اور اچھے آدمیوں کو ایسا ہی چاہیے اور اس عبارت میں
 مثلاً اچھے مرد اور اچھے آدمی ایسی ہی ہوتے ہیں یا جو زیادے مجہولہ کے مراد اور آدمی
 کا باعتبار لفظ کے مفرد ہونا واسطے کہ الفاظ فارسی حالت فاعلیت میں جب علامت
 فاعل یعنی لفظ تے اور علامت مفعول یعنی کو آئیں ساتھ مذکور نمونہ زبان اردو میں
 باعتبار لفظ کے مفرد ہوتے ہیں گو مقصود جمع ہو جیسے کئی مرد اور کئی آدمی آئے تھے اور
 کئی مرد اور کئی آدمی کھانا کھا گئے اور چہ کئی مرد یا کئی آدمی دیکھے تھے اور اگر صفت کے
 آخر یا سب معروف ہو تو موصوف کا واحد اور جمع ہونا دونوں درست ہے مثلاً اچھی عورت
 اور اچھی عورتیں فہم حاصل چھٹی تاکیک کے بیان میں اور تاکیک وہ شے ہے کہ کسی چیز کو ثبت
 یا شمول میں مقرر کر دے تاکہ سننے والی کو شک نہ رہے اور تاکیک دو طرح پر ہو لفظی اور
 معنوی لفظی وہ ہو کہ ایک لفظ کو مکرر ذکر کرین خواہ فعل کو اور فعل امر ہو مثلاً بیٹھ بیٹھ
 اور جا جا اور کہہ کہہ اور ٹھہر ٹھہر یا ماضی ہو مثلاً جب کوئی پوچھے کہ زید گیا یا پوچھے کہ آیا تو
 کہیں کہ گیا گیا یا آیا یا مضارع ہو مثلاً جب کوئی پوچھے کہ زید وہاں جاوے گا یا وہاں
 آوے گا تو کہیں کہ جاوے گا یا گیا آوے گا خواہ فاعل کو مکرر ذکر کرین مثلاً جب کوئی پوچھے
 کہ تمہیں نے کہا تھا تو کہا جاوے کہ میں نے فرمیں یا پوچھے کہ کیوں صاف وہاں میں ہی جاؤ
 تو کہا جاوے کہ ہاں صاحب تم تم اور فعل بیان سے بسبب قرینہ کے مخدوف ہو گیا ہے یا سوا
 ان کلمات کے کسی اور کلمہ مثل کلمہ تنبیہ اور نفی اور نہی کو مکرر ذکر کرین مثلاً ہاں ہاں
 وہاں جیا نہیں نہیں میں نے نہیں کہا یا کسی کو کسی کام سے منع کرنے کے وقت کہیں نہ
 یعنی اس کام کو مت کر اور الفاظ مکرر میں کبھی فصل بھی واقع ہوتی ہے مثلاً ہاں رہی ہاں

یا بان صاحب بان یا بان میان بان یا کیا تھا صاحب کیا تھا یا آوے گا مقرر آوے گا
 علیٰ ہذا القیاس اور کبھی تمام جملہ کو مکرر کہتے ہیں مثلاً زید گیا تھا زید گیا تھا اس تاکید میں تھہر
 نسبت کا اور تاکید معنوی وہ ہے کہ معنی کسی لفظ کی تقریر پر دلالت کرے اور وہ یہ الفاظ ہیں
 آپ خود سب و دونوں اور اخوات اسکے مثلاً کہیں میں آپ گیا تھا یا میں خود موجود
 تھا اور وہاں سب لوگ بیٹھ تھے اور دونوں یہاں آئے تھے اس میں تقریبہ شمول میں فصل
 ساتویں بدل کے بیان میں بدل وہ اسم ہے کہ بعد ایک اسم کے واقع ہوا اور نسبت کو ساتھ
 وہ ہی مقصود ہوا اسم اول بمنزلہ توطیہ اور تہید کے ہوتا ہے اور اول مبتدل منہ کہتے ہیں اور
 بدل چار قسم ہے اول بدل اکل من اکل یعنی سارے کو ساریسی بدل کرین اور یہ وہ اسم ہے کہ
 اسکا مدلول بعینہ مدلول مبتدل منہ کا ہو مثلاً زید تمہارا بھائی آیا تھا یا علی بخش آپکا بھائی
 بھائی بدل کر زید کا اور بیٹا بدل ہے علی بخش کا اور آنے اور جانے کی نسبت ساتھ وہ بھی
 ہین اور زید اور علی بخش ان دونوں کے واسطے بمنزلہ تہید کے ہین کیونکہ اگر انکو کہتے بھائی
 اور بیٹا ہونا کسی نسبت سمجھا جاتا تو دوسرے بدل بعض من اکل یعنی سارے کا ایک جزو اس
 سارے کا بدل ہوا اور یہ وہ اسم ہے کہ اسکا مدلول مبتدل منہ کی مدلول کا جزو ہو جیسے کہین کہ ہنور لڑی
 کھائی ایک ٹکڑا اور پلاؤ کھایا ایک نوالہ یا اسکو باپ کا مال میراث میں یونچا اسکا آدھا
 تیسری بدل الاستعمال اور یہ وہ ہے کہ اسکا مدلول مبتدل منہ سے متعلق ہو کی مثال تکلف لکھی جاتی
 ہے مثلاً کہین زید لٹ گیا مال اسکا زید کے لٹ جانے سے اس کے مال کا لٹنا مراد ہے لیکن بدل
 عربی میں کثیر الوقوع ہے اور فارسی میں بھی کم واقع ہوتا ہے چہ جائے اردو اور اسکا استعمال
 اردو میں کہیں یا یا نہیں کیا بدل الفاظ وہ اسم ہے کہ غلط کے پیچھے ایک اور لفظ سے یاد کرین
 اور اردو میں لفظ نہیں کا بھی اس بدل کے اول مذکور کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ پہلا اسم

عاطف تھا اور ہوا زبان سے سرزد ہو گیا تھا اور مقصود دوسرا ہے مثلاً کل آپ کا بھائی
 آیا تھا نہیں بیٹا یعنی اول بھوئے سے بھائی زبان سے نکل گیا اور بعد اوستے اوستا ندرک
 کیا فصل آٹھویں اوس عطف کی بیان میں جو بواسطہ حروف عاطفہ کے ہوا اور جو عطف
 کرین اوسکو معطوف علیہ کہتے ہیں اور معطوف وہ اسم ہے کہ حرف عطف کو بعد مع معطوف علیہ کی
 نسبت کے ساتھ مقصود ہو جیسو کہ میں بلاؤ اور سالن کھایا یعنی سالن بھی کھایا اور بلاؤ بھی کھا
 معطوف کیا چاہو کہ فعل تائیت اور تذکیر میں معطوف کی تائیت اور تذکیر کے تابع ہے یعنی اگر
 معطوف علیہ مذکر ہو اور معطوف مونث تو فعل میں علامت مونث کی لاحق کرینگے مثلاً سالن اور
 رونی تھائی اور اگر معطوف علیہ مونث اور معطوف مذکر ہو تو فعل میں علامت تذکیر کے لاحق
 کرینگے جیسو رونی اور سالن کھایا اور عطف بالاحرف کو عطف بنسبت بھی کہتے ہیں فصل نویں عطف بیان
 اوپر ایک اسم پر صفت کے سوا کہ ایک اور شے کو ظاہر کر دیتا ہے پس عطف بیان وہ اسم واقع ہوگا
 جو زیادہ مشہور ہو مثلاً مصلح الدین سعدی جمال الدین عرفی افضل الدین خاقانی اوصد الدین لہوری
 یا کہیں مینظام الدین مینون شیخ ابراہیم ذوق یا کہیں مرزا معن بادشاہ کو چھوٹے بیٹے کی سواری دیکھی تھی

باب تیسرے لغت میں

فصل الالف آا امر سے مشتق آئی سے آب الف ممدودہ کے ساتھ پانی اور موتی کی
 صفائی کو جب مضاف ہوتا ہے تو لوار اور چھری وغیرہ کی طرف بمعنی تیزی اور برش کے ہوتا ہے
 آبدار وہ شخص جسکو آبدار خانہ کی خدمت سلاطین یا امراء جلیل القدر کے سرکار سے
 مفوض ہو اور وہ شمشیر جہین برش خوب ہو اور وہ موتی جہین صفائی بہت ہو اور
 مرتبہ کاشیرہ جسوقت خوب صاف ہو بغیش تیار ہو تو اسکو بھی کہتے ہیں کہ خوب آبدار
 پچاہے آبداری خدمت آبدار خانہ کی اور صفائی آبدار خانہ وہ مکان جو پانی کے ظروف

کچھ کے واسطے مقصود ہوا بدینہ وہ شخص کہ اوہ کسی آگاہ میں آنسو بہہ ہوئے ہوں اور
 مستعد گریہ کیا ہو آہستہ استنجا اور اس میں لفظ کو کرنے اور لینے کے ساتھ استعمال کر دینا
 جیسے کہ میں کہ اوہ آہستہ کی یا آہستہ کی اگر وغیرہ اور اعتبار اشارہ پانی کی چادر آگاہ
 شراب کا کام شہل کشیدہ اور بیع آب و تاب صفائی اور چمک آباد ویران اور اسکا
 استعمال مکان اور زمین و دروازے جانیست جیسے وہ گھر آیا ہو یا وہ شخص اس گھر میں آباد
 ہوا اور جو شخص فارغ البال اور فراخ عیش ہوا وہ بھی آیا کہتے ہیں اور یہ مجاز و تشبیہ
 کہیں آب و شخص روئی سے آباد ہوا آبادی مقابل ویرانی آگاہ چھوڑا اور وائے چمک
 اور معنی اول کے چھوٹنے کے ساتھ استعمال کرتے ہیں آباد و کاد و سوزش جو کسی شہر کا اور
 حد سے دلیں ہوا اور نسبت آباد کی طرف دل کے اس خیال سے جو کسی کمال سوزش
 دلیں فی الواقع آباد گئے ہیں آبی نیلگون اور ایک قسم روئی کی جو مقابل سوزش کے کہ نور
 میں کہتی جو کہ سوزش کے خیر میں روعن اور دود و داخل کرتے ہیں اور اسکو خیر میں پانی
 اسواطی آبی کہتے ہیں آب الف مقصودہ کہ ساتھ یعنی اس وقت اتر اصل میں یعنی دم پر ہو
 ہے اور شعل یعنی پراگندہ کہ جیسے سب کا تار و خیز کے اتر چسے ہیں اور معنی بد وضع اور باطل
 کے بھی استعمال کیا جاتا ہے جیسے کہ میں کہ اسکا بیٹا بڑا اتر ہے ابجد عبارت مشہور کہ اسکا
 مردن تہی کے معلوم ہوتے ہیں ابجد خوان نو آموز ابدال الف کے تحت سے ایک فرقہ ہوا
 جیسے ابجد شور و چونکہ ابجد نشان حرمت آہی گاہی ابجد کو ابجد حرمت بھی کہتے ہیں اور کبھی بطور
 تشبیہ کے حرمت آہی کو بھی ابجد حرمت بولتے ہیں اور وہ نقش جو کاغذ ابری پر ہوتی ہیں انکو
 بھی ابجد حرمت میں ابجد لکیر وہ ابجد کہ دور و درنگ برتے آہر قبلہ وہ ابجد قبلہ اور انکو
 یہ ابجد اغلب کہ خوب بہ ستارہ ہر غیہ قبلہ اور کعبہ ایک لیکن فارسی میں اس ابجد کو ابجد قبلہ

کہتے ہیں نہ ابر کعبہ مگر میر تقی نے ابر کو کعبہ کی طرف بھی ایک شعر میں منسوب کیا جو اور حق ہے
 کہ اوس شعر میں لفظ کعبہ کا یہ نسبت قبلہ کے خوب گرم واقع ہوا ہے لہذا ابراؤٹھا جو کعبہ
 سو جھوم پڑا منجانبہ پر + بادہ کشوں کے جھوٹ ہیں اب شیشہ اور چمانہ پر + اور مشہور ہو کہ
 کینے میر سے پوچھا تھا کہ ابر قبلہ معروف ہو نہ ابر کعبہ اوستے جواب دیا کہ کعبہ یہاں گرم تھا
 اس واسطے کہا گیا ابر مردہ ایک خیر موتی پر لولی اور سورخ دار اور بہت ہلکی کہ پانی کو جذب
 کرتی جو عوام کو اذیت دے کہ وہ مرا ہوا ابر ہوتا جو اسکو عربی میں اسج کہتے ہیں ابری ایک
 کاغذ منقش کی ہوا جس کے نقش کرنے کا قاعدہ یہ ہو کہ تخم میخی کے عاب پر لکی رنگ مثل سرخ
 اور زرد اور تیر وغیرہ ڈالکر کاغذ اوپر رکھکر اوٹھا لیتے ہیں کاغذ ان رنگوں کو پی لیتا جو ان
 نقوش کو ابرا اور اوس کاغذ کو کاغذ ابری کہتے ہیں ابرہ دو ہرہ یا رولی دار جامہ میں وہ
 کپڑا جو اوپر کی جانب ہو مقابل اسکو استر کر استراعام کا متعفن ہو جانا بسبب اثر گرمی کے ابرا ہوا
 طعام جو بسبب گرمی کے متعفن ہو گیا ہو ابرا الف مضموم سو پانی یا اور شے قیق کا بسبب
 جو شے کے طرف سے باہر نکل پڑنا ابرا ال حاصل بالمصدر ہے اسنے سے یعنی اوس جوش کو کہتے ہیں
 جسکو سبب ثالثات اپنی طرف میں سے باہر نکل پڑتے ہیں ابرا الف مضموم سے نباتات کا ریز
 سے باہر نکلنا اور بجائے اوسکے آگنا کاف فارسی سے مقام میں باے مودہ کی بہت مستعمل
 ہے ابونا ابی سی متعدی ہو یعنی کسیکو پونے کے واسطے حکم کرنا ابھی الف مقصورہ سے یعنی
 یعنی اسوقت یہ مرکب ہوا اب اور سی ہو جو فائدہ حصر کا دیتا ہوا اب الف ممدودہ سے مع
 فارسی کے یعنی خود آپا پڑی بہن آپس یعنی سہار لیا بیت یعنی قرابت آپن الف مقصورہ
 سے یعنی خود لیکن شاہجہان آباد کی زبان میں مستعمل نہیں اہل و کن وغیرہ کا محاورہ ہوا اپنا
 جو اپنے ملک سے ہو مگر اطلاق اسکا اوسپر کرتے ہیں جو باعتبار لفظ کے مذکور ہو مثلاً سباب

اپنا اور مال اپنا اور مکان اپنا اپنی یاد معروفہ سے جو اپنے ملک سے ہو سیکن اسکا حکم
اوس پر کرتے ہیں جو بابتبار فقط کے مؤنث شکار اپنی حویلی اور اپنی زمین اور اپنی خیریا
اکثر چیتے بھونے کے محل میں استعمال کرتے ہیں اور کبھی ایسے محل میں بھی بولتے ہیں کہ کوئی
شخص بہت فساد یا کبریٰ از خود رفتہ ہو کر کیسے ساتھ التفات نہ کرے جیسے کہ میں وہ شخص
میں سے زیادہ اچھا جاتا ہوں آتش آگ آتشک میں شہوانی اسکا اطلاق اکثر جن اور
پری پر کرتے ہیں جیسے خاکی انسان پر آتش دان آگ لگتی آتش شیشہ ایک قسم شیشہ کی ہو کہ اگر بظاہر
آفتاب کے کیا باوے اس طرح سے کہ آفتاب کی چمک اوہ میں سے کپڑے پر گری تو وہ کپڑا
جل جاتا ہوا تو ان مضمر میں سے مع تارے فوفانی کے شد و خواہ مخفہ اصل میں ایک لہ
کا نام ہے جس سے کپڑے پر نقش کرتے ہیں اور بابتبار مجاز کے ادن نقوش کو بھی کہتے ہیں
اور جانا چاہیے کہ اوس آگ کو آگ پر گرم کر کر کپڑے پر رکھتے ہیں اور اسکے صدر سے بعض اجزا
کپڑے کے اوپر آتے ہیں اور اوس او بھرنے سے بیل اور بوٹے کپڑے پر معلوم ہوتے ہیں
آراف ممد و وہ اور اسے منقلہ بندی سے بناہ کسی شے کی شلا وہ دیوار کی آڑ میں
کھڑا ہو اگر کجا ایک قسم خوشبو کی جو آگ کا گنا آگ کا کسی سے میں اثر کرنا اور اکثر اوس مقام
میں متعلیٰ ہوتا ہے کہ کسی کا گھر جل جائے اور معنی غضبناک ہونے کے بھی آتا ہے مثلاً مجھ کو
اُس بات پر آگ لگ گئی اور کبھی لون کہتے ہیں میرے تن پر آگ لگ گئی اور معنی
حقیقی سے ماخوذ ہر آگ لگی یا سے تختانی مجھ سے وعاے ہے اگر تاسروں سے اعضا کا
انسرہ اور سخت ہونا اور کبھی تکبر اور غرور میں بھی متعلیٰ ہوتا ہے اور یہ ایک حالت ہے
جسے تنکھیا کہتے ہیں یعنی چھاتی نکال کر چلنا اکثر الف مقصورہ اور کاف تار می شد و مخلوط الہا
اور اسے منقلہ بندی سے وہ شخص ہے جو بات بھلائی کی مطلق نہ سمجھو آگال الف

۱۰۱۔ تری ایک درخت معروف کا ترش مزہ اور اسکو عربی میں تر بند ہی کہتے ہیں
 المٹا شکم کے اعصاب کا کھج جانا اور بعضے انبٹا الف مفتوح اور لون غمہ اور باو مودہ
 مفتوح سو پوتے ہیں اندھا نابینا اور وہ کو اجوتا ریک ہوا اور اسکا نشان معلوم ہوتا
 اسکو بھی اندھا کہتے ہیں اور بعضی چیز جو اچھی طرح آنکھ سے دکھائی نہ دے جیسے حروف کتاب
 کے جو خوب پڑھے بجاتے ہوں اسکو بھی اندھے حروف کہتے ہیں اندھیر اصل میں بمعنی تاریکی
 ہے لیکن معنی اصلی سے مجبور ہو کر بعضی جو را اور ظلم کے مستعمل ہے اور بعضی تاریکی کے اُس
 جاے میں استعمال کرتے ہیں کہ بسبب گرد و غبار کے تاریکی ہو جاوے مثلاً ایسی اندھی آئی
 کہ ایک اندھیر ہو گیا اندھیر بمعنی تاریکی کے خواہ تاریکی شب ہو خواہ کسی حدیث سے آنکھوں
 کے سامنے آ جاوے خواہ گرد و غبار سے ہو اور غالب یہ ہے کہ اندھیر اور اندھیر اور لون
 لہ ظمرب بین اندھا اور اسے معلوم نسبت سے چونکہ تاریکی میں کوئی شے اور ظلم میں
 حق نہیں معلوم ہوتا اسکو نسبت کر کر اندھیر اور اندھیر اکھا ہوا اندر کے خفا سے
 اس ملک میں جو مشہور ہے وہ یہ ہے کہ گرگی چاشنی میں اور کھڑا لکڑی قوم چیار کرتے ہیں اور
 اور بعد تیار ہونے کے مختلف صورتوں کے ساتھ کبھی شکل شکر پارہ کی اور کبھی اور شکل سے
 تراش لیتے ہیں اور رسالہ لغات ہندی میں جو لکھا ہے اسکا ترجمہ یہ ہے ولیباے حلقہ
 سے طرح طرح کی رنگ کی پکائی ہیں اور بعضے جلیبی کو بھی کہتے ہیں انتہائی ہم کہتے ہیں کہ یہ
 اندھا ہوا اور واضح ہے کہ جو لیبیا کہ آئی سے طیار ہو وہ بجز جلیبی کے نہیں ہے اور اندر کی بھی
 جلیبی کے معلوم نہیں کہ زبان کس ملک کی ہے انسوالف ممدودہ سے اشک آنسو بہا مارونا آنسو
 پے جانا آنکھ سے آنسو کو باہر نکلنے نہ دینا آنسو پوچھنا فی الجملہ تشفی کرنی آنا الف مفتوح
 اور لون مشدومع الالف سے وہ عورت جو لڑکوں کی تربیت کے واسطے ملازم ہو ان

النج اور حرف نفی کا بھی جو جیسے انرت اور اس کا حال حرف کی بحث میں علم نحو کی
باب میں گذرا انگلہ چشم انگلہ سی چشم لیکن یہ زبان سلف کی ہر انگلہ ملانا یعنی انگلہ سے
کرنا انگلہ چرانا انماض کرنا میر کا شعر انگلین چرانیونہ نگ ابر بہار سے ہمیری طرف
بھی دیدہ خوبار دیکھنا + انگیا سینہ بند زمان انگور سیوہ معروف اور زخم کا کھڑنڈ سودا کا
سے استقدر بنت العنبر سے دل ہو سودا کا بڑا + زخم نے دل کے نزدیک مونس خجی انگور کا +
انگور کی خمیازہ کو کہتے ہیں او جمل جوشی کہ انگور کے سانسے آڑ ہو جاوے تاکہ کسی شے کو
دیکھائی دینے سے منع آوے اوٹ الف مضموم اور واو مجہول سے بعضی او جمل کے جو گزرا اولیٰ
ایک چیز ہے اندر سے خالی کہ اوہین غلہ وغیرہ کو پتی ہیں چوبی ہو یا سنگین او پر تلے کی یا
مجہول سے دو بھائی یا ایک بھائی ایک بہن اور او پر تلے کی یا سے معروف سے دو بہن کہ
انکے بچپن اور بچہ متولد نہوا ہو بیان کرتے ہیں کہ اوہین اکثر دشمنی اور عناد ہوا کرتا ہے
او پلا الف مضموم اور واو غیر ملفوظ سے گوہر سوکھا ہوا جو جلانیکے کام آوے اور وہ ایک
بیات خاص پر ہوتا ہے کہیں مہر اور کہیں مثلث اوستانی وہ عورت کہ لڑکیوں یا لڑکوں
تعلیم کرے خواہ علم خواہ کشیدہ بنانا اولنا الف مضموم اور واو غیر ملفوظ سے واو گونہ
اور کرنا اولیٰ دوم بھرتا سانس کا اندر سینہ کی جانا اسطرچہ کہ اسکا باہر کو آنا محسوس کم ہوا اور یہ
حالت اکثر موت کو وقت ہوتی ہے اولیٰ پیر اور اولیٰ پاون پھر جانا یہ جب بولتی ہیں کہ کوئی شخص
آئی ہی تو وقف پھر چلا جاوے اولیٰ پیر چلنا اور اولیٰ پاون چلنا بمعنی پھل پاون چلنے کے ہے اولیٰ چلا جانا
انگریزے تو وقف چلا جانا اولٹ جانا دکا مضطرب ہونا خوف سے یا کسی غم و الم کے شے سے اولٹا دنیا کی
کو آتی ہے پھر پھر دنیا اولٹ دنیا واو گونہ دنیا کسی چیز کا بے پیالہ اولٹ دنیا یا تھا ب و پروردہ
اولٹ دنیا اور حرف کو مار کر گرا دینے کو بھی کہتی ہیں اولیٰ چال روشن بد اولیٰ ملک کا ہے یعنی سیدھی بات کو

بھی اولٹا سمجھتا ہے انشاء اللہ خان کا شعر ہے عجب اولٹی ملک کو میں اجی آپ بھی کہتے
 کبھی بات کی جو سیدی تو ملا جواب اولٹا + اولٹا جواب اب یہاں یہ انشاء اللہ خان کے شعر
 میں گذرا اور جازوا وغیرہ موقوفہ سیویرانہ اجر گیا یعنی خانہ خراب یہ زور مرہ عورتوں کا اور
 واوغیرہ موقوفہ سے یہ ہونی کپڑے کے ٹانگی کھولنا اور انشاء اللہ خان کے شعر سیویرانہ عجب اولٹی
 کہ قبر کے پتھر اور کھارٹے پر بھی احلاق اسکا درست ہو دہوندا ہے سینہ صد چاک نظر آیا تری عاتق
 اور سکی تربت کی جو میں جاکے او دھیری پتھر + لیکن فقط قبر او دھیر نا البتہ یہاں بھی سنایا
 ہو اوجاٹ ہونا دل کا دفعہ دل کا کسی کام سے بے التفات ہو جانا اولیٰ نہ تار بن کو اولٹا کہ
 پانی یا اور انکسرت کو اوس میں سو ڈال دینا آہا الف ممدودہ سے کلمہ تعجب ہے انشاء اللہ خان کا شعر
 کیا بلٹھی ہے اسی نام خدا و اچھری آباہ ہونٹوں پہ تمہارے + ایک بوسہ کے صدمہ سے
 دھوان دھار ملاہٹ + ہسی کی اداہٹ + آہٹ الف ممدودہ اور تارے شعلہ بندی کے
 ساتھ آواز پا اور سکو پھر حال بھی کہتے ہیں ایٹنا ٹیٹے کے حال میں چپ و رست مسانہ حرکت
 فصل بامی موصدہ کی + بات سخن بات ماننا سخن قبول کرنا انشاء اللہ خان
 کا شعر ہے جو تار چنگ چھیر نہ انشا کو بات مان + تیرا سنا ہوا ہے یہ سب راگ اسی بسنت بات
 کہ کسی ستر سے لیجانا جو بات کہ کوئی شخص کہنے کو ہو دوسرا آدمی اوس بات کو اوس پہلے
 کہی بالاطفل خورد اور حلقہ سین یا زمرین یا اور کسی خیر کا شل برنج یا مس کہ عورتیں کل نہیں
 پہنتی ہیں بالی طلعہ مذکور لیکن بہ نسبت اسکے خورد یا مس یعنی بوی خوش ہو یا بد بانیس خفا
 نون سے بمعنی نے کے پاؤں کا لٹا ہوا ہے فارسی سے اپنی حد سے بڑھ کر قصد کرنا پاؤں پھیلا نا
 کسی امر میں بہت ابرام کرنا مثلاً جب کوئی شخص کسی سے بہت خیرین طلب کرے اور تھوڑی
 خیر و ن پہنچانے نہ تو کہیں کہ اوسنے بڑے پاؤں پھیلائے اور معنی دراز کرنے پاؤں کے بھی جب

اسبب استغنا کو کسی کی طرف کی جاوین جیسی اس شعر میں گویا کی سببے نیازی نہ کیا ہے نہ فرما
 ہاتھ کھینچا پاؤں پھیلاتے ہیں ہم نہ پاؤں پھیلا کر سونا فراغت سے سونا پائل وہ لڑکا
 شکم ماوسے پاؤں کو بل تھول رہا ہو پارس باؤ فارسی سے ایک تھمر ہے جسکی لکانے سے لوہا سونا
 موج تاسو پاس یعنی نزدیک پاس نہ چٹکانا یہ لفظ بیشتر منفی ہی متعل ہے یعنی قرینہ آنا کسی کے
 پائل ایک قسم خمی کی ہر پات برگ باؤ باؤ تازی سے یعنی ریت کو اور بیشتر یک لکھن پر اٹل
 کرتے ہیں باؤ بول بابا کا ہے یعنی باپ کے کہ الف واوسے بدل گیا ہے لیکن یہ لفظ فقیر بیشتر
 محل تعلیم میں ہر شخص پر اطلاق کرتے ہیں جیسے عورت کو مائی انشاء اللہ خان کا شعر ہے
 جب لگو کنو اور داسارنگ کو ہم درویش لوگ + دوڑ ایک بابونی ہاتھ سے چٹایا بستر
 باٹ راہ اور سنگ تر ازو بارہ دری اصل میں وہ مکان ہے جسکو بارہ دروازہ ہوں لیکن
 روزمرہ حال میں بارہ سے کم دروازہ والی مکان پر بھی اطلاق کرتے ہیں رسالہ لغات نہکا
 میں لکھا ہے کہ کبھی چار وری یا شش وری کو بھی کہتے ہیں اور اس رسالہ میں تخصیص اس
 مکان کی کی ہے کہ گھر کے اوپر یعنی چھت پر بناوین اور چاروں طرف سے در رکھتا ہو جو کہ
 یہ لکھا ہے و ان آن بود کہ بر بالائے خانہ سازند و ہر چار طرف در داشتہ باشند لیکن تخصیص
 بانا خانہ کی ظاہر ہے کہ اس واسطے کہ اگر ایسا مکان زمین پر بناوین اسکو بھی اسی نام سے
 کہیں گے چنانچہ بولتے ہیں کہ فلان باغ میں بارہ دری ہے بارہ پلہ شاہجہان آباد سے دو چار
 کہیں پری ایک پل ہے لیکن وجہ تسمیہ اسکی معلوم نہیں مگر بعض سے یوں سنا گیا ہے کہ اصل اسکی
 باران پلہ ہے اس واسطے کہ مینہ کا پانی اطراف اور جوانب سے جمع ہو کر اس رستے سے بہتا تھا
 عبور کی آسانی کے واسطے وہاں ایک پل بنایا گیا ہے بابتہ خفای نون سے کوئٹی سے منوڈتیک
 باغ سبز رکھا نافریہ و بنا انشاء اللہ خان کا شعر ہے گل داع و خدادہ رحم سے پرش اور سیکڑوں آبلہ

مجھے باغ سبز دکھائے ہو الم فراق میں باغ دل + باغ باغ خوشدل سودا کا شعر ہے
 ہر ایک مرغ نے ہو باغ باغ دی یہ ماہ شکر سدوش کہ عمرش دراز باد چسپرا
 تقصدی نکتہ طوطی شکر خارا باغات جمع باغ کی باغبان نگہبان باغ کا باہر یعنی بیرون
 برہی دونوں بات موصدہ اور راس مصلہ مکسورہ مع الیاء التتمائی وہ بال سر کے اغویز
 پیشانی کی طرف سے قدر دو انگشت کے چھوڑتی ہیں بانگ باہی موصدہ اور بعد الف کے
 نون غنہ اور کان تازی سے ایک قسم ہے زیور کی اور ایک وزرش ہر سپاہیوں کی کہ کارڈ
 حرلیت پر وار کرتے ہیں بالکا اصل میں یعنی کج کے ہو اور مجازاً یعنی شوخ و شنگ کی مستقل
 ہے + بالکپن حاصل بالمصدر یعنی شوخ اور شنگ ہونا بانگ کان فارسی سے آواز مطلق
 اور اذان نماز کی بول درخت کیلک پلسپا باہ فارسی اول مفتوح اور باہ فارسی دوم
 مکسورہ مع یاء تختائی اور باہ ہوز بانگ کشیدہ سے نام جانور اور ایک کھلونے کا ہے کہ لہجے
 آہن سے بناتے ہیں اور لہجے خاک سے اور لہجے نرسل سے اور ایک کولب پر رکھ کر بجاتے ہیں اور
 ابنہ کی گھٹی جو پتھر کی گیس کر اکثر اطفال ہونٹوں پر رکھ کر بجاتے ہیں اسکو بھی اسے نام ہے
 بولتے ہیں پٹی باہ اول فارسی مفتوح اور باہ دوم تازی مفتوح اور باہ تختائی شدہ
 نام جانور ہونٹوں کا فارسی اول مفتوح اور باہ فارسی دوم مضوم مع واو ساکن اور باہ
 مشقلہ ہندی مفتوح مع النون نام درخت معروف کہ اسکا ثمر مشابہ لکڑے ہوتا ہے اور
 اول سبز اور بعد پختہ ہونے کے سرخ ہو جاتا ہے پوٹہ باہ فارسی اول مفتوح اور دوم
 مضوم اور واو ساکن اور باہ مشقلہ ہندی مع الہا یا مع الالف سے پشت چشم پیری
 باہ فارسی اول مفتوح اور دوم ساکن اور باہ مشقلہ ہندی مکسورہ مع یاء تختائی کے
 جو چہ سائل رفیق کہ جگر طبق طبق ہو گئی ہو اور پیری جنبی سوخ کی اسی جگہ سے ماخوذ ہے

بشی باء موحده تازی مفتوح اور تاسے فوقانی مشد و کسور مع یاے تختانی کے قلیلہ تبا
 باء تازی مفتوح اور تاسے فوقاتی ساکن اور یاے تختانی بالغ کشیدہ سے ایک قسم یونین
 کی جو ترکیبی ہے تبا سے شیرین معروف اور چھوٹا انا آتش بازی کا تبا نام صدر ہے اور معنی اوکے
 معون ہے اور اسکی جگہ تبا نام لام کے ساتھ بھی بولتے ہیں اور وہ کثیر جسکو پکڑی کے پنجے
 اول سر پر باندھ کر اوپر اوکے پکڑی کو باندھتے ہیں تبا باء موحده تازی مفتوح اور سا
 شقلہ ہندی مشد دسے وہ سنگ جس سے کوئی شہر پسی جاوے اور نقصان اور خسارہ او
 اسو اسطے روپیہ کے خوردہ کرنے کے وقت بہ نسبت چلن بازار کے جب قدر کم حاصل ہو اوکو
 بھی تبا کہتے ہیں یعنی اسقدر خسارہ ہے اور یہ لفظ اس معنی میں لگنے کے لفظ کے ساتھ مل
 ہے مثلاً روپیہ کو ایک پیسا بٹہ لگا تبا باء موحده تازی مضموم اور تاسے شقلہ ہندی ساکن
 اور نون مع الالف سے غارہ اور او سکوا تبا بالغ مضموم بھی کہتے ہیں تبا باء موحده
 تازی مفتوح سے مصدر ہے بمعنی تافتن اور معنی حاصل کرنے قیمت اجناس کے بھی مستعمل ہے
 مثلاً آج صبح سے دہل روپیہ بڑھ اور یہ لفظ بنیوں کے اکثر زبان زد ہے جو ایک قسم سے
 کیسکی کہ اوسمیں رشتہ ڈالکر روپیہ پیسا یا چالیا اور زردہ وغیرہ بھر کر اپنے پاس کھوین
 پٹو باء فارسی مفتوح اور تاسے شقلہ مشد دسے ایک قسم ہے لباس کی کہ او سکوا یونین
 وغیرہ سے بنتے ہیں پٹو علاقہ بند ظاہر یہ مرکب ہے پٹو اور الف نسبت سے اور چونکہ علاقہ
 کو اکثر آون وغیرہ سے کام پڑتا ہے اس تمام کے ساتھ موسوم ہو گیا پٹو تازی وہ شخص تمام
 حساب و نہات کا اس سے متعلق ہو پٹو باء فارسی مفتوح اور تاسے شقلہ ہندی مشد
 مفتوح سے گلو بند سگ وغیرہ کہ چرم اور بانات وغیرہ سے بناتے ہیں اور وہ سنہ کہ وہاں
 کے جابرہ کو باب میں مالک زمین کو لکھ دیوین تبا تاسے شقلہ ہندی بے تشدید سے

پہری گنگہ سے کھینکا پتھر تارے فوقانی کے ساتھ نواح اس لفظ کو اس معنی میں بغیر مشدد
اور مخفف استعمال کرتے ہیں اور شدہ یعنی برگ درخت کی پیا پو شمش چھت کی پٹ اولیٰ لٹا
ہوا اور معنی کو اس کے پٹ پچھا کر ایک شب تاب تنگ کاغذ باد اور پروانہ کہ جانور معروف
ہی اور اس کو عاشق شمع کا قرار دیتی ہیں سودا کا شعر ہے انصاف ہو عاشق و معشوق ہیں
کہ نور منہ پر جو ہو وہ شمع کی توصل مرے تنگ + اور ایک قسم چوب کی جو جسے جامہ نوک
و تینہ میں چنگا شرارہ تپتی باہی فارسی مضموم اور تارے فوقانی ساکن سے وہ گڑ یا جبین تار یا ہڈ
شعبدہ باز نچا تو ہیں اوس قص کو پہلی کا ناچ کہتے ہیں اور جو صورت کہ بہ شکل انسان کے ہیں
یا مس یا ہین یا طلا سے بناوین اور معنی مردک بنائی باہے نازی مفتوح اور تارے شقلہ
بالف کشیدہ ہو اور بعد الف کے دو یاے تثنائی تقسیم علی کی جو کشت زار پر واقع ہوتی ہو
پڑا وہ شقلہ جسکے دونوں طرف دو لکڑیاں جڑ کر اور زمین پر رکھ کر اوپر پچھین پھری ایک
قسم ہے زیور کی بطور چوڑی کے عورتین ہاتھ میں پہنتی ہیں لیکن چوڑی مدور ہوتی ہو اور
پھری کہیں تجرہ ایک قسم ہو کشتی خورد کی بجھڑا باہے فارسی سکورا و جیم فارسی مفتوح
مخلوط الہا اور رہے شقلہ سے جدا ہونا کسی کا کیسے ساتھ سے بجھڑا گو سالہ بجا و جیم فارسی کے
ساتھ حاصل بالصدر ہے بچنے سے یعنی نجات بچکا تا بخت یا پوش اطفال کے پانوں کے بچن
قول پچھا باہ فارسی مفتوح اور جیم فارسی ساکن مخلوط الہا اور نون مع الالف ہو ضم سہ
کا جو خون نکالنے کے واسطے اکثر امراض دہوی میں لگاتے ہیں اور یہ علاج ہو شل فصد کے
بجھڑا فرش بچھا تا فرش کہ یا بجا و اباہے فارسی مفتوح اور جیم تازی سے معنی زیادہ کہ
جس میں خشت پچھا وین بجھڑا جانور گزندہ معروف جسکو فارسی میں گڑوم کہتے ہیں بچھا و ایک قسم
زیور کی کہ اکثر زمانہ بندھا و اسکو پہنتی ہیں پچ با و جیم و و نون فارسی اول مفتوح

اور دوم ساکن حمایت چھٹا کھانا پشت کی طرف ہو کر با چھٹا آری وہ رسن جو گھوڑے کی پچھلی پاؤں اوپر سے باندھیں کچھ چوڑا وہ مکان جو کسی گھر کے عقب میں ہو چھٹا ہضم ہونا اور مجازاً مال غصب کے مسترد ہونے کو بھی کہتے ہیں مثلاً زید کو عمر و کا مال بیچ گیا اور یعنی کمال سعی اور محنت کے بھی جیسے کہ میں وہ شخص اس کام پر نہایت بچا لیکن بیشتر اطراف اور جوانب کے لوگ بولتے ہیں اور ساکنین خاص شاہجہان آباد کو کم زبان زد ہے بچا نا غصب کرنا مال کا اس طرح سی کہ پھر مسترد نہ ہو سکے یہ متعدی ہے پیچھے کا بدلہ لا عوض بدائع کے ملاکنا یہی نادان اور احمق سے بدنام شرط کا باندھنا اور نذر ناشی بدنی کھیتی اسکے کٹنے سے پہلے نرخ غلہ کا مقرر کر کر پیسہ دینا بدینی مخلوط الہا سیوچہ لوٹے دار بدلی ایک محل سے دوسرے محل پر متعین ہو جانا سپاہیوں کا اور یعنی ابر کے بدلہ باسی موجدہ تازی مضموم اور دال مہملہ ساکن مخلوط الہا سے نام ہو ایک دن کا اور یعنی قتل کے بدلہ باسی موجدہ کسور اور دال مہملہ مشد کسور اور باسی تختانی مع الالف سے علم بدعی باسی تازی مفتوح اور دال مہملہ مشد کسور مخلوط الہا اور باسی تختانی ساکن ایک قسم ہے پھولوں کی ٹاؤ کی ایک دوسرے پر قاطع کیے ہوئے اور وضع اسکی معروف ہے اور ایک پوشش ہے جرم کی کہ بطور ہار مذکور کو قاطع کیے ہوئے ہوتی ہو اور عوام اکثر اپنے اطفال کے گلے میں پہنائے ہیں بطور منت کو بہرہا باسی موجدہ مفتوح اور دال مہملہ ساکن مخلوط الہا اور باسی تختانی مع الالف وہ نرگاؤ جسکے خستین کو ماتش دیکر بیکار کر دیا ہو برابری مساوی برابری یعنی بدتراری مشغلہ سے کلان اور ایک قسم کپڑان کی جو کہ مونگیا ماتش ہندی کی پٹھی سے گھی یا تیل میں تیلے ہیز اور صورتیں اسکی مختلف ہوتی ہیں بری راس مشغلہ ہندی سے دال مونگ یا ماتش کی پٹھی میں مصالح ڈال کر تھکر کنارے یا زیادہ اس سے خشک کر کر پاتے ہیں برات وہ ہنگامہ

جوشب عروسی میں ہوا اور وہ جماعت جو کئی منزل سے کیسکی گنجدانی کی تقریب سے
 کہیں جاوے اور نکو برات بطریق مجاز کے کہتے ہیں براتی وہ لوگ جو ہنگامہ برات میں
 جمع ہوں برات کا چڑھنا سوار ہونا داماد کا مع جمع کثیر کے نکاح کے واسطے بری بای بوجہ
 تازی اور دے محلہ کسور مع یاے تھانی وہ اسباب جو داماد کی طرف سے روز نکاح سے
 پہلے عروس کے گھر بھیجا جاوے بریئے شوہر پر ایسی نام جو بی کا اور سکے میلہ کو بری ای کامیلہ
 کہتے ہیں برت مذہب ہنود میں ایک قسم عبادت کی ہو جیسے روزہ اہل اسلام میں بتاؤ
 استعمال برتن طرف برسات موسم معروف برساتی نام مرض اسپ کہ ظہور اسکا مخصوص موسم
 برسات کی ہو برسات بارش برسی وہ فاتحہ جو کیسے مرنے بعد ایک برس کے یا ہر سال کیجاوے
 اور ہر سال کی فاتحہ کو ویسا کہتے ہیں برکھا باے مودہ تازی سے بعضی بارش کے برکت
 معروف اور انچر معنی حقیقتی کے خد میں بھی مستعمل ہے مثلاً کوئی سوال کرے اگر کچھ پاس نہ تو
 کہیں برکت ہے اور غلہ تولنے والی وزن اول میں بجائے عدد ایک کی اس لفظ کو کہتے ہیں
 جیسے تیسرے وزن میں بجائے عدد تین کے ہوتا بعض زیادہ کے مشتق بہت سی برتی شیرنی
 معروف کہ شیر اور شیرنی سے طیار کرتے ہیں برف معروف برنا نام ہر آلہ نجار کا کہ اوس سے
 لکڑی میں سولخ کہتے ہیں برچھی ایک قسم سلاح کی ہر کہ ایک طرف نے کے بھال اور
 دوسری طرف آہن وار نصب کرتے ہیں برفنداز اصل میں یعنی سپاہی کے ہر جو فوج جنگ
 کو بندوق سردیوں اور روزمرہ حال میں وہ سپاہی جو ہنس میں ملازم ہو بردہ غلام
 پر ہی باے فارسی مقصود سے اصل میں یعنی جن کے ہر اور اب جنوں کی زمان خوبصورت
 پر اطلاق کرتے ہیں پری کا سایہ آسب پری کا پرستان پر یوں کا مکان پر اقطار فح کی
 پری یاے تھانی مہولہ سے اوپر طرف مثلاً دہشتے دیوار کے پرستے یعنی دیوار کے اوپر

اور مجازاً بمعنی دور کے بھی استعمال ہے مثلاً پری رہ یعنی دور رہ پر تانا حاصل جسمی جسمین تلوار
لگا کر گلے میں ڈالتی ہیں پر رکھنا بجلا برادریافت کرنا کسی شے کا عام سراسر ہے کہ زبردستی کوئی
اور شو ظاہر از زمین حقیقت ہو اور اور شاید میں مجاز پرستی ایک چیز ہے کہ گھانس اور سرگندہ
بنکر دیوار چھپر پر رکھ دیتی ہیں پردہ معروف اور مجازاً اسکا استعمال کئی طرح ہے مثلاً کسی سچا
عورت میں ہون اور مردوں کو دمان جانے سے باز رکھنا منظور ہو تو کہیں کہ میان پردہ ہوا
اگر عورتیں جامی طلحہ میں خفی ہو جاویں اور مکان مردوں کے واسطے خالی کر دیں تو کہا جاوے
کہ اسکو بلا پردہ ہو گیا اور اگر مردوں کو آمد و رفت سے باز رکھیں تاکہ عورتیں ایک مکان
سے دوسرے مکان میں چلی جاویں وہاں بھی کہتے ہیں پردہ ہو گیا اور جب آمد و رفت
کی باز رکھنے کے بعد اجازت دیوین تو کہیں کہ پردہ ہو چکا اور بمعنی بات پر تشبیہ کرنا
اور اس صورت میں رکھنے کے ساتھ استعمال ہوتا ہے مثلاً ہے پردہ رکھتے ہو اور راگ کی تمام
دولازمہ گانہ میں سے ہر قسم کو بھی پردہ کہتے ہیں اور ستار اور بین پر جو اجزائیل کے یا
ہاتھی دانت کی مانند سے باز کر بجانے کے وقت اون پر اونگی دھرتے ہیں اونکو بھی
پردہ کہتے ہیں پر سیاہے فارسی مضموم سے غرض خواہی موت کی اور یہ لفظ محاورہ میں تلو
کی استعمال ہے اور دینے کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے مثلاً وہ لوگ پر سادینے آئے تھے پر کھا
ہاے فارسی مضموم سے اصل میں بمعنی مرد کے ہے اور مجازاً بمعنی مرد بزرگ کی استعمال
ہو پر رشتا کھانا اوتار کر کیسی آگے رکھنا یہ روزمرہ ہنود کا ہے پر وساحصہ کھانے کا اور پانی
پروسی سے بڑ کو پسند نہ کہ نامرد بزرگ پر بیچنے والا پڑاؤ جسکو بچاؤ کہتے ہیں بس باہتم
بعضی تہرت اور بالکسر بمعنی زہر کے بتا بالفتح آباد ہونا اور خوشبو کا کسی شے مثل جار وغیرہ
میں پر جاننا اور بالضم طعام کا بسبب گرمی کی بوسیدہ اگر نابسانا متعدی بسنے بالفتح کا دونوں

معنی ہن بستی آبادی اور جاسے آباد بستر بافتح مطلق کپڑا بساطی وہ شخص جو اشیاء متعدیہ
کم قیمت مثل شانہ اور سوزن وغیرہ بیچ کرے فارسی میں اسکو خوردہ فروش کہتے ہیں بسا
بمعنی دستگاہ مزار اسد الدخان غالب تخلص عرن مزار نوشتہ کا شعر ہے بساط عجز میں تھا
ایک دل یک قطرہ خون وہ بھی + سورتا ہے بانداز چکیدن سرنگون وہ بھی + اور وہ گدا
یا بانات کا ٹکڑا جیسے خانہ پہنچے ہوئی ہوں اور مردہ او سپر رکھ کر شطرنج کھیلین بستر فروش
خواب بستر فروش خواب سپاہی یا فقرا کا بستر آچانا اور بستر لگانا خواب کر نیکی واسطے بچھونا چھپنا
سپاہی یا فقرا کا بسوا تیشہ شہارن بسیر آجا نورون کا شام کے وقت اپنے اپنے اشیاء میں
آرام لینا پسینا عرق پسینو ہونا بسبب محنت یا گرمی آفتاب کے بہت عرق لانا اور بھنی
منفعل ہونے کے پسینا کیسکی عجز اور زاری کے سبب او سپر لفتقد اور التفات کرنا اور بستر پہنچنے
کی دل کلن اکثر کرتے ہیں جیسو اس مصرع میں ۷ مجھے کروں خبر سے ترا دل گر سپاہی ہے ۷
پسند مغرب اور ہستمال اسکا کرنے اور آنی کے ساتھ ہر شلماہین یہ پیریمین پسند آئی اور اسکو
پسند کی پسند ایک قسم ہر کباب کی بٹن باے موحہ کسور اور شین معجمہ ساکن اور نون سے
وہ قدرت حق جل و علی کی جس سے فنا موجود کی متعلق ہر بشارت خوش خبری محمود اور وہ
خوشخبری کہ کوئی ولی یا پیغمبر کیسکو خواب میں دیوے خصوصاً پسوا زباے فارسی کسور ایک
قسم جاسے کہ اکثر عروس کو وقت و دایع کی پہناتے ہیں اور زنان رقاصہ وقت قص کے
بھی ہنپتی ہیں بقا خاک سفید کیسب پوست کے آدمی کے سر میں پیدا ہوتی ہے بقال
غله فروش بکرہ گو سفند نر بکری گو سفند بادہ بکواس ہرزہ گوئی کی باے مفتوح اور
کاف تازی مشد سے جو شخص کہ بہت ہرزہ گو ہو کچھ ناباے کسور اور کاف تازی مخلوط
سے اشیاء خوردہ اور ریزہ کا گر کر پرانگندہ ہونا کچھ تازی اور کسک متعوی کچھار باے تازی مفتوح

اور کان فارسی مخلوط الہا سے روغن کو پیاز اور لونگ وغیرہ کے ساتھ دلیع کر کر طعام
پر ڈالنا بکھارنا مصدر اور سکا بکھانا جانور معروف جسکو بوتھا کہتے ہیں بکھا حاصل بالمصدر
ہو بکھانے سے جو معنی خراب کرنے کے ہو اور بکھانا سوا نفقت اور بد فہمی کو جو در میان
دو شخص کے واقع ہو کہ ہر ایک بکھارنا مصدر ہے جو معنی خراب کرنے کے اور یہ معنی حقیقی اور مجازی
دونوں میں مستعمل ہے اور معنی بد اطوار کرنے کے بھی استعمال کیا جاتا ہے مثلاً اوسکو لوگوں نے
بکھاڑ دیا یعنی بد مزاج اور بد اطوار کر دیا بکھانا لازم بکھانے کا اور سب معانی مذکورہ میں مستعمل
مثلاً وہ کام بکھ گیا اور او نہیں اب بکھ گئی اور وہ بکھڑی ہوئی ہیں یعنی بد اطوار ہیں گئی
کان فارسی مشدود کسور مخلوط الہا سے سواری معروف مختلوع اہل فرنگ کی بگولا گرد باد
اسکو بھولا دونوں بامے تازی سے بھی کہتے ہیں بکشت بامے تازی مفتوح اور کان فارسی
ساکن اور تاسے شغلہ ہندی اول مضموم اور دوم ساکن سے وہ شخص کہ گھوڑا بھلا تاسا
دوڑا رہے یہ ترجمہ ہے عنان گستہ کا بکیت بامے تازی مفتوح اور کان فارسی مفتوح اور
یاسے تختانی ساکن اور تاسے فوقانی سے جو کہ فن بانگ میں مہارت رکھتا ہو بکھارنا باہی
فارسی مضموم اور کان فارسی سے کیسا و آواز دینا بکھار حاصل بالمصدر بکھانے سے بکھانا
ترجمہ بختن کا بکھانا متعدی اسکا بکھانا کان مشدود سے ماضی بکھنے سے اور بمعنی بختے کے اور وہ کھنجر
کہ نہایت دانا اور کارآمد و ہموکڑی ترجمہ گرفتن کا بکھڑی و تارنگ پاؤں یزبان
وہا قین کی ہو بکھلنا باہی فارسی کسور اور کان فارسی مخلوط الہا اور لام ساکن سے ترجمہ ہو
گداختن کا بکھلانا متعدی اسکا بکھال کان تازی مخلوط الہا سے ایک طرف چربی ہو مشک
سو کلان تر کہ سٹی اوسین پانی بھر کر بیل پر رکھ لیجا تو میں بکھاؤج ایک قسم باجی کی جو بطور
ڈھول کے پکوان اصل میں یعنی اوس چیز کہ جسکو پکاوین لیکن عرف میں اوس چیز کو کہتے ہیں جسکو

روغن میں تیلین جیسے گل گلی اور پوریان بلا معروف بلا نوش جو شخص کھائیں اچھی رہی
 چیر کا بخاؤ نکرسے اور جو شخص صدقہ کھائے اسکو بھی کتہ ہین بلا چٹ مثل بلا نوش کے لٹا ہوا
 کا شعر و نون کی مثال ہین سے درویش بلا نوش بلا چٹ ہین یہاں دوست پینک ہین
 جو آوین + افعی کو سل کر کرین اینون کا گھولا ہین ایسی ہی آفت بدل باؤ بازی مکتوب سورج او
 اکثر درخ موش اطلاق کرتے ہین بی مادہ گرہ بلائی مادہ گرہ لیکن یہ باج امی بلا و او بعد الا لہنا
 سے گرہ ہر بلا میں جمع بلا کی اور ایک رسم ہر عورت کی کہ اپنا عزیز اور قرابتی کو سر پر دونوں ہاتھ کو
 نہ رکھ کر ہر ہاتھ کو اپنی کٹپی کے برابر لاکر باقی ہین تاکہ اس صدر سے انگلی او گلیو سے آواز
 پیدا ہو اس آواز کو چٹھا او گلیو کا بولتے ہین اور اس رسم کو بلا میں اور بعضے شعر کے نسبت
 اس رسم کی مردون کی طرف بھی کی لیکن یہ حرکت رہا اور او باشوٹے متصور ہر جہات کا شعر
 سے بلا میں ہاتھوں کی نیچے جولین ہمارے رات + بلا میں ہاتھوں کی لٹیا ہا میں ساری رات ہ
 بی باؤ بازی مفتوح اور لام شد و کسور سے چوب معروف بلانا دونوں ہاتھ بازی مکتوب
 بیقرار سی رونا بگنا بیقرار سی رونا اطفال کا بلکا تا متعادی اسکا بونا با سے تازی مکتوب اور
 لام مفہوم سے چغرات کو چوب مخصوص کے ساتھ درسم ہر سم کرنا تاکہ روغن اس سے نکل آوے
 اور اسکو دود بونا کتہ ہین با و صفی کہ بولتے ہین وہی کو پور سنگ معروف اور غوام لام شد
 مفتوح سی بولتے ہین بگنا و پچی خیر بگے با سے تھانی مجھولہ سی ایک کلیہ ہے کہ محل تعجب میں
 بولتے ہین مثلاً بے تیرا وصلہ بلبکہ جاب بلا نہ با و کسور اور لام مع الالف اور نون غنہ
 اور وال حملہ سی باشت لیکن یہ زبان غوام کی سی پکے با سے فارسی مفتوحہ اور لام شد و
 ایک طرف ترانہ کی اور اسکو پڑا راسی شقلہ سی لام کے بعد بھی کہتے ہین اور روپہ کو دونوں
 طرف سے ہر ایک کو بھی پکے کہتے ہین اور یعنی مسافت کی مثلاً یہاں سی او اس مکان کا پکے

یا وہ مکان جسے پلہ پر سیاہی اور معنی حمایت کو مثلاً حاکم اور سکے پلہ پر سیاہی اور سکاسامی سیاہی اور
 معنی گون غلہ کو اسی واسطے وہ مزدور جو گون غلہ کی اور شا کر باجرت کہیں پہنچا دے اور
 پلہ دار کہتے ہیں پلہ یا فارسی سکسور اور لام شد و مفتوح سیاہی پر گیل پلاو یا فارسی مفتوح
 سے طعام معروف پلنا یا سے فارسی مفتوح سیاہی پرورش پانا ملتصقین وہ چھوک کہ آئے سے
 بعد دودہ ٹکانے کے باقی رہتا سیاہی اور دودہ خشک جسکو خشکی کہتے ہیں ملتصقین ٹکانا کیسکو سطر
 سیاہی کو کب کر ناکہ پلہ پر سیاہی سودا کا شعرے کی مسرف کو کھر لگان کا + اور ملتصقین ٹکانا لگان کا +
 پلہ یا فارسی مفتوح اور لام سکسور اور سیاہی تھانی ساکن مع الواد یا نہیں گھولا ہوا آرد جو واسطے
 گاڑھا کر نیکیے شو یا یا ساگ میں وقت پکانیکے ڈالتی ہیں اور آڑ کے دود کو بھی کہتے ہیں پلہ یا تھانی
 کپڑے کی کہ جسکو روغن میں تر کر کر اکثر بیخ شائعہ پر روشن کرتے ہیں اور تہی کاغذ کی جسپر تعویذ اور
 اویہ لکھ کر بھی اسکا دھوان ناک میں مریض کے پہنچاؤتین اور کبھی اوپر سر دی لپیٹ کر چہرے میں لپٹا
 کرتے ہیں تاکہ اوکو اثر سیاہی بچاں اور پری کا دفع ہو جاوے اور اصل اس لفظ کی سب معنوں میں تہی تعلیم
 تھانی فوقانی سیاہی تھانی پریا فیلہ فارسی سیاہی فارسی کو اشارہ تھان کا شعرے جی جلا اپنا سا
 پہنچا کالی لونک اور سپند + مشک و سپند و رواگر مرچ پلٹیا تعویذ + پاک ٹرکان پلٹیا
 سکوس ہو جانا پلٹیا حاصل بالعدد اور اسکا اور اسکا استعمال کھانے کے ساتھ ہر جیسو ش
 میں حضرت ظل سبحانی شراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر تخلص کے مت نسو ویکہ کہتے ہیں کو پٹی
 کھاتی + دیر لگتی بہنیں تقدیر کو پلٹے کھاتی + پلہ یا سے فارسی مفتوح سیاہی معروف اور یا سے فاری
 مفتوح سیاہی گھیر کا ساٹھوان حصہ پلنگ چار پائی بن صوابی نیشان اور عروس بنا نوشہ
 بناس پتی گھاس بن با سے موحہ تازی مفتوح سے تخم مشہور کہ اسکو برشتہ کر کر کھاتے
 ہیں تاکہ رطوبت دہن خشک ہو اور کبھی اسکو جوش دیکر پتی ہیں جسکو قوہ کہتے ہیں بنانا

تیار کرنا اور کسی سے تسخیر کرنا بناؤن مشدوسہ مصدر ہے لازم بنانے سے دونوں معنی میں
 بناوٹ حاصل بالمصدر ہی بنانے سے بنسی وہ رسیان کہ اوس میں قلاب نصب کر کے محلی کو پکڑ لیں
 اور یعنی لے کے بھی جو جھکوا مطرب بجاتے ہیں اور اسی مفسر سے مہملہ سے در میان سین اور
 یا تختانی کے بھی کہتے ہیں لیکن بذر بان بچ کی جو بناوٹ باسے موصدہ مضموم اور لون مشدوسہ
 بافتن کا ترجمہ ہی بناوٹ باسے موصدہ مضموم سے حاصل بالمصدر ہی سے جو معنی بافتن کو جو
 نسبت باسے موصدہ تازی مفتوحہ اور لون مفتوحہ اور تازی فوقانی ساکن سے ایک اخیر کو
 اور ستارہ اور سلما سی بنی ہوئی عرض میں بقدر دو انگشت کم یا زیادہ کہ اوسکو کلاہ یا پٹو
 پٹا کہتے ہیں بنیا و معروف اور یعنی مقدر سا اور استطاعت کی شکل اوسکی بنیاد کیا ہو بنو ابا
 موصدہ مکسورہ اول اور لون مفتوحہ اور و اوساکن اور لام مع الالف سی پندہ دانہ بنما تر
 ایک حیوان ہے صحرائی لشکر انسان کہ مرکب ہے بن سے یعنی صحرا کے اور انا سے یعنی انسان
 پنج باسے موصدہ مفتوحہ اور لون مفتوحہ اور ہم ساکن ہو سوداگری بنجارہ یعنی سوداگر کے کب
 ہے پنج سے جو گندرا اور آ رہ سو کہ نسبت کا ہو پس لون بنجارہ کا اصل میں مفتوحہ ہی اور
 بسبب کثرت استعمال کے ساکن ہو گیا ہو بنجر وہ زمین خشک جہاں کشت کاری نہ ہو سکی بندہ غلام
 بندہ قیدی بندگی عبادت اور روز مرہ حال میں بجائے سلام کی استعمال کرتے ہیں بندہ
 اصل میں معنی بندش کے ہو اور مجازاً اس بندش کو کہتے ہیں جو چشمہ میں واقع ہو بناوٹ خانی
 ایک فرقہ ہے جو بر اقبال کا پیشہ کرتے ہیں بندہ و انون غنہ اور باسے مخلوط کے ساتھ قیام
 بندہ و باسے تازی مفتوحہ اور لون غنہ اور وال مہملہ مضموم اور و امجولہ اور سے مشتق
 سے یعنی کنیز کہ بنیا و انون مقدم باسے بالغ کشیدہ سے بقال یعنی باسے مفتوحہ اور لون
 مفتوحہ اور باسے تختانی ساکن اور لون مکسورہ اور باسے تختانی ساکن زن بقال یعنی الالف

کے ساتھ زن بقال لیکن یہ زبان عوام کی ہے اور نصیبانی پوسٹے ہیں جو گندرا پٹیا کا باہری
 مفتوح اور نون غنہ مفتوح مشہور ہے اب الٹی پٹی باسے موجدہ مفتوح اور نون شد
 کمسور مع ایسا سے ورق رائگ کی پٹنیا یا بی فارسی اول مفتوح اور نون مفتوح
 اور بانی فارسی دوم ساکن اور نون مع الالف سی ہمار سی صحت پائے کے بن فریب
 ہونا نکلیا با وزن پنوار می پان فروش مرکب ہرین سی جو مخفف ہے پان کا اور وار^{طبی}
 سے جو کلمہ نسبت ہو اور شاید وار می وہی وارہ ہو کہ جنوارہ اور نانی وارہ جس سے
 مرکب ہو کہ یہاں بحسب استعمال کہ ہائی مخفی اس کے یا لے تختانی سی بدل گئی ہو یہ طعام
 معروف کہ دو دو کو ہار کر شک ملا کر خشک کر رکھتے ہیں پن چورہ ایک کھلوانہ پڑ معروف
 گلی یا مہی کہ اسکو تہ میں سورخ ہوتے ہیں اور اطفال اُس میں پانی بھر کر حبوت اسکا
 منہ انگشت سے بند کرتے ہیں پانی گرنے سے رہ جاتا ہو اور جب انگشت اوٹھا لیتے ہیں
 پانی گرنے لگتا ہو پن کپڑا وہ کپڑا جو پانی سے ترک کر کے عضو مجروح پر باندہ دین پن بہت
 برنج پختہ قری شربت میں بطور فالوہ کی پڑ ہو پن کھٹ پانی بھر کا گھاٹ اور ترکیب
 لفظ تقضی ہے اس امر کی کہ اسکا اطلاق لب دریا پر کیا جاوے لیکن عرف حال میں
 اس چاہ پر کرتے ہیں جس سے ہر کس ناکس اکثر اوقات پانی بھرین نہاری وہ عورت جو
 اجرت لیکر ہر کسی کے گھر پانی بھر ہو پنجری آرو برشتہ جسمین شکر اور میوہ ملا کر کھاتا ہیں اور
 اس دیار میں بعض اقرب شادی میں بطور صحابی کے برادری میں تقسیم کرتے ہیں پگوار
 باسے فارسی اور نون غنہ اور کاف فارسی مضموم اور و معروف اور راسے مشقہ اور
 ہائی مخفی سے ایک شو ہے شل جھولے کے جسمین اطفال خور و سال کوٹا کر حرکت دیتی ہیں
 تاکہ خواب آجاوے اور و معروف ہو یا مجھول اصل میں یعنی شیم کے ہے جبکہ ہندی میں

باس کتہ میں لیکن عرف عالین و اوجہول کے ساتھ بولو بد پر اطلاق کرتی ہیں مثلاً جب کہیں کہ اس میں بولنے لگے و اوجہول سے تو مراد یہ ہے کہ بد بولنے لگے بورہ و اوجہول سے شکر مفید جسکو چینی کہتے ہیں اور و اوجہول سے یعنی گون کی جسمیں شکر یا خاک ہر کر کہیں لیجاوین بولیا معروف بولیا خواہر بولیا خواہر بوجہ و اوجہول سے یعنی بار کے بولنا و اوجہول سے بات کرنی بول بات بولنی پہلا سودا کہ اسکو شکون نیک محبوز پویا فارسی مفتوح سوزبان ہنودین سبیل کو کہتے ہیں ہنودین بازو کی اصطلاح میں نقش یک کو پودہ باقی فارسی مفتوح سودخت نورستہ پون اصل میں و اوجہول سے ہی اور روزمرہ حال میں و اوسا کہ ہے بھی سنا گیا ہے اس لفظ کو اس نام میں ہنودین و اوجہول سے ہی و اوجہول سے ہی ہنودین میں سودہ لوگ جو بسبب کو غل کے اپنی علوم میں الفاظ ہندی بولتے ہیں ان کا الزام رکھتے ہیں اور کوئی نہیں بولتا سودا کو شعری معلوم ہوتا ہے کہ راتہ سابق میں خاص بھی اسکا استعمال کرتے ہیں اور وہ شعری ہر گھوڑے کی سچو میں سے پی اسی لگاؤ کہ تاہو دی یہ روان یا بادیاں باندھ پون کو دو اختیار اور سکون و اوجہول یعنی تین ربع کو اور وہ ارواح خبیثہ جو ساحر ضرر پہونچا دیں اسکو کسی شخص کے پولا باس فارسی مضموم اور و اوجہول سے متعلق پست چہر اور کو کنا پستی وہ شخص کہ ہمیشہ پست یعنی کو کنا رہنے کا استعمال رکھے اور کھلونہ ہوتا ہے کاغذ کا مخروطی شکل کہ اسکا قاعدہ یعنی پندی میٹھی کے بناؤ ہیں بسوق اسکو ہاتھ سے زمین پر کیسی طرح ڈالتے تو اسکا سراسر بلند اور قاعدہ زمین پر ہوتا ہے پوت و اوجہول اور تائی فوفانی سے پسر پوتے بیٹے کا بیٹا اور وہ لہجہ جس سے پنڈول دیواروں پر پھیرتے ہیں پوتہ و اوجہول کا پنج کے اسکو فارسی میں شبہ کہتے ہیں پوت و اوجہول اور تاسی شغلہ ہندی سے و اوجہول جسمیں غلہ یا انسان کو باندھیں اور چادر سیرونی جسمیں مردہ کو پٹین پوتا باس فارسی اور

واو مجہولہ اور تاشقلمہ مع الالف سے جانوران طائر کا معنہ پونی واو مجہولہ سی فیہ
 دراپر پچیدہ جو عورتین واسطے سوت کاتنی کے بناتی ہیں یونگی شاخ یا جوب کہ اندر سے
 خالی ہوتی ہے اور اسکو جوبگی لمب پر رکھ کر بجاتے ہیں پوری ایک قسم طعاس کی جو رغن
 میں ملتے ہیں پورا کامل پوری زراے تازی سے وہ رسیماں جو گھوڑی کے منہ پر چڑھاؤ
 پوتلی وہ پارچہ پیدیں اووینہ یا نقد رکمہ کرشتہ سے شکل مدور باندہ لین پو شاک
 لباس گورھا پیر بھونما برشتہ کرنا بھوڑا باسے تازی مخلوط الہا اور واو معروفہ اور
 رے شقلہ مع الالف سے ریت جو زارائی معلہ سے ایک قسم سرنگ کی جو کا گرنہ بجائی
 برادر ہن خواہر چھینتا باسے تازی مخلوط الہا مکسور اور باسے تختانی ساکن سے معنی
 خواہر کے لیکن یہ روزمرہ عورتوں کا ہر بھاوج زن بردار بجا بجا پس خواہر بھتیجا پس
 برادر ہو یا سے تازی مفتوح اور باسے ہوز مضوم اور واو معروف سوزن پس اور
 کبھی معنی عروس کی بھی استعمال کرتے ہیں اور کبھی مطلق جو رو کے معنی میں خواہ
 نو کتخدا ہو خواہ کتخزانی پر مدت گذری ہو اور اسید واسطے اسکو مضاف کرتے ہیں
 طرف داماد کی مثلًا فلان کی ہو یعنی اوسکی زن ہنوتی شوہر خواہر بھلا نیک بھلا
 باسے موحہ مخلوط الہا اور کاف ساکن سے ترساق بھڑوا مثلہ بھوت خبیث بھٹنا
 واو غیر ملفوظ سے مثلہ بھٹنا باہی موحہ مخلوط الہا مفتوح اور تا سے فوقانی مشدوس
 برنج پختہ بھو بھیل باسے موحہ اول مخلوط الہا مضوم اور باسے موحہ دوم مخلوط
 مفتوح خاکستر سوزان پچس باسے موحہ مخلوط الہا مضوم سے وہ کاہ کہ گندم اور
 جو کہ درخت سے خرمن کے وقت پاسے گاؤسے شکستہ ہو کر نیرہ ریزہ ہو جاوے
 بھوسی اجزائے خورد جو آٹے کی چھاننے کے بعد باقی رہ جاوین اسکو عربی میں نکالہ کہتے ہیں

بھونڈ وال مشق سے وہ جانور سیاہ کہ شکل بھور کے کوڑی میں پیدا ہوتا ہے بھانگنا ترجمہ
 گریختن کا بھگور اودہ غلام جو بار بار بھاگ جاوے بھال بھان اور خرس بھکا نا غلطی میں
 ڈانسا بھاگوت حاصل بالمصدر اوسکا بھنگ کات فارسی سے سنہری معون بھنگہ ہر نقطہ
 مہندی سے وہ شخص جو بھنگ پنی کا عادی ہو بھنگیرا بھنگ فروش بھنگا خانہ دوکان بنگ
 فروش اور حجاز اوس مکان پر بھی اطلاق کرتے ہیں جہاں اکثر بھنگ پنی و اسے جمع ہو کر بھنگ
 پیاکرین بھنگی شلہ اور علال خور بھالانیزہ بھلی باسے موعده مفتوح اور ہا ہوزرین
 اور لام کسور مع التخیالی سے ایک قسم ہو گاری کی بھولا باسے موعده مضموم مخلوط الہا
 اور واو جہولہ سے نادان بھولنا فراموش کرنا بھینگا باسے تازی مخلوط الہا اور یہاں
 تخفائی جہولہ اور نون غنہ اور کات فارسی مع الف سے وہ شخص جو ایک چیز کو دودھ
 جسکو عربی میں احوں کہتے ہیں بہت بسیار بھون ابرو بھولنا اواز کرنا سنگ کا اور
 مھاوا سہزہ گوئی اور یہودہ سرائی پر بھی اطلاق کرتے ہیں اور شاید باعتبار استعارہ
 تنجیہ کے ہو کہ قابل کو بطریق استعارہ بالکلیا کے سنگ سے تشبیہ و تکریم آواز بھنگ سے
 مختص ہے ثابت کی بجائے باسے موعده تازی مخلوط الہا اور راسے شقلہ سو گفن بھاپ
 نفس گرم اور بخارات جو پانی سے شغل ہو دین بھپارہ بخارات گرم جو جوش کی ہو
 ووائیون کسی عضو پر ہو پنا دین یہ مرکب ہو مھاپ اور آرزہ ہو جو کلہ ہے نسبت کا اور
 بسبب کثرت استعمال کے الف مخروف ہو گیا ہو بھانجوان باسے تازی مخلوط الہا مع الہا
 اور نون غنہ اور جیم ساکن اور واو مفتوح مع الالف اور لحد الف نون غنہ سرشت دوم
 بھاجوا بھلنا ہا تازی مضموم مخلوط الہا اور لام مفتوح اور سین مہملہ ساکن استغناء
 بدن کا آتش یا دھوکہ گرم مثل بھو جہل یا سنگ گرم سے بہت متاثر ہونا جیسے کہا جاوے

یہاں پتھر ایسی گرم تھے کہ پاؤں بھلس گئے بھجن باسے تازی مخلوط الہا اور جسم تازی
 مفتوح اور لون ساکن سے وہ راگ کہ ہندو عبادت کے وقت گاتے ہیں بھوجن اور وہ
 منہ زمین طعام کو کہتے ہیں بھوجن کرنا بمعنی کھانا کھانے کے جھگنا تر ہونا جھگونا تر کرنا
 بھگی بلی تباہا نذر بجا کے وقت استعمال کرتے ہیں یعنی جب کوئی کسی کام میں عذرنا مقبول
 پیش کرے تو کہیں کہ بھگی بلی تباہا ہے بھٹی ادب جمع کئی ہو کر کہیں چونہ یا ظر و رکھو
 پکاوین اور ایک قوم ہے معروف بھونرا نام ہے ایک پرندہ معروف کا کہ سیاہ ہوتا ہے
 اور اکثر چھپرے بالیں میں رہتا ہے اور بمعنی نہ خانہ کی محی مستعمل ہے جہاں متنی زن شہیدہ
 بھگتیا ایک فرقہ خاص ہے مردوں سے کہ پیشہ قاصی کارکتے ہیں جھگنا جابجا پریشان
 پھرنا پھرنا بامی موحده تازی نکسور مخلوط الہا اور اسے شقلہ ہندی ساکن سے
 یعنی ایک شو کا دوسرے چیز سے متصل ہونا اور مجازاً حلیف کو مقابل ہونا سودا کا شاعر
 جاسی جھٹا اوس صف ترکان سے آج دل تو برا ہی صاحب گھر کر گیا
 پھرنا کوڑا کا بند ہونا کوڑا کا پھرنا ہو پھرنا سے اور بمعنی زبور کے بھی ہے یعنی جانور
 معروف جس کا نیش مشہور ہے پھیر یا سے تھانی معروف سے ازدحام اور اخذ اسکا وہ ہی
 لفظ پھرنا ہی کیونکہ ازدحام میں ایک دوسرے سے پھرتا ہے پھیرنا یا سے بھوکے
 متعدی پھرنے سے پھیرنا اسکا اور میش پھیر یا اگر گہرا باسے موحده مفتوحہ اور
 بامی لفظ طی ساکن اور اسے مع الالف سے کر یعنی جھگونا فی مذریہ لفظ کبھی پھر
 اطلاق کیا جاتا ہے مثلاً زیر ہوا اور کبھی کان پر صیغے اس کے کان بہرے ہیں پھیلی ایک
 مقدار معین ہے گرگی کہ چار پانچ سیر سے زیادہ نہیں ہوتی پھیس لباس پھیس بدن بلی
 لباس کرنا تاکہ کوئی نہ پہچانے پھیری باسے موحده مفتوحہ مخلوط الہا اور لون غداؤ

باب موصدہ مع باب معروفہ اور اسے مہملہ اور باب معروفہ کے ساتھ نام ہے ایک پڑ
 معروف کا کہ جسم اور سکانہایت باریک طولانی اور پرواز نہایت سریع ہوتی ہے اور
 جو طفل خورد کہ نہایت چستی سے دوڑتا ہوا اسے کہتے ہیں کیا پھنسیری سادوڑتا ہے
 جسمنت جو چیز کہ بالکل فنا ہو جاوے بھانا عجب ناسخ کا شعر ہے ہاگلی کون سی وہ بتا
 تونکی ہکو + نہ کہہ رکھتے ہیں کافر نے زبان رکھتے ہیں ہا جب تھوڑا باب موصدہ تازی
 اول مخلوط الہا مفتوح اور نون غنہ اور باب موصدہ تازی و دوم مخلوط الہا مضموم
 اور واو مہولہ اور اسے شقلہ ہندی ساکن سے گوشت یا استخوانگو و آتھون سے گوشت
 کھانا چھٹاک بائی تازی مخلوط الہا کسور اور نون مفتوح اور کان تازی ساکن سے آوا
 ملا کم مثل آواز کس وغیرہ چھٹکنا یا بے کسور مخلوط الہا اور نون مفتوح اور کان تازی
 اور نون مع الالف سے اجتماع کس کا کسی خبر پر بہر و پ تغییر سیات تاکہ کوئی نہ پہچانے
 اور یہ فعل ایک فرقہ خاص سے متعلق ہے کہ اسکے سوا کوئی نہیں کرتا بلکہ کوئی نہیں جانتا
 بہر و پیا وہ طائفہ خاص جسکے فعل کو بہر و پ کہتے ہیں بھول گل اور شرارہ آتش چنانچہ
 گل لگنے کے وقت کہتے ہیں بھول پڑا اور معنی فاسخ روز سوم کے بھی مستعمل ہے بھول
 جھڑنے یا بے تھناتی مہولہ آخر میں کلام ہائے خوش زبان سے سرزد ہونے بھول جھڑی
 واو غیر طعنو خط سے آتش بازی معون چھٹکنا کسی چیز کا اس طرح ہاتھ سے ڈالنا کہ دو
 جا پڑے چھٹکنا باب موصدہ مخلوط الہا سے علنا اور وہ جھلی کہ محل نول ہے چھٹکنا
 متعدی یعنی جلانا اور چھٹک مارنے تاکہ آگ جل جاوے چھٹک باو و من چھٹکا
 وہ حلقہ کہ رشتہ میں خود بخود پڑ جاوے یا قصد بناوین تاکہ اوس سے طائر کو صید
 کریں چھٹنی باب موصدہ مخلوط الہا مضموم سے ایک ٹکڑا بانس کا ہے کہ اوس سے

بواسطہ ہاوی من کے آگ جلاتے ہیں پھر گنا مضطرب ہونا طائر کا مشاہدہ نصیر کا شعر ہے
 ہم پھر کر کر توڑتے ساری نفس کی نیلیان + پر نہیں ایہ مصنف و اپنی بس کی تبلیان +
 پھل پھر پھل نما ہر یہ ہے کہ تانیث ہی لفظ پھل کے لیکن ہر شعر یہ اطلاق اوسکا دست
 نہیں بلکہ اوس تر کو کہتے ہیں کہ دراز ہو اور اوس کے جون میں جنوب ہوں جیسے پھل بوتہ
 اور مونگ اور ماش اور سیم اور اتماس وغیرہ کی گویا درازی اوس کے مفہوم میں داخل ہے
 پہیلی چیشان پھیلنا ہے فارسی مخلوط الہا مفتوح سے ہیں ہو جانا کسی چیز کا پھیلنا
 متعدی اوس کا پھولنا منتفع ہونا چھکا وہ طعام جسمیں نک یا شیرینی کم ہو پھیلنا وہ من
 پھوس وہ کا جس سے چھپتیا کیا جاتا ہے پھونکا وا و مجہولہ سے جو کہ ہلکا ہو پھلانگ جبت
 اور اوسکو مارنے کے ساتھ استعمال کرتے ہیں یعنی پھلانگ مارنا پھانگنا چیز خشک سایدہ
 کو کف دست پر رکھ کر منہ میں ڈالنا پھانگنا مارنا مثلاً پھنکی خبر خشک سایدہ بقدر کف دست
 پھانگ امر پھانگنے سے اور قاش پھنکتی پٹا پھیلنا پھنکتی جو کہ پٹا پھیلنے میں مہارت رکھتا ہو
 پھن کفچہ مار پہاڑ کو پہاڑ نا ترجمہ دریدن کا پھوٹنا یعنی ٹوٹنا لیکن ان دونوں میں
 باعتبار محاورہ کے اتنا فرق ہے کہ بعض مقام میں پھوٹنا بولتے ہیں اور بعض جا میر
 ٹوٹنا اور بعض جا ہے میں دونوں کا اطلاق درست ہو مثلاً چھوڑا چھوٹا کہیں گے یہ پھوٹا
 ٹوٹا اور لکڑی ٹوٹی کہیں گے لکڑی پھوٹی اور سر ٹوٹا اور پھوٹا وہ ٹوٹا درست ہو پھوٹ
 امر ہے پھوٹنے سے اور نام ایک ترکاری کا ہے مثل لکڑی کے لیکن لکڑی سے کھان تر
 اور شیرین اور معنی ترک موافقت کو پھڑی ایک مقدار معین ہے سنگ بنیاد کی شش گز
 طول اور ایک گز عرض سودا کا شعر ہے تسلی مجھہ دیوانی کی نہو جھوٹے کے پھڑان +
 اگر سودا کو چھڑا ہے تو لڑ کو نول کو پھڑان + پھانس ریشہ باریک بان یا بالاس و غیرہ

کہ اعصاب میں چبھ جاوے اور روغن گاؤ جو کپنی سے نکالنے کے وقت بعض دفعہ ناخن کے اندر بڑور پیٹھ جاتا ہے اور گوشت ناخن کو اذیت دیتا ہے اور اسکو بھی پھانس کہتے ہیں پھانسنا گرفتار کرنا پھانسی سن وغیرہ کہ کیسی گلی مین ڈاکٹر تنگ کھینچیں تاکہ گلا گھٹا جاوے بیکس جو کہ حامی اور ند دگار نہ رکھتا ہو بے بس عاجز بیہودہ بنیادہ بیہودت درخت اور بڑا درخت انشا اللہ خان کا شعر ہے دشت میں اپنے جو آیتیں دشت نے کہا + چل بے وحدت پری کیوں یہاں تولایا بستر + بڑو دھب بی طور بڑو دھنگا وہ شخص کہ اس کے اطوار سلامت روی پر بنوں بید دل بد وضع اشیا میں سے ہو یا اشخاص میں سے بڑی کسی سے بدزبانی کرنا اصل مین بڑی عبارت اس سے ہے کہ کیسکو لفظ بے کے ساتھ نہاد کری انشا اللہ خان کا شعر ہے کونسی یہ وضع ہے سوچو تو اپڑ دلمین تم بے تے کہنا کج جو کج ہو مشفق ملاؤ + بیل بائے تازی مکتور اور یاے ساکن مچول سو شاخ درخت بساق کے کہ اطراف اور جوانب میں پھیل جاوے اور شہر ایک درخت کا ہو کہ اسکو بے خشک ہوئی کر اندر سے خالی کر لیتے ہیں اور او یہ خشک سائبہ آسمین بھر کر رکھتے ہیں اور وہ زریا خلوس کہ زن مطرب یا کچنی کو گانے یا ناچنے کے وقت بطور انعام کے سوا اثر مقرر کی دیا جاوے اور باے مفتوح سے بمعنی گاؤ کے پیر یاے تازی مکتور اور یاے مجہولہ سے شہر معروف اور وہ دو قسم ہے ایک باغی کہ وہ کلان ہوتا ہے مشابہ سیب لیکن حجم میں کم اور دوسرا صحرائی کہ اسکو جھاری بوٹی کا ہے کہتے ہیں مشابہ عناب کو لیکن حجم میں عناب سے قدرے کم اور باے مفتوح سے بمعنی دشمنی پیری یاے مکتور سے درخت پیر کا لیکن باغی پیر کے درخت کو مطلق پیری اور پیر صحرائی کے درخت کو جھڑ پیری کہتے ہیں یاے مفتوح سے بمعنی دشمن پیراگی یاے مفتوح سے ایک صفت ہے فقرائے ہند سے

بیرا لکن زن بیراگی اور ایک چوبہی خمدار کہ فترا او سکوتعل میں لیکر اوسکے سہاری سے
 بیٹھتے ہیں بیرا بائی کسور اور یا جھولہ اور راس شقلہ منہری سے چند لکڑیاں آپس میں
 بندھی ہوں جنکو دریا میں ڈالکر مسافت بعید سولاتے ہیں اور ایک فرقہ فرقون سپاہ کی
 بیرا پار ہونا کامیاب ہونا اور ماخذا اسکا معنی اول ہے بیرا کی بیرا باے موصدہ کسور اور
 یاے تختانی اول جھولہ اور راس شقلہ منہری کسور اور یاے تختانی ثانی معروف سہودہ
 بند آہن جو مجرم کے پاؤں میں ڈال دیتے ہیں اور وہ نیلہ رشتہ کہ اطفال کے پاؤں میں
 بطور نشت کے پہنائی ہیں بیرا سی بائی موصدہ کسور اور یاے تختانی اول جھولہ اور راس
 شقلہ منہری خلوط الہاس وہ روئی جبین ٹھٹی ڈالکر کیا دین بیرا باے معروف سہودہ
 برگ پان جبین چونہ اور کتھ اور سپاری وغیرہ رکھ کر شکل نشت کے موڑ دین بیرا اوٹھا
 کسی کام پر مستعد ہونا اور ماخذا اسکا ایک رسم حوالہ منہ کی محفل میں ایک بیرا پان کا حاضر
 کرتے ہیں اور جو شخص کسی کام کا اہتمام اپنے ذمہ پر لیتا ہو اوسکو اوٹھا لیتا ہو بیس عدد روپے
 بیجا بائی موصدہ کسور اور یاے تختانی معروف اور جیم تازی ساکن سے نکلیا بیر کھ بائی
 اور یاے ساکن ہو دشارچہ علم پیج جیم تازی سے تخم اور لفظ پیج جیم فارسی ہو دریاں بیچون
 وسطہ حقیقی پیچ بچاؤ وہ فیصلہ جو دو شخص میں بواسطہ شخص متوسط کے ہو جاوے پیچ
 ایک تصویر بہ ہمیات کہ اوسکو اپنے چہرے پر لگا کر اطفال کو اوس سے ڈراتے ہیں
 بید و رخت معروف اور علم دینے ہنود کا اور یاے موصدہ مفتوحہ و طبیب بیدک بائی
 موصدہ مفتوحہ سے علم طب بطور مندیوں کے بتایاے موصدہ مفتوحہ اور یاے تختانی
 مع الالف سے ایک جانور ہے پرندہ کشتک سے کچھ کلان اور اوسکا گلا مائل بزودی ہوگا
 بیکار کان فارسی سے کام دے مزد بیکاری وہ شخص جس سے کام دے مزد لین بیکار ٹانے کام

کو بی ولی سے کرنا بے رباے مودہ مکسور اور یاے تختانی معروفہ سے برا اور ایک
 طائفہ ہے جنکی قوم سے کہ ساحر آنا رہو بچانے کے واسطے کسی متعین کرتے ہیں بے ربا الف
 برا اور بے رباے مودہ مفتوحہ اور یاے تختانی مشددا اور رباے مودہ ساکن سے عورت
 بلکن باے مودہ مکسورہ اور یاے تختانی مہولہ سے چوب طولانی مدور جس سے روٹی بالوں
 پہن کرتے ہیں بیاہ باے مودہ مکسور اور یاے تختانی بالف کشیدہ سے شادی تختانی
 بیاہ ماوہ شخص جسکی شادی تختانی ہو چکی ہو بیاہ تو باے مودہ مفتوحہ اور یاے تختانی مع
 الالف اور لام مقموم مع الواو سی وہ طعام جو غروب آفتاب سے پہلے کھاوین لیکن
 یہ اصطلاح سراو گیلون کی ہے جو ایک طائفہ ہے ہندو دین سے پی باے فارسی مکسور اور
 یاے تختانی معروف سے معشوق پیا مثلاً لیکن یہ دونوں الفاظ اشعار ہندی یعنی کت
 اور دوہر دین شوہر پر اطلاق کیے جاتے ہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ہندی عورت کا
 عشق مرد پر ہے اور پیشتر عورت اپنی شوہر سے مربوط اور چسپان اشتلاط ہوتی ہیں اور
 یہ ہی سبب ہے کہ اشعار مذکورہ میں رقیب کو سوکن کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں پھر خانہ
 شوہر بنیک غنودگی پیک باے مودہ مکسور اور یاے تختانی معروفہ سے آب دہن
 جو بیاہان کھانے کے منہ سے پھینکین پیک باے فارسی مفتوحہ سے قاصد اور وہ
 لوگ جو منہ پر خاکستر ملکر اور دستار سفید اور نیلی آلبین بٹی ہوئی لشکر مخروطہ سر پہ
 باندھکر اوز با تھ میں شمشیر برہنہ لیکر محرم میں تعزیر کے آگے شتاب شتاب و تیز
 آنکھوں پیک کتے ہیں پیپ حرف اول اور سوم باے فارسی اور درمیان دونوں کے
 یاے تختانی ساکن معروف بمعنی ریم پیکل درخت معروف اور غیر معروف نہایت تیز فرہ
 کہ بطور دارو کے استعمال کیا جاتا ہے پیکل ایک قسم ہے فایزات کی جیسو ہر شے کتے ہیں

پیت دوستی اور اسکو پریت راسے مہلے سے باسے فارسی کے بعد بھی کہتے ہیں پیئیں سواری
 معروف منترع اہل فرنگ کی اور اسکو پا لکی بھی کہتے ہیں پیورسی باسے فارسی مکسور اور
 یاسے تختانی مہولہ سے ایک چہرے زر و رنگ اور اس سے رنگن رد بنا کر تصویر کے کام میں
 لاتے ہیں پیاس تشنگی پیسا فلوس ہیک ایک چہرے زربان عرض بقدر یک دوا نگشت
 اور طول کے حاملین نہیں جو اور اسکو دور و دامن اور کلاہ پر نصب کرتے ہیں پیچ پیسا او
 فریب پیٹ شکم پیٹ کرنا کان فارسی مکسور سے اسقاط حمل پیٹ والی زن حاملہ پیٹ چانا
 شکم چاک کرنا پیٹ پکڑ کر بھاگنا نہایت مضطرب ہو کر بھاگنا پیٹ بھرنا سیر ہونا پیٹ بھر
 تو نگریٹھہ پشت پیٹھہ پھیرنی بھاگنا لڑائی سی یا کسی طرف سے دوسری طرف منتہر کرنا بسبب
 بیزاری کہ پیٹھہ موڑنی مثلہ پیٹھہ ٹھوکنی تقویت کرنی پیٹھہ توڑنی مایوس کرنا پیٹھہ باؤ فارسی
 اور یاسے تختانی مہولہ سے دوست پیار جوش محبت جو نہایت تہ دل سے ہو پیار اجسیر بہت
 پیار آویز جرات کا شعر ہے آہ کیونکہ نہ جدا ہے وہ پیارا ہوتا ہے وہ نہیں ہم ہیں کہ جس سے
 وہ ہمارا ہوتا ہے فصل تاب فو قانی کی تا ایک کلیہ ہے کہ اطفال خور و سال سے بطور
 طہریت کے کہتے ہیں اور اسکا استعمال اسطرح ہے کہ اپنے اور اطفال میں جو چیز حاصل ہو
 اوس چیز میں چھپکر دفعہ اوسکے اوٹ سے نکال کر یہ لفظ کہتے ہیں تاکہ وہ لڑکا یک ہیک
 چونکہ جاوے تاب طاقت سودا کا شعر ہے می مجلس کی تاب و طاقت کیا ہے کہ تو کلیف
 شعرا و نکتہ میں تاب لانا تحمل ہونا تاب نہ رہی یعنی تحمل نہوسکا تاباں روشن دان
 تابش چمک تابنا آگ سے سیکنا تاب امر سے ٹانپنے سے اور معنی تیکے لیکن اس معنی میں تاب
 عوام کی ہوتا ہے نام بیماری معروف کا تاج معروف اور ہندی میں ٹٹ کہتے ہیں تاجو
 واو مہولہ سے اصل میں نام ہی ایک عورت کا اور اسکا قصہ یہ ہے کہ اوسنی بیوہ اور خفی کو

سید روسی سے مار ڈالا تھا اور عرف میں جو عورت کہ اپنی بھائی سے بدسلوکی کری اور کو حق
میں کہتے ہیں کہ وہ تاجو ہے تارشتہ تار بدھتا کسی امر کا علی الاصل وقوع میں نہ آتا مثلاً
روٹیا تار بند کر گیا تار کوٹنا فتور کا انا ایسی کام میں کہ متصل پہنچ جاتا ہو تار لگانا ایک کام
کو متصل کیے جاتا تار باندھنا مثلاً تار اشارہ تار کوٹنا شہاب ثاقب کا گزرتا تار سے مشغلہ
سے پی لیا کسی امر و قیق پر تار امر اسکا اور نام ایک درخت معروف کا تار سی ماہیت سے
درخت تار کے کہ وہ نشہ آور ہو تار شہ شین مجھ سے نام ہو ایک ساز کا اور اصل اسکی طاسہ
ہے طا اور سین مہلتین سے طار مہلہ تار سے فوقانی سے اور سین مہلہ شین مجھ سے بدل گیا تار
نام ہو ایک قماش زرباف کا تاکنا پوشیدہ ہو کر کسی شی کو بغور دیکھنا تاک امر اور حالی
تاکنے سے تاک لگانی اور تاک باندھنی بمعنی تاکنے کے تاک کا کاف فارسی سے رشتہ نگاری
رشتہ سوزن میں کرنا تاک ڈالنا رضائی وغیرہ میں نگندی ڈالنا تاک سی راو مشغلہ
ہندی سے ایک رشتہ ہو کہ عوام نہو دا اور خصوصاً اطفال انکی کمر میں باندھتی ہیں تال ہتھیر
ہاتھ مانا واسطے ضبط ہول نغمہ کے تال افضل تال اجڑنا فضل لگانا تالی ہاتھ پر ہاتھ مارنا
کہ او میں سے ایک صدا پیدا ہوا اور یہ کبھی تال کے واسطے اور کبھی کیسکو گاہ کرنے کے واسطے
اور کبھی کیسکی تذیل کے واسطے عمل میں آتی ہو اور اس فعل کو تالی بجانا اور تالی پینا کہتے
ہیں تالی بجنی اور تالی پیننی لازم اور سکا تالاب معروف تالو جوف دھن کے سطل بالا جسکو
فارسی میں سقف دہان کہتے ہیں تاننا جامہ طویل اور عریض کو بالائی سر یا بطور تانابا
کے نصب کرنا جیسے خمیہ تاننا یا پاور تاننی تان امر تاننی سے اور ایک طرح کی آواز ہے کہ تون
نغمہ کے کرتے ہیں اور اس طرح کی آواز کرنے کو تان لینا اور تان کوڑند کہتے ہیں تانا وہ رشتہ
جس سے طول جامہ کا حاصل ہوتا ہو مقابل بانہ کے جو باے موحہ تازی ہو اور میں

یا فقرہ کو آگ میں گلاتا تا بنا پس اور طعمہ جانوران شکاری مثل باز و باشہ وغیرہ کا بظاہر
لفظ طعمہ میں تغیر واقع ہو کر تا بنا ہو گیا ہے تاکہ اگر بہ بغیر چھتری کے تا و نس اور فقرہ
کا آگ میں چرخ کمانا اور تختہ کا غذا و بندہ اذویہ کہ اس کے اثر سے چاندی یا سونے کی خوش
وقت چرخ کے ظاہر نہوتا و وینا موچون کا موچون کو بل وینا اور اصل اسکی تاب دینا یا
موصدہ تازی کے ساتھ ہر اوریہ فعل اکثر حریف اگر اپنی لاف و گداز کی واسطے ہوتا ہے تا و لا
شباب اوریہ لغت گو انرون کا ہوتا یا ماضی ہوتا یا معنی گلا یا مس وغیرہ کو اور تر اجمالی
باپ کا تاجی باپ کی بڑی بھالی کی جو روٹا پنا ناے شقلہ بند ہی اور با ی فارسی سے حالت
محرومی میں مضطرب ہونا اور زمین پر پا لونا ناگھوڑی کا اور اوسکو مارنے کو ساتھ سہل
کرتے ہیں جیسے کہتے ہیں تاپ مارنا شاید اسکا ماخذ وہ ہے معنی اول میں کسو سٹھو کتاب مارنا
جب کہ تو بین کہ گھوڑا بسبب گر سکی کے زمین پر پا لونا رہی اور اس جگہ محرومی سے مضطرب ہونا
ظاہر ہے یعنی دانہ اور گھاس کے نہ پانی کے سبب اور کبھی اور سبب پانوز میں پر مارنے کو
بھی کہتے ہیں اوریہ مجاز معلوم ہوتا ہے تا پودہ زمین خشک جو در میان پانی کے نمایان
ہوٹا و دولون تائے شقلہ سے ایک قسم جامہ کی ہے کہ سن سے بنا جاتا ہے اور اکثر پردہ وغیرہ
بنانے کے کام آتا ہے مشہور اس کے معنی میں کہ پاس ہو مالکنا تا شقلہ سے دفع کرنا بچلہ
مال امر اس کا اور وہ جگہ کہ چوب اور بھس وغیرہ کی فروخت کی واسطے معین ہوا اور گلو
کہ فیل اور گاؤں کے گلو میں باندرھتے ہیں ٹانڈہ چان ٹانک فون غنہ اور کاف تازی سے اجزا
کمان ٹانکا وہ جزو رشتہ کا کہ ایک دوخت میں صرف ہوا ہو اور اس جزو رشتہ کو کپڑی
میں سے کڈ زانی کو ٹانکا بھرناتے ہیں ٹانکنا ایک کپڑے کو دوسرے کپڑے سے باہم کر کر
ٹانکا لگانا لیکن ٹانکنے میں فقط دو تین ٹانکوں کا لگانا معتبر ہے کسو اسطے کہ مثلاً جب چلو کے

دو پات منتر ستر جاوین تو پہ نہ کہین گے کہ ان دونوں کو ٹانگ دیا بلکہ جب ویتن
 ٹانگے لگا کر چھوڑیوں اور مقصود بھی یہی ویتن ٹانگے ہوں تو کہیں گے کہ اسکو اوس سے
 ٹانگ دیا اور اسی واسطے قیامین بند لگانے کو بند ٹانگنا کہتے ہیں ٹانگنا اسے منتقلہ اور نون
 اور کاف فارسی سے ٹگانا ٹانگ امر اوس سے اور بن ران سے انگشت پاتک ٹانگ اور ٹانگ
 پیشاب کرنا سنگ کا یہ اوسکے بلوغ کی علامت ہے ٹانگن ایک قسم ہے گھوڑی کی تبت نامی
 فوقانی اور باسے موحہ تازی سے ظروف زمانہ کی یعنی اوس وقت کی مثلاً جب میں نے
 اوس سے بچ کر کیا تب راضی ہوا یعنی اوس وقت تبت باو فارسی سے بھی پیش بقیراری ہے بھرت
 کے تپاک گرم انقلابی تبتا جیم تازی سے زبان دہاقین میں چھوڑ دینا تبت امر اور نام ایک
 دوا کا تریا نامی فوقانی کسور اور راسے مہلہ ساکن اور یائی تختانی مع الالف و عورت تڑپنا
 راسے منتقلہ ہندی مفتوح اور باو فارسی ساکن سے بقیراری سے ٹوٹنا سودا کا شجرہ
 ٹاؤک نے تیرے صید نچوڑا زمانہ میں تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانہ میں تڑپا
 تاسے فوقانی کسور اور راسے مہلہ اول ساکن اور میم اور راسے مہلہ ثانی مفتوح مع الالف
 سواندک چکنائی جوشور یا پانی میں محسوس ہو ترا بھڑکی تازی فوقانی مفتوح اور راسے منتقلہ
 ہندی اول مع الالف اور باسے موحہ تازی مخلوط الہا اور راسے منتقلہ ہندی دوم کسور
 مع التختانی سے قوت تحصیل تری پھل تین پھل یعنی ہلیلہ اور بنیلہ اور انولہ اور اسمین
 تصرف کر کے اطر فیل کہتے ہیں تریزیائی تختانی بعد راسے مہلہ کے اور راسے تازی بعد تختانی
 کے کپڑا اور پدار لگا ہوا آستین وغیرہ میں تڑپنا تاسے فوقانی مضموم اور راسے مہلہ اور
 باسے فارسی دونوں ساکن سے کپڑے کے کسی سرے کو الٹ کر سینا تڑپنا دونوں تاسے
 فوقانی مفتوح اور دونوں راسے منتقلہ ہندی سے وہ آواز کہ کسی چیز کو کسی چیز پر توتا

کرنے سے پیدا ہو کر پھر اعلیٰ الاتصال گرانا پانی کا اعضا پر تس تہای فوقانی مضموم اور سین مل
 ساکن ہو وہ ریشہ خورد کہ اناج وغیرہ سے بعد چھڑنے کے اتر جاتے ہیں تسمہ بارہ چرم کہ
 اوس کا عرض بقدر ایک دو انگشت کے اور طول اوس کا سین بنین تشریحی شین ہوجہ سے
 رکابی خورد تسمہ طعنہ لیکن اصل اوسکی تشنیع خواہ یہ لفظ عورتوں کے محاورہ میں بہت
 مستعمل ہے تفت تہای فوقانی سے آب وہن لیکن یہ لفظ ملاست کی محل میں مستعمل ہو مثلاً
 تفت ہوا و سکی اوقات پر تکنا کسی چیز کے طرف ویر تک نظر کرنا اور معنی انتظار کے نکات امر
 اسکا اور عرف انتہا مکان کسند می تکلات ترجمہ ہو دو ک کا تکل تہای فوقانی اور کاف
 تہازی مشدد سے ایک قسم ہو کا غذا و کی تلمہ اصل میں معنی گھنڈی کے ہے جو کربان
 یا کلاہ وغیرہ میں لگاتے ہیں اور روزمرہ اردو میں عوام معنی حلقہ کے استعمال کرتے ہیں
 تلمیہ بالمش اور بعضی بھروسہ کو اور وہ مکان جو مخصوص نشست فقر کے ہوتا تہای مضموم
 ترجمہ ہو سنجین لازم کا اور مفتوح سے روغن میں بریان کرنا تل تہای فوقانی مکسوسہ دانہ
 معرون جسکو کچی کہتے ہیں اور معنی مروک اور نقطہ سیاہ کہ چہرہ پر ہونو خواہ خلقی ہونو خواہ
 کاجل سے لگایا ہو شیخ ابراہیم ذوق سلمہ اللہ تعالیٰ کا شعر ہے چار ٹکڑے کر دو لکی کہ نہیں سکتا
 لب کو دون رخ کو دون زلف کو دون کل کو دون + تل بدھنا شعاع آفتاب کا
 آتش شیشہ سے کسی چیز پر تل کے شکل پر پڑنا تہای فوقانی مفتوح سے چرم زیرین پاپوش کا
 اور صیغہ ماضی کا تے سے معنی بریان کرنے کے نکلاتا تہای فوقانی مفتوح اور لام ساکن اور کم
 مفتوح اور لام مع الالف ہو مضطرب ہونا ملک تہای فوقانی مکسوسہ اور لام مفتوح اور کا
 تہازی ساکن ہو جامہ پشوا از جیسا کہ بران قاطع میں مرقوم ہو اور رسالہ لغات ہندی میں لکھا ہو
 جامہ پشوا کہ ترکون کی عورتیں چھتی ہیں اور عرف حال میں معنی خلعت کہ مستعمل ہو تلو کف پا

تہا تہا فو قانی کسبوسہ یعنی زرقیدانی وہ تحصیل جہین سوے اور تانکا اور مقہر
 کہتے ہیں ظاہر اصل سکی تہا دان ہر یعنی طرف تہا رکتہ کا اور مجاز امتیالی مذکور پر اطلاق کرتے
 اور یا تو تہا فانی مونث کیو سٹو بطور اہل ہنہ کے لاحق ہو گئی ہے مثل سرمدانی تہا فانی نیاز تو
 تہا فو قانی کسبوسہ اور لام شد مع یا تہا تہا فانی ترجمہ ہو سبز کا تم تہا فو قانی مضموم ہو منیر غلاب
 کی تہا نا چہرہ کا سرخ ہو جانا بسبب حرارت آفتاب وغیرہ کہ تہا فانی اصل میں یعنی باہم
 پہننے کے مشتق مشی سے اور یعنی ہنگامہ کی مستقل جیسے تہا فانی تہا فانی اور تہا فانی کے متاخرہ تہا
 منقوطہ ساکن اور راز و محملہ سے ہزل اور سوگر اور معلوم نہیں کہ رسالہ لغات ہندی کی
 مصنف فی کمان سو تحقیق کیا جو لکھا جو کہ وہ غن جو بطریق سرزنش کے کیسکو کہ میں تو نون
 عزیز بھلا بڑا بچا نشان بننے بدن تندرست جسکا بدن صحیح ہو یعنی ہمارا نہ تو خواہ معروف
 تہا پاوریان و والف کی با تہا فارسی یعنی غرور جوانی تنک تہا فو قانی اور نون مضموم
 اور کاف تازی ساکن ہو یعنی اندک لیکن روزمرہ حال میں متروک ہو تو تہا تہا فو قانی
 مضموم اور وا ساکن مجہول اور تہا تہا فو قانی ساکن اور رازے شقلہ ہندی سو وہ کیسچمی
 یا ثاٹ کا جہین گھوٹے کو دانہ کھلایا جاوے تو ب معروف تو تہا جانور معروف تو شہ زاورا
 جرمیافر ہراہ لجاوے اور وہ طعام جو میت کے ساتھ تاقبر لجاوین اور طعام مذہب جو
 بعض اولیاء اللہ کی نسبت مشہور ہے جیسے تو شہ اصحاب کوفہ اور تو شہ شاہ عبدالحق اور
 ان دونوں معنی میں مجاز ہو تو لہذا وزن کرنا تو کہ وزن بارہ ماشہ کا تو ہی ایک ثمر ہو راز
 جہیز رنگ او سکو گوشت کے ساتھ پکاتے ہیں تو تہا وہ شخص کہ او سکی زبان میں لکنت ہو
 تو تہا کہ وہ خشک تو بٹری فون غنہ سے رسالہ لغات ہندی میں لکھا جو کہ کہ وہ منقشر
 جہین چراغ روشن کرتے ہیں اور کل خام سے بھی بناتے ہیں انتہی مفاد کلامہ اور معنی اخیر

مجازی تو بننا تا فوقانی مضموم اور قوا و معروف اور نون غنہ اور باسے موعده ساکن کے ساتھ
 پنہ کو با متحد سے توڑ کر ملا کم کرنا تاکہ بہ نسبت پنہ محاج کے زیادہ تر بار یک کا تا جاوے
 تو بنیا با موعده کو بعد باسے تختانی مع الالف وہ سوت کہ تو بنی ہوئی روئی سے کا تا گیا ہو
 توڑنا ترجمہ شکستن کا اور قطع پیوند محبت تہ پایان اور رمز و کنا یہ جیسے کہ مین او سکی بات
 ایک تہ نکلتی ہو اور بمعنی نکتہ بار یک اور دقیقہ کے مثلاً یہ شعر تہ دار ہو یعنی ایک نکتہ رکھتا ہو
 تہ بازاری وہ محصول جو مردم بازار نشین مثل ترکاری فروش وغیرہ سے کہ سوا کھانڈارون
 کے ہوں لیا جاوے اور یہ قید اس واسطے ہے کہ تہ بازاری منسوب ہے تہ بازار کی طرف اور
 تہ بازار یعنی زمین بازار کے ہو جیسی تہ میکدہ یعنی زمین میکدہ پس زمین پردہ ہی لوگ بیٹھتی ہیں نہ
 دوکان دار لیکن روزمرہ حال میں تہ بازاری عام ہو فقط مردم مذکور سے ایسا کہ یاد کھانڈارون
 سے بھی نہ دیگی وہ طعام جو دیک کی تہ مین رہا ہو اور وہ طعام اوپر کے طعام کی نسبت روزمرہ
 زیادہ رکھتا ہو بسبب تہ نشین ہونے روغن کے تہا تا سے فوقانی مفتوح مخلوط الہا و الالف
 کے ساتھ کوئلہ اور دریائی تہ اور اصل اسکی تہ ہے کہ عوام نے اس طرح بہرہ تعال کر لیا ہے
 تعال طبق بزرگ برنجی تعالی طبق خور و برنجی تھا پنا سرگین کو ایک ہیات مخصوص پر فراہم
 کر کر او پلا بنانا اور بعضے اسکو پاتھنا باسے فارسی مع الالف اور بعد الف کے تا سے فوقانی
 مخلوط الہا سے کہتے ہیں تعالہ حاکم کے بیٹھنے کی جگہ تھوک آب دہن تھا تو لا نون غنہ سو وہ
 گڑھا کہ درخت کو گرد کھودین تاکہ پانی اسمین درخت کی سرسبزی کی واسطے ڈالتے ہیں تہ تھا
 جرجیر کہ گندہ ہوتی ہو اور کسی سببے میان تھی ہو جاوے مثلاً تھو تھی لکڑی جو بکیرا
 لکھنے کے یا اور سبب سے خالی ہوئی ہو اور تھو تھاج وہ تخم کہ اس کے اندر مغز نہ ہو تھو تھو
 ایک درخت پر شیردار اور تلہ کہ اسکو زقوم کہتے ہیں تھو تھانا کا پنا تھانا ماندہ ہونا تھکن

بازگئی تھم ستون تھن پستان گاؤ یا گو سفند یا دیگر چار پائی چھگی کان فارسی سے بوند مٹلی
کیسہ خر و تھیلہ کیسہ بزرگ ٹھٹھول خرافت اور معنی ظریف کے بھی مستعمل ہے ٹھٹھا خرافت
ٹھیک دوست ٹھیک کایاے تھانی مہولہ سے سہارا اور اجارہ و حات کا اور طلبہ وغیرہ سبانا
ہمراہ معنی کے ٹھیک سہارا ٹھیک اسفال بزرگ ٹھونکنا مازنا بندت ٹھو کر نیت پاجو کسچہ
پر بارین اور وہ ضربت کہ کسی چیز کے حد سے سوا کو کو پھونچی ٹھکنا بار بار ٹھو کر مارنا کسی
چیز پر ٹھنڈ سردی ٹھنڈک مثلاً ٹھنڈی سانس بھرنا آہ سرد بھرناتیر نام ہنرہ معروف
کہ او سکود راج کہتے ہیں تیل یا سے تھانی مہولہ سے روغن تیلی روغن فروش تیلن زن
روغن فروش تین تیرہ متفرق اور پریشان تھنا خشم اور غضب تیوری چڑھانی بھون
چڑھانی میر کا شفرہ ہم خستہ دل ہیں تجھ سے بھی نازک نراج تیرا تیوری چڑھانی تو کو کہ
یہاں جی بھل گیا ٹھیک تاسہ متقلہ ہندی سے نشان خر و کہ کسی رنگ سے کسی پر گاون
خواہ پیشانی پر مہو خواہ اور شو پر پیس الم شادی ٹیپ ٹاپ خود نمائی ٹیکہ یا سے تھانی مہولہ
سے پشتہ کوہ ٹیکہ سلاق پشتہ فصل جمیم جات تاسہ فوقانی کے ساتھ قوم اور مشور ذات
ڈال مجھ سے جی جیسے اتھی ہیں کہ او سکود ذات سے باہر کر دیا یا ذات بین ملا یا عیسیٰ قوم
سے یا قوم میں جا جم شطرنجی جات تاسہ ہندی سے نام ہی ایک قوم معروف کا جادو سحر او
ساحر لیکن اردو میں معنی اقل میں مستعمل ہے جارا موسم سرما جاکٹ کان تازی مفتوح
اور تاسہ ہندی ساکن سے ایک قسم ہے لباس کی بطور کمری کے جاگنا بیدار رہنا جاک امر
جاگنے سے اور حاصل بالصدر حال دام جالا پردہ سفید کہ عنکبوت اپنی لعاب سے بناتی ہے
یادہ چند تار کہ عنکبوت اپنے لعاب سے بنتی ہے اس شعر میں شیخ ابرہیم ذوق سلمہ اللہ تعالیٰ
کے معنی اول کے ہر سہ میں کہان چو تاب رخ سین میں ہر جالا سا عنکبوت کا سقف کہن میں ہر

اور نام ایک مرض چشم کا ہو اور وہ ایک پردہ سفید ہو کہ مردک پر پڑا ہوتا ہو اس پردہ کو بطریق
تشبیہ کے جالار کہتے ہیں جالی شبک چیز اور ایک قسم ہے جامہ کی کہ وہ بھی شبک ہوتا ہو جامہ
مطلق لباس پوشیدنی لیکن عرف اہل ہند میں ایک لباس خاص کا نام ہے چنانچہ معروف ہو
جامن نام ہو ایک شرم معروف کا اور وہ مایہ جس سے دی ہوا میں جان نفس ناطقہ جان سے
مارنا مار ڈالنا جان مارنا اذیت پہنچانی جان کھانا کثرت سخن سے کیسکو تنگ کرنا جان پر
کھیننا حمل ہلاک میں اپنے تئیں دُالدینا درد کا شعریہ جان پہ کھیلنا ہونین میراجگر دیکھنا
جی نہیں یار سے مجھ کو اور دیکھنا جان تھار جو کہ اپنی جان کو کیسکو واسطے دریغ نہ کرے اور
اوس مردہ کو بھی کہتے ہیں کہ جب دم نکلتے ہی اوسکے پاس صد اسے بلند سے گریہ و بکا کہیں
آواز کے صدمہ سے اوس میں دفعۃً دم آجاوے اور پھر سختی سے جان نکلی جاتی اس لفظ کا اطلاق
اکثر معشوق پر ہوتا ہو جانب داری طرداری جان بوجھ دیدہ و دانستہ چاہنا جیم فارسی سے
کسی چیز کو دانتوں سے نرم کرنا چاٹنا تانے منقلہ سے ترجمہ لیسیدن کا چا دو کہ پڑا اکیہ راجو
اور مٹنے کے کام میں آتا ہو چادرہ منکھ چال رفتارا در روش چالہ ایام ہفتہ میں سو روز
معین کہ جات اربعہ میں سے کسی جہت کی سفر کے واسطے مبارک ہوا اور ہر سمت کے واسطے
ایک روز معین کیا ہوا ہو اور جاننا عروس کا بعد نکاح کے خانہ شوہر میں اپنی بابا پ کو گھر سے
اور یہ امر چار دفعہ عمل میں آتا ہو چالاک شباب رو لیکن بحسب ہمت حال وہ شخص ہے کہ کسی کام
میں ہستی نگری چام چیرا چام کے دام وہ چیرا کہ نظام نام سقہ نے ہایون کے عہد میں تیل
کی بادشاہی میں اشکل روپیہ تراش کر بجاسے روپیہ کے رواج دیا تھا چاند قمر چاند ہی سیم
چاند ماری خاک تو وہ پردہ کوئی علامت نصب کر کے پے درپے بندہ وق لگانی چاند تارا ایک
قسم کپڑے کی کہ اوپر بوٹیاں کر رہی ہوتی ہیں چاول برنج چاول چھوٹا چاول پرغزیت

دوم کر اور اس شخص سے جس پر احتمالِ دزدی کا ہو چوانا اور شہوت سے کہ اس عمل کی تاثیر سے دزدی
 منہ سے خون جاری ہوتا ہے چاؤ ناز و نخزہ چاہِ محبت چاہتِ مثلہ چاہیتا وہ شخص کہ اس سے
 بہت محبت ہو جب طرفِ زمانی یعنی جسوقت چپ جمیم فارسی مضموم اور بابی فارسی سا کہ ہے
 خاموش چپنا شرا جانا چپنا متعدی اسکا چپنا بابی تازی کے ساتھ کسی چیز کو دانتوں سے نرم کرنا
 چپنا متعدی اسکا بد و مفعول چپ ہو یعنی خاموش ہو اور مطلق منع کرنے کے محل میں بھی
 مستعمل ہوتا ہے انشاء اللہ خان کا شعر ہے گریہ کنان دیکر تب زرہ انفعال + مجھ کو کہا شوخ
 نے چپ ہونہ ایسے لحاظ + چپا قی نان تنگ چپ ہی بابے فارسی مشد و کسور سے ایک قسم کا پالون
 و بابا چپینا یا چپختانی بعد بابی موعده کی خود یا گندم بریان جو بوقتِ دوپہر کے ضرور دن کے
 کھانے کے واسطے تقسیم کیے جاوے چپ غلط و نیا د ورنے میں دامنِ باین ہوجانا کہ حریف جو تعاقب
 کرتا ہے عاجز ہو جاوے چپکنا لیس دار خیر کا کسی چیز سے تعلق ہو جانا چپنا متعدی اسکا چپکنا ایک
 قسم ہے اگر کھے کی چپنی سر پوش چپو وہ چوب جس سے کشتی پلاوین چپیری گرم معروف کہ اکثر
 چار پالون کی بدن میں خصوصاً سنگ کے ہوتی ہے چپنا تاج جمیم سے معلوم کروانا اور کسور جمیم
 کی سکو بدنی میں غالب کر دینا اور اسکی جگہ چپنا واد کے ساتھ بعد تاسے فوقانی کے اور
 چپنا نا جمیم کسور اور لام بعد فوقانی کے بھی بولتے ہیں چپنا جمیم مضموم سے بلون کا ہلی گاری
 میں لگنا چپنا نا جمیم مضموم سے متعدی اسکا بد و مفعول چپ تارک لذات خصوصاً لذاتِ جامع
 سے اسیر اسطے ایک طائفہ ہے ہند سے کہ اونے زیادہ کوئی ترک لذات نہیں کر سکتا چپ
 کہتے ہیں چپکنا جمیم فارسی اور تاسے ہندی سے کسی خیر سخت کا باواز چپکنا لیکن اسکا اطلاق
 عین سنگ یا چوب پر جو خود بخود بہت جاوے کہتے ہیں اور زکال کے آگ میں سے آواز دینکو بھی
 چپکنا کہتے ہیں اور اطلاق اسکا کلاب کی پھول کے کھلنے پر کہ اس میں سے بھی آواز بھکتی ہے مجازی اور

اہل شاہجہان آباد پیشتر بجاؤ کا ف کے خانو محمد استعمال کرتے ہیں خصوصاً زکال کے آواز دینے
یا یا جم و شخصوں میں نزاع ہونے کے وقت جیسو کہیں ان دونوں میں خوب چٹنی لینے خوب
نزاع اور پر خاش ہوئی چکاری بھرنایا یا تو تھانی مہولہ سے آواز کا گھانا زبان سے جب کوئی
شو لہذا لکھا کر فیوین انشار الدخان کا شعر چکاری کیون بھری نہ زبان تیری کر میں
کوئی مزہ نہیں جو تیری نام سے لہذا چکی جم فارسی معلوم سے بدن و دناخن سے پکڑ کر زور
کرنا کہ الم ہو چکی اور اس معنی میں لینے کے ساتھ متعلق ہے مثلاً اوستہ چکی فی اور سرنگشت
کو انگشت وسطی کے ساتھ ملا کر آواز گھانا اور اس معنی میں بجانے کے ساتھ استعمال کرتے
ہیں یعنی چکی بجانا چٹ جلد چٹنی فون سے ایسا ہے مصالح تیز کہ انکو پانی میں پسکر وقت خلوا
طعام کے تبدیل ذائقہ کے واسطے کھا دیں چوانا تلوار کا تلوار کا سان پر کھونا چٹوڑا و شخص کہ
اپنا مال سب اٹھ لہذا مثل شیرینی وغیرہ کے کھانے میں صرف کرے چکی جم مفتوح اور یا
مہولہ سے داغماہ سرخ کہ لہیب فساد خون کے بدن پر ظاہر ہو دیں چکی جم کسور اور یا
معروفہ سے مادہ لال کی جو جانور معروف ہو چٹلانا بال پر انسان کی کہ عورتیں اپنی چوٹی
میں اسکو لگاتی ہیں تاکہ چوٹی دراز معلوم ہو اور اس چوٹی پر جمیں بہت بال ہوں بھا
اطلاق کرتے ہیں چٹیل میدان میدان صاف جمیں درخت کہیں نہو چچا جم فارسی
سے عم چچی زن عم چچی جم مفتوح اور غاب معجم کسور اور یا مہولہ سے ایک لفظ ہو کہ
اسکو عورتیں نیرا کی وقت بولتی ہیں دور ہو کی محل میں مثلاً چل چکی یعنی چل دوڑ
چرانا انگھ کا انگھ سامنے کرنی چربہ کا غزباریک یا پوست آہو کہ نقاش کسی نقش پر چاکر
او سپر نقل اوس نقش کے اوتارین چرچا کسی چیز کا بجا ذکر ہونا چرس دلو کلان اور
ایک شو ہو کہ بطور دنیا کو کے چلم میں رکھ کر پتے ہیں اور پٹیا او سکا نشہ بھی کرتا چرکٹا

پیشکار خیل بانان اور معنی ترکیبی اسکے پارہ کا کاٹنے والا چہرہ برک جو شخص کہ سخن گوئی میں
چالاک ہو چہرہ و آستان چڑباؤ وہ چیز جو درگاہوں میں بطور نذر کے لاوین خبر و ٹکڑا اور مجاز
آئندہ ورق کاغذ کو بھی کہتے ہیں اس واسطے کہ عادت کا تہن کے یوں جاری ہے کہ ہر حرف و کتاب کا
آئندہ ورق کا ہر حرف و بندہ ہی اجزائے کتاب کو رشتہ سے باہم پیوند دینا جسز و دان وہ کہ جسے
کتاب رکھی جاوے و جہت ایک قسم ہے دھات کی مثل قلعی اور شیشے کے اور معنی پہلا لنگ مارنے کے
بھی جہات فرہمی جیم فرہم چست چالاک چستہ جیم فارسی مضموم سے پیر یاہ جن اصل میں معنی
مطلق شادی اور بھائی کے ہے اور مجازاً وہ معانی خاص کہ سلاطین بعد سال کے کرتے ہیں
اور وہ انکی تخت نشینی کی تاریخ ہوتی ہے جہت جو راعموں اور جو راپا پوش کا خصوصاً
جہتی جماع عموماً اور جماع حیوانات خصوصاً جہتی کرنا اور جہتی کھانا جماع کرنا حیوانات کا
جہتی جیم فارسی مفتوح سے سطر چوبی جسکو کاغذ پر رکھ کر ہر کاسے خط کھینچیں جب کہ جیم
اور کاف فارسی سے عالم جنگالی حیوانات کا کھانے کے بعد پارہ کو چہرہ مدہ سے نکال کر تھمیز
لانا اور چبانہ چکا جیم فارسی مفتوح اور کاف تازی مشدوع مع الالف سے وہی خوب چاہا
چکتی وہ چیز کہ بطور قرص کے بنائی جاوے جیسے چکتی پیز اور تما کو کی چکر جیم فارسی مفتوح
اور کاف تازی مشدوع اور اسے مہلہ ساکن سے حلقہ آہن کہ چوڑا اور تنگ ہوتا ہے
چکر باندھنا گردش دینا اس طرح ہر کہ بسبب سرعت کے ایک حلقہ معلوم ہونے لگے بیٹی وغیرہ
چکو اچکو می دو جانور معروف نرا و زیادہ اور انکا قصہ مشہور ہے کہ دیکھو مواصلت رہتی ہے اور
شکو مفاقیت چکر جانور معروف خوش رفتار و آتش خواہ چکنی جیم فارسی مفتوح اور کاف تازی
مفتوح اور یا کو تھمائی مشدوع باز چہ مخصوص چوب یا مس یا عاج کا کہ اطفال ایک سرشتہ کا
اور عین اور دو سر اسر لگت پر باندھ کر اور اسکو ہاتھ سے حرکت دیکر دوسری حرکت میں

چھرا تہ میں لے لیتے ہیں چکی آسیا چکلا چوب یا سنگ مدور پھین جل جیم تازی مفتوح
 سے آتب جل جل کثرت بارش سے کہتے ہیں جا بجا آب عمیق کا بھم پونچا جلد میری نام و
 ایک بازی کا بازی ہاے اطفال سے جلیبی شیرینی معروف کہ بشکل حلقہ کے ہوتی ہو اور
 اسی واسطے فارسی میں اوسکو چاقچی کہتے ہیں جلد بریجاری استعجالوس اصل میں بمعنی
 بیٹھنے کو جو اور مجازاً بیٹھنا بادشاہ کا تخت پر چلانا جیم فارسی اور لام مشد دست آواز کا
 بلند کرنا جل جیم فارسی مضموم سے خارش جلون بمعنی جلیں روشن پاکو جیم فارسی مضموم
 اور لام مشد و مضموم اور و اوساکن معروف سے یک کف آب یا اور شو سائل عاصی کا
 فوارہ کا ساحہ صمد اتنا نہ رکھے تنگ مد چلو بھری ہی پانی میں گرے عجب اچل
 نکلے چالیش دن تک گوشہ نشین رہنا اور اوس مکان پر چین گوشہ نشین ہوں بھی مجازاً اطلاق
 کر دین اور وہ رشتہ جو بطریق نذر اور منت کو کسی قبر یا درخت یا منیر پر باندھیں اور وہ کمان
 بمعنی اول کو بیٹھنے اور بیٹھنے کو ساتھ اور غبی دوم کو باندھنے کے ساتھ مستقل ہے جانا ایک چیز کو دوسری
 چیز سے سخت پیوند دینا جانا دہی کا اور جانا برف کا لبتہ کرنا دو دواور پانی کا جانا بات کا
 جو بات اپنی مفید مطلب ہو دوسرے کے ذہن نشین کرنا اس طرح سے کہ اوس پر اثر تر تیار
 جانا پھیری کا کسی تقریب سے وہ بات جو اپنی مطلب کے مفید ہو کہ جانی جتنا مصدر لازم و ان
 سب معانی میں اور نام دریا معروف کا جہر نام سلاح کا چارچم فروش اور یہ کہ
 ہو چم سے جو بمعنی پوست حیوانات کو مخفف ہو چام کا اور آرسے کہ کمر نسبت ہو چمہ بمعنی کچھ
 چوبی ہو یا آہنی یا مسی چمہ راس شقلہ ہندی سے پوست حیوان چمک تابش چکا ڈر
 کاف فارسی سے خفاش چوٹہ تازی ہندی سے پارہ چرم کہ جام استرہ کو اوپر تر کر کے جن
 جیم تازی کسور سے پری لیکن عرف حال میں جن اور پری میں اتنا فرق ہے کہ نہ کر جن

اور زمان جو بھورت پر اوس قوم کی بری کا اطلاق کرتے ہیں جہاں ہندو مذہب و سوزا دن کا
ترجہ خجل محراب جہم پہایش خیم لیا موافق عقیدہ ہندو کے یہ کہ کوئی شخص بعد مرگ کے
موافق جزا و اعمال کے جزا منگی میں کئی تھے دوبارہ کیس کو گھر پیدا ہو چنا جیم فارسی مضموم
اور نون ہندو مت سے ترجمہ جدید کا چنبیلی گل معروف جسکو فارسی میں یا سمن کہتے ہیں چنا
گل معروف زرد رنگ چنا گل نام زید معروف کا چنبیلی ہمزہ مکسور بیا رسیدہ سر رنگ زرد
معروف چنبل سر پوش چلم چنگل مخف چنگال یعنی پنجہ کے جنگا ندرست چنگاری اشکر خورد
چنگاسی چھوڑنا ایک ایسی بات کہنی کہ لوگوں کی سونگی کا موجب ہو چنگاڑ راو شقلہ
آواز بلند اور اکثر تاشی کی آواز پر اطلاق کرتے ہیں اور انشاء اللہ خان کو شعر سے معنی آواز
دیو کی بھی معلوم ہوتا ہے سن خروش لغو اپنا ہی عدد و تو چیر کیا کہ کھا کے دہشت بھاگ جاؤ
دیو بھی چنگاڑ کر دہ چنگیز نون غنہ سے سبہ خورد کہ اوسمین بھول وغیرہ کہتے ہیں چنی
جیم فارسی مضموم سے نام جو ہر معروف کا جو جیم تازی مفتوح سے غلہ معروف اور جیم
مضموم سے حرف شرط جو آتما را اور چوب ارا بہ کہ مرگا و کے کندھے پر رکھی جاوے جو اہر سنگ
بیش قیمت معروف اور یہ اصل میں جمع جوہر کی ہے لیکن بحسب استعمال مفرد پر بھی اطلاق
کرتے ہیں جو اہر راے شقلہ ہندی سے قسم ایک بلبل کی کہ نہایت خورد ہوئی ہے جو اہر
وہ شور کہ جو کو جلا کر اوسکی خاک سے سو حاصل کرتے ہیں جو الی یاے تھانی مجہولہ سے گندم
جو آئینہ جو آغلہ معروف جو ت جیم تازی مضموم اور واو معروف اور تے فوقانی ساکت سے
روشنی جو تھاکا نا مرگا و کا ارا بہ اور بل میں جوڑ راے شقلہ ہندی سے پیوند جوڑی اور چوڑی
منا جوڑا جفت اور کفش اور خلعت اور دوسرا دو کا جوڑیہ وہ طفل کہ دوسرے لڑکے کو ساتھ
تو ام پیدا ہوا ہو جو اتنی خویش جو اتسا ایک گیاہ ہے معروف خاردار کہ اسکو اونٹ کھاتا ہے

جوگ درویشی بطور بندہ کو جوگی درویش اہل بندہ میں سے جو لاپہ وہ شخص جو کپڑے اپنے
فارسی میں سفید پان کہتے ہیں جو تک کرم معروف کہ آدمی کے بدن سے خون چوستی ہو جو
راوی شقلہ ہندی سے تالاب خورد کہ آب باران او میں جمع ہو گیا ہو چوڑ بازوی معروف
شطنج کی قبیل سے چور و زود چو دھری شخص بزرگ میر محلہ اور بازار میں کہ وقت معاملہ کے
حاکم کے پاس جواب دہی کس چوستا ترجمہ مکین کا چوک جیم فارسی مضموم اور واو معروف
سے ایک قسم کی ترکاری کی ترش مزہ چوک جیم فارسی مفتوح سے سخن وسیع چوکٹ چارچو
دروازہ کی چوکٹہ تاسہ شقلہ ہندی مع الہامی وہ چارچوب حسین آئینہ نصب کرین چوک
جیم فارسی مضموم اور واو معروف سے وہ ہر اکوڑ کا کہ کوڑاؤ کے سبب چھتاہی چولائی
ایک قسم سے ترکاری کی اور وہ دو قسم کی ہزار و سرخ اول کو چولائی اور دوسری کو
لال ساگ کہتے ہیں چوستا بوسہ لینا چوم چاٹ کر چھوڑ دینا جھارت اس سے ہو کہ جھپٹی
چیرا پنے قابوا و تصوف سے باہر ہوا و سکو بوسہ دین اور لہذا اوس کے اوس سے ہاتھ اوٹھایا
الشار اللہ خان کا شعر ہے ہلکے پھلکے چوٹے دیر کے روٹے تھہ چوم اور چات کے میں کہہ
کے چھوڑے پتھر چوٹکنا یکا یک سوٹے سے آنکھ کا کھلانا اور معنی شنبہ ہونے کے جھلٹ
بیداری میں ہوتی ہے جھاڑ و جارب جھانوہ سنگ معروف کہ اوس سے ہاتھ پانوں کے
میل اوتارے ہیں جھارسی وہ جگہ کہ درخت خاردار او میں بہت ہوں جھاڑا ہزار او
جب کوئی چیز گم ہو جاتی ہو اور اوسکی تلاش اور تجسس کے واسطے جیسر گمان ہوا اسکے کپڑے
اوتر و اوین اسطرح کی تجسس کو بھی جھاڑا بولتے ہیں جھپان ایک عمارت ہوشل بالکی غیر
کے کہ اکثر کوستان میں ران کھتے جھٹ تاسہ ہندی سے یعنی فوراً جھٹ پٹ شلہ دیکھ لفظ
پٹ تنہا مستعمل نہیں جھجھ ظرف آب مشہور جھجھ کثرت بارش جھجھ شلہ جھک مارنا یا وہ کی

کرنا جھکا جیم تازی مفتوح مخلوط الہا اور نون ساکن اور کاف تازی مع الالف اور ساکن
 مہملہ ساکن سے اکثر اطلاق اسکا تلوار یا زنجیر یا بعضے زیور مثل گھونگر و اور کڑی کے آواز پر
 جھومنا ہلنا حالت سستی میں جھونچلانا خفیناک ہونا جھونکنا تنور یا گھنٹن کا گرم کرنا خاشاک وغیرہ
 سے جمیل آب کثیر کہ بسب بارش کے کسی عجیب جمع ہو گیا ہو جھینگہ یا نور معروف چھال جیم فانی
 سے پوست درخت چھالہ بمعنی آبلہ چھب انداز معشوقانہ چھیلا جیم فارسی مفتوح مخلوط الہا
 اور یای ساکن سے وہ شخص کہ انداز اور وضع معشوقانہ رکھتا ہو چھنسی وہ عورت او باش
 وضع کہ نہایت ہوشیار ہو چھت سقف چھتا آشیانہ زنبور اور وہ راہ سپر چھٹا پی
 ہوئی ہو چھلہ حلقہ زرین یا سیمین یا سوااوسکے بغیر نگین کے کہ اوسکو انگشت میں پتھر
 میں چھم چھم باران یا زیور مثل کڑی اور گھونگر کے آواز پر اطلاق کیا جاتا ہے چھوٹ سا
 ہندی سے حاصل بالمصدر ہی چھوٹی سی بمعنی رہائی کے اور ایک قسم ورزش کی ہی پھری گئی
 کی کہ حریف کو بدن پر لٹکا جہاں چاہیں بار بھین چھوٹا خور و چھینک عطسہ چھینکا ایک طرف
 ہی رسن سے بنا ہوا اور اسکو چھیت میں یا کسی اور جگہ لٹکا دیتے ہیں اور اوسمیں طعیم
 رکھتے ہیں تاکہ گریہ اور سگ سے محفوظ رہے چھیل پرندہ معروف چیکہ مدیہ چہرہ و تار بانہ
 چھیان تخم اعلیٰ جی جیم تازی سی جان جیدہ صرطوف مکان بمعنی جدھر کی یہ لفظ یا اسکا مخفف
 یا وہ اسکا شیعہ لیکن روزمرہ حال میں مستعمل ثانی سی جینا درست کرنا جیم فارسی کسور
 اور یاسے تھمائی معروف اور یاسے فارسی مفتوح اور راسے مشقلہ ساکن سے میل اور غش
 جیاد گھہ میں بعد سونیکے ظاہر ہو چھٹھڑ جیم فارسی کسور اور یاسے تھمائی معروف اور تازی
 تھمائی ساکن مخلوط الہا اور راسے مشقلہ ہندی مع الالف سے ٹکڑا کپڑے کا جو خراب اور بکا
 مہر چھٹا یا نور و زندہ معروف شکاری جسکو فارسی میں یوز کہتے ہیں فصل حاتمہ مہملہ

اس فصل میں ہر چند الفاظ بہت کم ہیں لیکن ضبط فعلوں کے واسطے لکھے جاتے ہیں
 حال وجہ مشتاق کا حالت مشلہ حالی سکھ راجح الوقت حاصل اردو میں بعضی فائدہ
 کے متعل ہے جیسے کہین اس سے کیا حاصل خدا تھا اور اردو میں معنی بسیار کے متعل ہے
 مثلاً حدیث معلوم ہوتا ہے حرق معروف اور معنی عیب اور طنز مثلاً وہ اوپر حرف کتہ ہیں
 حشرات ایک ہنگامہ کہ محل مصیبت اور جائے خوف ہو حقہ قلیان حکم معروف حکومت
 معروف حلال مقابل حرام کے ملاوت لذت عاوا شیرینی ملائم پکی ہوئی تعلیم طعام معوض
 حمایت طرفدار سی حمام ایک مکان خاص ہے جو غسل کے واسطے معین ہوتا ہے حمامی
 غسل کروانے والا حور معروف حیران متحیر نہوان جانور حیات زندگی فصل خامی معجزہ
 کاٹا خاک مٹی خاکتودہ تودہ مٹی کا جو تیر اندازی کے واسطے بناوین خاکی انڈہ وہ بیضہ
 جو کیا ان سے بدون جفت حاصل ہو خاکینہ انڈہ پکا ہوا خارا سنگ سخت خال تل
 سیاہ کہ چہرہ پر خلتی ہو یا کاجل کا بناوین واسطے زینت یا دفع نظر بد کے خالہ خواہر مادر
 خالو برادر مادر اور عرف حال میں خواہر مادر کے شوہر کو خالو اور برادر کو مادر کو مامو
 کہتے ہیں خاصی اچھی خیر خاصہ نام ہے ایک کپڑے کا اور وہ طعام جو امر اور سلاطین
 کے تناول کرنے کے واسطے تیار ہوا ہو خانہ کھانا اور وہ سوراخ کہ واسطے رہنے مرث
 اور کبوتر کے بناوین اور خانہ شطرنج یا صند و قچہ کے خانہ مجاز ہے خالی تھی خبر معروف خط
 معروف خنک خاسے معجزہ معصوم اور تاسے فوقانی مفتوح مشدہ اور کلفت انہی ساکن سے
 چوب دستی کہ کندہ اور سطح اور کوتاہ ہو جسکو سوٹھہ کہتے ہیں اور ظاہر انگلیہ میں قہر
 کہ کہ یہ لفظ بنایا ہے خیر جانور معروف قسم خر کے سے کہ او سکوفارسی میں استر سبیل
 سے اور عربی میں نبل کہتے ہیں خدا اند خراب معروف خر خشتہ محاورہ اردو میں

جھکے اور اندیشہ کے محل میں بولتے ہیں ترقی نام ہے ایک نظم کا جو سیاہ رنگ اور
 دوامین کام آتا ہو خرد چھوٹا خرافات بیہودہ خردہ باریکی اور عجیب خستہ جو چیز کہ
 اس نے صدر سے ٹوٹ جاوے اور اس کا اطلاق غالباً کچھ سی جہین روغن بہت
 ہو اور شیرینی میں سے خرمون پر جو بہت روغن رکھتی ہوں کیا جاتا ہے سخت خشک
 پیرامین اور یہ نقطہ بحر عوام کے اور کسی زبان سے نہیں سنگیا پس خشک کو خراب
 کر کر خشک کر کیا ہی خصوصیت دشمنی خط مکتوب اور موسے ریش اور لکیر جو کسی خمیر میں
 پیر جاوے خط بنوانا اصلاح خط ریش کی خط مونڈ وانا ریش کا ترشوانا خط زن
 رسالہ لغات ہندی میں یعنی قط زن کے لکنا ہے شاید کہ عوام سے سکر لکھ یا ہو گا گن
 اصل میں قط زن قاف سے ہے خط کا آنا مکتوب کا کہیں سے آنا اور موسے ریش کا چہرہ
 پر نمودار ہونا خط دار کپڑا وہ کپڑا کہ اوپر دھاریاں ہوں خط کا پکڑا جانا فاش ہونا
 خطوں کا جو خفیہ کیسی واسطے لکھی ہوں خط سنورنا درست ہو جانا خط خیر کا خط
 بگڑ جانا خط لکھنے لکنا اس کا جو پہلے خوش خط لکھتا ہو خفہ محاورہ اردو میں غضبناک
 کے معنی میں مستعمل ہے خفگی غضب خفت بمعنی ذلت خفیہ پوشیدہ خفی پوشیدہ عموماً
 اور خط باریک کتابت کا خصوصاً خلاف دشمنی خلافت کیسی جگہ پر قائم ہونا اور
 یہ اکثر درویش اور شاخ کے قائم مقام ہونے پر اطلاق کیا جاتا ہے خلیفہ وہ شخص جو کسی
 قائم مقام ہو اور سپر استاد اور بمعنی حجام کے اور سوا حجام کے اور وں پر بھی جو پیشہ
 حرفہ زریں کرتے ہوں کرتے ہیں جیسے درزی جم جی خم ٹھونکنا اپنے بازو پر ماتھے مارنا
 پہلوانوں کا اس طرح سے کہ اس سے ایک آواز پیدا ہو اور یہ خریف کو جتانے کے واسطے
 ہوتی ہے خمیر آگندھا ہوا خمیازہ اصل میں انگڑائی کو کہتے ہیں لیکن اردو میں

بمعنی مکافات کو جو کسی امر کے عوض میں حاصل ہو متعلق ہے جیسے بولتے ہیں ہم نے اس کام کا خوب خمیا زہ کھینچا خندہ ہنسی خندی محاورہ اردو میں عورت بیچارہ اطلاق کرتے ہیں اور وجہ اسکی ظاہر یہ ہے کہ بیچارہ عورت ہنسی میں کھانا نہیں کھاتی تو اصل میں ہنسی ہنسی کی عورت کو تھا لیکن عرف حال میں مطلق بیچارہ عورت کو کہنے لگو خنجر نام سلاح خنجر ہی نام کر ایک سار کا شکل دائرہ کے لیکن نسبت دائرہ کے بہت خوردوار ایک قسم ہے پارچہ شروع کی تختا ہیچرا خوجہ جو عضو تناسل اصل خلقت سے نہ ملتا ہو + خواجہ سر مشکہ اور اصل میں چونکہ خواجہ سر بآباد شاہ اور امرا کے گھر میں آمد و رفت کرتے ہیں اور انسی پر وہ نہیں ہوتا اس واسطے انکو خواجہ سر اضافت کے ساتھ کہتے تھے یعنی صاحب گھر کے اے گھر میں آمد و رفت کرنے والی مثل صاحب خانہ کے اور لہذا اسکے عوام نے لفظ سر کو مخفی کر کے الف کو واوکے ساتھ بدل لیا اور یہ واسطی طرح بدون سرا کے مستقل ہوتا ہے تو خوجہ کہتے ہیں نہ خواجہ اور خواجہ کو سرا کے ساتھ استعمال کرتے ہیں نہ بدون اسکے خواب جسکو عربی میں رویا کہتے ہیں خوب اچھا خوابانی میوہ خواجہ عادت خوجہ مثلاً لبیکا اس میں خو کے ساتھ ملکر دونوں معنی عادت کو ہیں نہ نہا لبو مثلاً ہم فلاں نے شخص کی خوجہ سے واقف نہیں اور یوں نہ کہیں گے کہ ہم اسکی بوسہ واقف نہیں لفظ خوجہ بول سکتے ہیں خوان معروف خون مثلاً لیکن یہ زبان عوام کی ہے خورد وا و معروفہ کشت جو بہر خون دا و معروفہ سے لہو اور قیل بمعنی اول کے بہنا اور بہنا اور گرانا اور ٹکنا اور انکی امثال کے ساتھ مستعمل ہے مثلاً وہاں بہت خون بہایا و سنی اور قیل

اور بمعنی دوم کے کہنے کے ساتھ مثلاً زید نو عمر کا خون کیا خویش داماد خیلہ یا میوہ سے عورتیں اپنے محاورہ میں عورت بیوقوف کو کہتی ہیں خیال معروف خیاطہ دوزی خیرت خیال

کہ لندہ کیسکو دیا جاوے جو خیراتی گھاٹ دریائے جمین پر ایک گھاٹ ہو اور وہ تسمیہ کی
یوں کہتے ہیں کہ سابق میں اوس پر سے عبور لندہ کرتے تھے اور اجرت نہ لیتے تھے خیر گذری
ایسی محل میں بولتے ہیں کہ خوف آفت کا ہوا اور آفت نہ آوے خیر ہوئی مثلاً خیر منا کیسی
یا اپنی بھلائی کے خواہان رہنا خیر خواہ جو کہ کیسی بھلائی چاہتا رہے خیر سے کنکارات کا
یعنی شب کا سلامتی سے بسر ہو جانا خیر ہو محل تعجب میں بولتو میں اور اسکا احتمال سطر
سے ہو کہ اگر کوئی شخص ایسی بات کہو یا ایسے کام کا راوہ کرے کہ اوسکے لائق نہ ہو یا بعید از
قیاس ہو تو اوستہ کہتے ہیں کہ خیر ہو یعنی اس کام کو نہ کرنا چاہیے یا یہ غیر واقعی ہو خیر
واو معروفہ سے نام ہو ایک گل کا کہ مشہور گل خیر ہو فصل وال محلہ وال غلہ مرٹو
وال روٹی یعنی اسباب خورش غریبانہ وال جو تینو غنیمت بٹنی و نگہ اور فساد کا ہونا کسی
محل میں دالان مکان معروف حسین و محراب دار اور ستون نہوتے ہیں دارہ مار کر دونا
آواز بلند سے رونا دال شاخ درخت والی شاخ خورد والہ شاخ بزرگ دارھی ریش دارھی
رکھو آئی یعنی ڈارھی کے منڈ والی کو ترک کرنا ڈارھی چھوڑ رہی یعنی ڈارھی کو نہ کتر وانا
نیاشنگ کہ بہت بڑھ جاوے ڈارھی کو پیشاب میں منڈ وانا کیسی نہایت مذلیل کرنی
دار و مدار صلح و مصالح اور بیچ بچاؤ کرنا دارو یعنی دوا دارو اخیر میں واو ساکن پہنچتی
کے اور مضمونی قابو کے بھی مستعمل ہے مثلاً اپنے داؤ پر ہم سمجھ لینگے اور یہ مجاز ہے واکھ انگور
خشک واد بیماری معروف دارو یعنی کثرت سے نوکر رکھے جانے کسی سرکار میں دانت
و دنان و انت رکھنا کسی خیر پر طبع کرنی اوس خیر کی دانت کوڑنے عاجز کرنا دانت مارنا
حاصل کر لینا کسی شو کا و آسٹون وہ شاخ درخت کہ اوس سے بطور مسواک کے دنان
صاف کرین دانتا بخشدہ دانت دودھ کے ابھی نہیں کوسے یعنی ہنوز دنان اور ناتجاہ

ہے واما عاقل و آئے معروف و آئے زرد جو ایک ایک اندر پھیل کر سے واک وال ہندی سے اور
کاف تازی سے آمد و رفت خطوط کی بسرعت اور مغنی استغفار سے متواتر کے اور وہ پترا
چاندی یا سونیکا کہ نگینہ کے پتے واسطے چمک کر رکھا جاوے و آب وال ہندی سے نام ہی ایک
ایک گیارہ کا کہ اوس سے بان چار پائی کے ہتے ہیں واما و شوہر و دختر و ام جان اور ایک
معین و زر کی و آب کشتی شخص پر حالت تپ میں بحاف و غیرہ اوڑھانی تاکہ عرق آجاوے
وآر وال ہندی سے قطار جانوران پرندہ کی جیسا کہ رسالہ نجات ہندی میں لکھا ہو اور
عرف حال میں و آرمہرن کی بھی بولتے ہیں وائی یعنی دایہ دایہ والی دوا والی جو لوگ کہ
بوسیلہ دایہ اور دو کو روزی حاصل کریں و آب و کسکا کا طخواہ اوسکی بزرگی کی بسبب ہو
خواہ اوسکے ڈر سے دبنا اوپر کی چیز کے بوجہ سے بچی کی چیز کے اجزا کا کیف ہو جانا اور
اوسکی توڑ ناؤ آب وال ہندی سے طبلیہ بزرگ جسمین خوشبو یا اور کوئی چیز رکھیں اور
یہ اکثر طبلیہ چوبی پر اطلاق کرتے ہیں و آبیا طبلیہ خور و اور یہ عام ہے اس کے کہ چوبی
ہو یا آہنی یا مسی و بیل پسیا یا روپیہ جو با لفضل مختصر انگریز کا ہے و خیل وہ شخص
کہ کسی سرکار میں بہت دخل اور رسوخ رکھتا ہو و خول عضو تناسل کا اندام زن میں
فرو کرنا و دوڑا وہ نشان کہ جلد بدن پر بسبب جوش خون کے پیدا ہوا اور اس قدر
جلکہ او بھری ہوئی ہوتی ہے و آوہ عورت جو اطفال کی پرورش کے واسطے نوکر ہو
و رواڑہ معروف دربان نگینان دروازہ کا درگور ایک کلمہ ہے کہ عورتیں بہ دھماز
بولتی ہیں و راستی آگہ آہنی کہ اوس سے گھاس کا ٹین و رارڈ و نورای ہندی سے شکان
کہ زمین یا دیوار میں واقع ہو جاوے و ریا معروف در وال ہندی اور اسے صلیہ سے
خوف و س عدد و دسویں تاریخ و ہم و سوان فاسحہ روز و ہم کی دستور ہے جو کہ

نو کر کسی کا سودا فروش سے لیوے فی روپیہ ایک پیسہ ہو یا ایک تنگہ کم و زیادہ جب وہ
 سودا فروش اس کے آقا کے ہاتھ کچھ بیچے دستہ وہ چوپ کہ کار و یا تیشہ میں نصیب کرے
 دستگی وہ تسمہ کہ قبضہ شمشیر سے لگتا ہی و تنگ ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارنا اور
 آواز سو کیسوا گاہ کرنے کے واسطے دست پناہ آگاہی کہ اوس سے آگ اوٹھاوین اصل کی
 دست پناہ ہی دستہ وال مفہوم اور میں مہلہ شدہ سے ایک قسم شمشیر کی ہے و شنام
 گالی و شوار شکل و غار و غریب و غیلہ خیر و اندر اور یہ لفظ داغ میں تصرف کر کرنا یا لگانا
 دف سار معروف اور عرف حال میں دال ہندی سے بولتے ہیں و فلا دف
 کلان و فلی دف خورد اوران دونوں لفظ میں دال ہندی ہی ہر دفتر معروف و فان
 اکثر لوگ معنی دفع کے بولتے ہیں مثلاً وہ دفان ہوئی یعنی دفع ہوئی اور لفظ دفع
 میں تصرف کر کرنا یا ہر دف و فانی دال ہندی اور لام مع ایسا سے معنی ترکیبی اس کی ہے
 کہ دف بجانے والا اور یہ باعتبار مفہوم کے عام ہے لیکن نام ایک طائفہ خاص کی ہے
 جو مشہور ہے و ق نام تپ کہ نہ کا ہے اور معنی تنگدل اور آزرده خاطر کے بھی استعمال
 کرتے ہیں مثلاً بجاو نہایت وق کیا و قیہ کتہ باریک و قہت بمعنی باریکی لیکن
 بمعنی مشکل کے متعلق ہے بھکواس کام میں نہایت وقت ہوئی و کتہ ورد و گردال
 ہندی اور کاف فارسی مفتوح سے راہ بزرگ کہ سوار اور پیادہ اوس میں چل سکیں
 لوگ دال ہندی مفتوح اور کاف فارسی ساکن جو قدم و راز رکھنا افسار الہ خان
 کا شعر ہے شیخ و راز قرے جو مجلس میں لوگ بھری پہنچتی کسی سبھون نے کہ آیا کلنگ
 فرش بہ و گتہ وال مہلہ اور کاف فارسی سے ایک قسم انگہ کتہ پنہ کی کہ اوس میں
 پنہ بہت بھرتے ہیں و گتہ دال ہندی مکیسور اور کاف فارسی ساکن سے پھل کر بیج کرنا

جیسا سالہ لغات ہندی میں لکھا ہے دل عضو معروف اور سخاوت کے معنی میں بھی سچا
 ہے مثلاً کسی کے سخاوت کرنے کے وقت کہیں اوسے بڑا دل کیا دل کا ہلنا تو حشر
 رفع ہونا کسی کام کی طرف متوجہ ہونے سے دل کا آجانا عاشق ہونا دل گناہ دل کا متعلق
 ہو جانا کسی کی طرف دل چھینا بیزاری و لگو موسنا وقت بیزاری کے دل پر ہاتھ
 رکھ کر دہانا تاکہ کچھ تسلی ہو جاوے انتشار الدخان کا شعر ہے بیٹھے ہیں ہم تو دلگو سو
 بہوئے میان + توجان اوسکی دیکھ تجھے جس نے عش کیا + دل دل کیچھ دلال وہ شخص
 کہ بائع اور شتری میں واسطہ ہو کر خریدا و فروخت کرواوے ولبہ لالون میں سے وہ
 لال کہہ کر کہ کسی لال کا دل بڑھانیکے واسطہ پہلے اس سے لال کے مقابل کرین دلا و دال
 ہندی سے انبار بجا ست کا دلا کاوٹ بزرگ ولی خرمہ کہ ایک قسم شیرینی کی ہے اور
 چھالیہ اور خاص حکینی ولی دم فریب دم دنیا فریب دنیا دم بھرناسیکے کا پتہ میں دنا کر نی کسی
 دم اولٹنا سانس اولٹی لینا کسی صدر سے دم لینا رستہ چلنی میں تھک کر لمو بھر تو قف
 دم کے دم یعنی ایک ساعت دم میں دم آنا اطمینان حاصل ہونا دم دال مضموم سے معروف
 و چچی معروف اور اسکو فارسی میں پار دم اور پال دم بامی فارسی کے ساتھ کہتے ہیں
 ایک حکم اور تالش و ماد دم پے درپے و مبدم مثلہ دم بخت گوشت پکانے میں دیگ کی
 سنکو آٹے سے بند کر کر آٹھ دینے تاکہ اوسکے بجاپ نہ بکھر دم بخود خاموش دم باز فریب
 دینے والا دلع غرور اور تکبر دلع دار مغرور اور تکبر دان روز دن اوندھا ایک بھائی
 ہے کہ دنگو نظر نہیں آتا مقابل رتوندے کے کہ اوسمیں بات کو نظر نہیں آیا کرنا دتیل غرور
 و شری دونوں دال ہندی سے چوب ترار و دتہ تاوان و تودال محکمہ منقوج اور لو
 ساکن اور تاسے فوقانی مضموم اور وا ساکن معروف سو حکو دانست آگے کے بہت بڑی

ہوں دن و رات جو راس ہندی اور راس تھائی جمبولہ سے دن کے وقت مثلاً وہاں
 دن و رات سے چوری ہوتی ہے یعنی عین دن میں دور بھید و ور پار بھی ایک کلمہ
 ہے کہ عورتیں دن کے ٹیک میں استعمال کرتی ہیں یعنی یہ آفت سے دور اور پار ہو
 مثلاً کوئی سکے کہ میں کل مر ہی چلا تھا تو نہایت محبت سے کہیں گے کہ دو پار دو پار
 وال مضموم اور واو معروف اور ہاے موجود ساکن سے ہنرہ کی ایک قسم ہے کہ
 حیوانات اس کو بہت رغبت سے کھاتے ہیں دوقی وال مضموم اور واو معروف
 اور تاسے فوقانی مکسور مع الیاسے وہ عورت کہ ایک کی چٹائی دوسرے سے کھا کر
 آپس میں اتفاق ڈالو اسے دو دھیر دوا کہ وہ شخص کہ کچھ امید اور کچھ یاس کھتا ہو
 دوسم وال ہندی سے مطرب و دوسنی زن مطرب و نکا واو جمبولہ سے ایک طرف
 لگی یا سنی دستہ دار کہ اس سے شکی میں سے پانی نکالتے ہیں اور ایک قسم ہے
 کشتی کی دو در وال ہندی مضموم اور واو جمبولہ اور راس ساکن سے رشتہ تابیدہ
 کہ اس سے کاغذ باد کو اڑاتے ہیں ووری یا سی تھائی کے ساتھ رشتہ تابیدہ
 چنیدہ تاکہ دلو میں بجائے رس کے باندھ کر پانی بھرن و دوجا کجا بھٹا ملا کہ
 اس کے دانہ کے ٹوٹنے سے مائیت سیفہ نکو و ولت معروف و دن وال مفتوح اور
 واو ساکن اور نوں غنہ کے ساتھ شدت شغل ہونا آگ کا انشاء اللہ خان کا شعر ہے
 شعلہ بھڑک رہے ہیں یوں اپنے تن کے اندر + دون لک رہی ہو جیسی گرمی میں بجن اندر
 وونا وال مفتوح اور واو ساکن سے برگ درخت کچ کیا ہوا کہ وکاندا را کتر و خاک کے
 پھول کو اس طرح پر بنا کر شکر مانگ اور ترکاری زرش بعضی ترکاری مثل شہتوت اور
 فالسے اور جامن اس میں رنگ خریدار کو حوالہ کرتے ہیں اور ایک قسم ہے کل بیجان

کی کہ نہایت خوشبودار ہوتا ہے دو تال مضموم اور واو معروف سے دو چند اور بعضے
 وگنا کا ف فارسی سے بجای واو کے بھی کہتے ہیں دو دھمی ایک سببہ ہر شیردار اور
 شاہ جہان آباد میں دو دھمی دال ثانی مشددا اور بغیر واو کے کہتے ہیں اور رسالہ نعت
 ہندی میں لکھا ہے کہ بعضی عورتیں بعض اعضاء پر سوزن سے زخم لگا کر اس نبات کاشیرا
 زخموں کو لگاتی ہیں اور چھوڑ دیتی ہیں یہاں تک کہ وہ جگہ نیلی پڑ جاوے اور یہ رسم اکثر
 نواح یورپ میں ہوتا ہے مفاد کلامہ دھکا دال مفتوح مخلوط الہا اور کاف تازی مشددا
 مع الالف سے صدرہ دھپا دال مفتوح مخلوط الہا اور باے فارسی مشدوم مع الالف
 صدرہ دست کہ کیسی سر پر پہنچا وین غیسے طمانچہ صدرہ ہے ہاتھ کا چہرہ پر دھول
 مثلہ لیکن فرق اتنا ہے کہ بہ نسبت اول کے اس میں صدرہ کم ہوتا ہے دھوم شور و غل
 دھوم و خام مثلہ اور لفظ دھام تنہا نہیں آتا دھوبی گاؤں دھوئی دال ہندی مضموم
 مخلوط الہا اور واو جھولہ اور لام مع الیاء سے برگ پان اکٹھی بندھی ہوتی کہ عدد میں
 دوسو سے کچھ کم یا زیادہ ہوتی ہیں دھینا دال مضموم مخلوط الہا اور نون ساکن اور
 یاء تھانی مع الالف سے مذاق اور دال مفتوح سے کشنیز دھتورہ ایک درخت
 ہے کہ تخم اس کے نشہ آور ہیں اور بسبب شہرت کے حاجت تفصیل کی نہیں رکھتا دھڑکا
 دل کا تڑپنا دھڑہ دال نکسور اور لے ہوز ساکن اور رس جملہ مفتوح اور ہا مثنوی
 سے عبادت گاہ ہنود و پکیز آستانہ دھریہ ایک طائفہ ہے کہ جو وصائع کا قائل نہیں
 دھمال دال مفتوح اور ہاے مخلوط اور میم مشدوس اور چھلنا اور گودنا قلندر و ن کا
 دھوان دھان دھرتی زمین دھڑرائی ہندی سے بدن دھڑا دھڑ متواتر زمین پر
 کسی کلام چیز کا گرنا دھڑ دال مضموم سے ابتدا دھڑی دال مضموم سے ایک جزو ہے

اراہ کا دھکا آواز جو کسی کے گودنے سے پیدا ہو دھنسا فرو ہو جاتا کسی چیز کا زمین
 میں مثلاً پاؤں کا دھنسا وہاں شالی ڈھیل وال ہندی مخلوط الہا اور یاے تھانی
 معروف سے رنگ ڈھیت وال ہندی مخلوط الہا اور یاے تھانی معروف اور کا
 فوقانی ساکن سے شوخ کہ کسی کا کہنا نہ مانے ڈھب انداز اور وضع و حج انداز و حجا
 براق جو نیزہ پر نصب کریں دھجی جمہ مشدوس پارہ جامہ کہ دراز اور کم عرض ہو دھکا
 وال مفتوح مخلوط الہا اور کان فارسی ساکن اور سا مہلہ مع الالف سے عاشق زن
 دہی جزات دھن یاے مخلوط سے مال دھجی وال مکسور اور ہلے مخلوط اور یاے
 معروف سے دختر دھیا وال مکسور مخلوط الہا اور یاے معروف اور سیم مع الالف سے آہستہ
 دھیا تالہ ایک قسم تالہ کے مقابل جلد تالہ کے اور تالہ ایک قسم ہے تال کی جڑی
 نغمہ کیواسے مقرر کی گئے ہیں دھر دھننا جلد چلے آنا سودا کا مصرعہ کھوسے کی جو میں
 دھر دھکا وہاں سے لڑنا ہوا شہر کی طرف دھوٹے چراغدان دیوالی تھو اسنو
 کا جو معروف ہے ڈیو تھو وال ہندی مکسور اور یاے تھانی مجولہ اور واد ساکن
 اور یاے ہندی مکسور مخلوط الہا اور یاے تھانی معروف سے دروازہ دیوتا مہلا
 ہنود میں ایک مخلوق ہے مثل وشتون کے دیوا چراغ اور اسکو دیا بھی کہتے ہیں
 دیک ایک گرم ہے برابر چنیوٹی کے کہ لکڑی کو کھا کر خاک کر دیتا ہے دیار دیکنا دیار
 جو شخص کہ شکل اور صورت کا اچھا ہو دیپ آتش دیک ایک قسم ہے سرود کی آتش ہیز
 کہ اس کے اثر سے آگ لگ جاتی ہے دیک طرف کلان کلانا پکانے کا دیوار معروف دین
 وال مہلہ مکسور اور یاے تھانی مجولہ اور میں مہلہ ساکن سے وطن مہیواسے دیا خیر
 پر دین کہتے ہیں دیکسی جو میوہ کہ ہندوستان میں پیدا ہو مقابل ولایتی کے لیکن شہر

یہ جو کہ وہ سیوہ ولایت میں بھی ہوتا ہوا تھا انارو سیسی ہندوستانی کا انار جیسے نام رکھا
 وہ جو ولایت میں پیدا ہوا ہوا اور اسی واسطے انہ کو سیسی نہیں کہتے ویسا وہ فاسخ کہ
 اب سال کے لیسکے واسطے کیا کریں وہ تہہ والے کسور اور یاے تختانی جھولہ اور باجی ساکنز
 سے بدن دہی باز دیا دیا یہ معروفہ کے بعد ہاسے ہوز کے منکھ دین والے کسور اور
 یاے تختانی جھولہ اور نون ساکن سے ہندی میں بھی قرض کسٹ دینا ر قرضدار
 ویر ونگ ویر آئی درست آئی یعنی جو کام ونگ میں ہوتا ہے اچھا ہوتا ہے اور
 کیا نقصان اور خرابی او میں نہیں رہتی ویرہ رال ہندی کسور اور یاے تختانی
 جھولہ سے خیمہ اور یعنی مطلق گھر کی بھی متعلق ہے مثلاً میں اپنے ڈیرہ کو جاتا ہوں فصل
 راسے محلہ رانک ایک قسم ہے فلاں کی کہ جسکو عربی میں رصاص اور فارسی میں
 ازیر کہتے ہیں راس تملہ اور برون فلک رانکی دانہ معروف ہے کہ اسکو خرو کہتے
 ہیں راسے شیرہ کہ قند کی چاشنی سے پکاتا ہے اور منجھ ہو کر دانہ دارشل قند کے ہوتا ہے
 رات کاسے نورقانی سے شب راتب وظیفہ گھڑی کا راہ رستہ اور ہندی میں بھی
 راس کے جو عقدہ ہے عقد تین جو زمر میں سے مقابل میں ونب کے جب چاند یا آفتاب
 اس کے قریب آتا جو گھن لگ جاتا ہو راج حکومت ہندو کی اور معمار راجہ حاکم قوم
 ہندو سے رانی زن راجہ راوپپ راضی رضا مند راحت آرام راگ سرور اور
 وہ جو راگ سے منشعب ہو رانی ایک آکے بے کفش و وزن کا رانک ایک نان خویش جو
 کہ وہی میں کہو کو ریزہ ریزہ کر کے ڈالتے ہیں راند راسی مہلہ مع الکاف اور نون
 اور وال ہندی سے زن بڑ شوہر اور یعنی مطلق عورت کے بھی اسی واسطے او میں
 تصرف کہ کر رہی کہتے ہیں اور رندی یعنی مطلق عورت کہ ہے اگرچہ مجاز عرف حال

کے معنی ننان فاحشہ کی مستعمل ہو گیا ہے۔ راجچہ آلات پیشہ واران رب خدایہ
 راسے دوم ہنری اور بعد اس کے یاے تھانی معروف ایک خوش ہے مثل
 ملائی کے کہ دو دھرتے بنائی ہیں رپ رہی کسور اور باے فارسی ساکن سے ہندی
 میں معنی دشمن کو ہے اور اردو میں اس شخص کو کہتے ہیں کہ کسی شخص کے بہت درپڑ
 ہو کسی کام کے واسطی شلکاتم بہت رپ ہوئی رباب نام ہی ایک ساز کا بہتر راج
 مہلہ مفتوح اور باہی موحده مفتوح اور رادی ہندی ساکن سے مسافت بعید کو طرنا
 اس طرح کہ اوسپر کچھ فائدہ مترتب نہرت موسم راسے مہلہ مضموم اور تاہی فوقانی
 ساکن سے موسم رتوندہ ایک بیماری ہے جسکو شب کوری کہتے ہیں رتوارامی مہلہ
 مفتوح اور تاے فوقانی ساکن اور واد مع الالف سے نام ہی ایک سنگ کا سنجنگ
 کہ بعض بیماری کو اندر اطفال کے گلہ میں لٹکاتے ہیں رجوارہ وہ نوح کہ راجاؤں کی تخت
 کی عملداری ہو رہا ہوا شکم پیر چنابو کا کپڑی وغیرہ کا کسی شو کی بوتے اس طرح سے
 متاثر ہونا کہ وہ ہوا وس سے زائل نہ ہو دیخ چہرہ اور نام ایک مہلہ شطیج کاخ
 ہکرتا توجہ ہونا روجیہ دنیا کی پیر کا اور کیسی دلیل کو اوٹھا دینا جیسے میں نے
 اوسکی بات کو رد کر دیا اور معنی تو کے بھی رتو آوال مشدوس مرتبہ دیوار گلی سے
 اوسکو فارسی میں دانی کہتے ہیں رس شیرہ رستہ راہ رستہ روکنا رستہ میں اہم
 ہونا کسی راہ چلنے والی کا رستہ ہکانا اوس راہ پر ڈال دینا کہ اوس سے منزل کو
 پہنچیں رستارے مہلہ کسور اور میں مہلہ ساکن اور نون مع الالف سے
 آہستہ آہستہ پکنا پانی کا رستہ راسے مہلہ مفتوح اور میں مہلہ ساکن اور یا تھانی
 مع الالف سے وہ کہ وضع داری اور راگ وزنگ کی صحبت سے بہت میل پکھتا ہوتی

رسن غور و ستار رسن کلان نہایت سطر رشتہ رای مہملہ کسور اور شین مجہد ساکن اور
 تہائی فوقانی مفتوح اور ہای ساکن سو تاگا اور قرابت رشوت معروف زنت نرم فی یقوت
 تیلی خیر رکابی طرف پہن رکابی سا مستحکم چلا اور چڑا سنہ انشا اللہ خان کا شعر ہے
 شب نہ مین کتاہی وہ ماہ سے بہ رکابی سے اس شعر پہ اتنا گھنڈہ رکابدار وہ شخص کہ
 مرثا اور چار بناوی اور فروخت کریں گے اسے مہملہ مفتوح اور کاف فارسی ساکن
 معروف اور ایسی عادت بد کہ اوپر بہت اصرار ہوگی وہ شخص کہ ایک عادت بد
 بہت اصرار رکھتا ہو گیا مثلاً رن جنگ زندگی زن عموماً اور زن فاحشہ خصوصاً
 رن جنگ وہ باروت کہ پیالہ توپ اور بندوق پر رکھیں روزانہ رای مہملہ مفتوح اور
 واو ساکن اور نون غنہ آوردال مہملہ ساکن سے پامال کرنا کسی چیز کا روٹا کر یہ کرنا
 روپہ شکل روپا کوئی چاندی روپہ قطع چاندی کا سکہ لگایا ہوا روٹا وہ طحاسم
 جو سالن کی ساتھ نہ کھایا گیا ہوا اور مہنی بد مزاج اور بے اتفاقات کی بھی مستعمل ہے
 جیسے کہین وہ نہایت روٹا ہوا روٹا سوٹا بمعنی اول روٹو کے روٹو درخت
 روٹ بیماری روٹا وہ ٹکڑا کپڑے کا کہ اوپر سے تھوڑا سا تھوڑا پونچھیں وہی نان روٹا
 نان کلان اور نہایت سطر روشن واو کسور سے راہ جو درمیان بانی کی بناوین کہ کلا
 ایک قسم راہ کی رہبر رستہ بتائی والا اور عوام او سکولہ کہتی ہیں لام سوچا راہ
 مہملہ کے ریت رای مہملہ کسور اور یاسے تختانی معروف سے رسم ریتہ رای مہملہ کسور
 یای جمولہ سے ریگ رتیا شدہ ریچھا رای مہملہ کسور اور یای تختانی معروفہ اور تیاہ
 مخلوط الہامع الالف سی ایک داروہ مدور کہ اوپر سے لڑیٹھم اور سر کے بال جوتے
 ہیں ریچھا راہ مہملہ کسور اور یاسے تختانی معروفہ اور جیم تازی مخلوط الہامع

مصر و نہایت مائل ہونا کسی شے کی طرف اور بہت پسند کرنا و سکوریوٹرا و نحوہ
ہندی لکھ بکریوں کا فصل زراعت چھ زراعتی تجزیہ و دست جو بہت زور اور
قوت رکھتا ہے اور مینجی غالب کو زرگری نام ہے ایک بان کا کہ ہر حرف پر ایک حرف
رہا مسئلہ اور زراعتی تجربہ زیادہ کر کے الفاظ متعارفہ کو تلفظ کرتے ہیں اور رسالہ لکھا ہے
میں لکھا ہے جو زبان کہ وہ شخص آسمین مقرر کر کے گفتگو کرے تاکہ وہ دوسرے سمجھ سکیں
تعمیم معلوم ہوتی ہے لیکن اول صحیح زور اور تو نگہ زورہ برنگ تھا کہ جسکو بان کو ساتھ
لکھا تو ہیں اور ایک قسم طعام کی کہ برنج شیرین و عنبران سے رنگیں کیے ہوئے پکا تو ہیں
زنیل و دانشت کو منہ میں رکھ کر بچھونکنا تاکہ آواز بلند اوس سے پیدا ہوا و یہ آواز اکثر
کہو تر باز کہو ترا و براؤ کے وقت کرتے ہیں نکال کر یا یہ زمین و سر تو نور قوت
زور اور قوت من زور و اسنو کہ کر بالائی زیارت کی ہوز ہر معروف کہ اوسکو ہندو
بس کہتے ہیں زہر کا نابہت رشک ایچا نا زہر او گلنا با تین شکوہ و شکایت کی تو اہل
اوس نے ملاحظہ کہنی زہر بیا وہ سانپ کہ اوسکا زہر بہت موثر ہو زہر حرکت کسرہ
کی زیر دست مطیع اور فرمان بردار زیادت معروف نیست زندگانی زیرہ تخم
معروف کہ جزو ہر گرم مصالح کا فصل سین حملہ ساگ ترہ سال نام و رخت کہ
اوس سے چوب کڑی وغیرہ حاصل ہوتی ہے سائی کڑوی کٹی ہوئی جو گاؤں و بھینس
کھلاوین ساون نام ہے ایک مہینہ کا مہینوں برسات کے سے ساونی وہ اسباب
کمر رنگین اور رسن کو یعنی سامان جمعی کا کہ وہ ساون میں عید سے و گھر میں
ایام کٹنی زانی بھجواوین ساتھ ہر اسی ساتھی وہ مرد کہ ہمراہ ہو ساتھ و عورت
کہ کسی عورت کے ہمراہ ہوا جہاں شکت ساجھی شریک ساتھ سکون نام ہے ہندی

مخلوط الہام سے عدد و جمع نہ اور ساٹھا تا ہی ہندی مخلوط الہام سے الف سی ساٹھ ہند
 آدمی ساٹھا یاٹھا یعنی ساٹھ برس کا آدمی ہنوز یاٹھا یعنی جوان ہے تیس سال
 مشہور ہے ساٹھی ایک قسم سے چاول کی کہ باریک نہیں ہوتی ساٹھی ایک قسم سے
 گھڑکی کہ اکثر یورپ میں بنو لنگی کے اور تہہ میں سا ہو وہ جو داد و تند قرض اور
 ہندوئی کی کہ سے سا ہو کارٹلہ نامی خواہن زن سا ہو ہر طرف ساندہ وہ نرگا کو کہ ہند
 اوسکو اپنے تہوں کے نذر کر کر بازار میں چھوڑ دین اور مطلق العنان پھر کر کے ساندہ
 جانور معروف کہ اکثر اوسکو قوت باہ کی وادین استعمال کرتے ہیں سان گمان یعنی گمان
 مثلاً اسکا سان گمان نہیں تھا یعنی اس بات کا گمان نہیں تھا سانولا جو شخص کہ نام لیم
 کہتا ہو قابل گوری دگ نامی سات عدد ہفت سات سماگر سات عورتیں چلکا تو ہند
 ہو سا گمان نام اور کی ساتھ جنگ وجدل کہنے ساتھ نام آوری اور اعتباری
 سا گمانی وہ عورت کہ عمر کیسی ساتھ لعبا و بازی میں شریک ہو خواہ مرد کی ساتھ
 خواہ عورت کی ساتھ اور گمانی اسکا مختلف ہے چنانچہ گھنیا کو سکیان مشہور میں سا گمان
 درویش سا گمان کو لون اور سکوان جیم فارسی سے راستی سا گمان شام سانی شرب
 پانی والا اور عورت حال میں تھک مانے واسے کو بھی کہتے ہیں سا لا خسر پورہ سا گمان
 ماورن خوشدامن مشہور ہے سایہ معروف ہے یعنی ظلل اور آسیب جن اور پری کا
 ساجر جادوگر سا بن وہ جسکو عربی میں صابون کہتے ہیں صابونی ایک شیرینی جو ہندو
 اور بہت سینہ اس زمانہ میں بعض لوگوں کی ہم الخطا طرہ سے دیکھی جو کہ اس لفظ کو
 عداوتی کہتے ہیں لیکن رسالہ لغات ہندی میں سین مٹھ سے ضبط کیا ہے سانپ لوان
 اور یاو فارسی سا گمان سے مار + سانپن مادہ مار کی سانپن دو معنی ایک قسم سے سانپ

کہ او سکود و منہ ہوتے ہیں اور ہر چند یہ متحقق نہیں کہ وہ مادہ ہی یا نہ ہے لیکن او سکو
 ساکنین ہی کہتے ہیں سب ہمہ سبیل وہ پانی کہ لید یا حضرت امام حسین اور حسن کے
 نیاز میں وقف کرین بنری بنگ بنر ہونا بات کا معروف افشا را لہ خان کا مفسر
 عشق میں ہوتے نہیں پاؤ کسی عنوان سے ۴ غرت و عار و حیا و شرم و نام و ننگ بنر
 بنر ہنگامس بنر سپاری چالیہ سپاہی معروف سپاٹ باے فارسی اور اخیر میں تاج ہندی
 سے ظاہر بمعنی سادہ کہ ہے کسواسطے کہ وہ پاؤش زربان کہ او سپہ ستارہ اور عشق کا
 ٹھوسوا کار کلا بتونی کے تو او سکو سپاٹ ہوتے ہیں سپولیا باے فارسی مضموم اور
 واو مہولہ اور لام ساکن اور باے تحمائی مع الالف سے بچہ یا رست تاس فوقانی
 ساکن ہے خلاصہ چنانچہ ست گلو اور ست لوبان خلاصہ گلو اور لوبان کا ہونا ہے
 ساتھ غلہ میختہ اور لغات ہندی میں لکھا ہے وہ آتش کہ سات غلہ کو آئینختہ کہ کی کاوین
 لیکن عرف حال میں اول ہی ستانا تکلیف اور آزار دینا ستو سین مفتوح اور تاس فوقانی
 مشد مضموم اور واو معروف سو آٹا جو یا گندم یا برنج بریان کا کہ شکر ملا کر اور پانی کی قوت
 کر کے موسم گرما میں کھاوین سستی میں مفتوح اور تاس فوقانی کسور اور یاے تحمائی ساکن
 سے وہ عورت کہ ہمراہ شوہر مردہ کو جبل جاوے اور یہ رسم ہنود کی پوسٹلی میں مضموم
 اور تاس فوقانی ساکن اور لام کسور مع الیا سو ایک قسم لیسان کی ہے کہ سن کے پوسٹ
 سے بنتے ہیں شتر عدد ہفتا و شتر اتر اوہ شخص کہ عمراو سکی شتر یا بہتر بر سکی ہوگی
 نہ حال میں ایسی پیرانہ سال کے حق میں استعمال کرتے ہیں کہ باوجود کبر سن کو ہوش و حواس
 بختہ ہو گیا ہو شتر اس میں مضموم اور تاس فوقانی ساکن مخلوط الہا اور اسی مع الالف
 پاکیزہ شترانی پاکیزگی اور جبار و بختہ شترانی ایک طائفہ جو فقہ امیہ ہندو کی سلسلہ او کا

سحر ایک پونچھ یا پو اور سحر نام ہی ایک درویش کا کہ چلیہ تھانا نک کا اور یہ سحر اور
 پیشوا اور سکھوں کی قوم کا سحر نامی خود کافی مشہور و کسور مخلوط الہاسی قسم چاول کی مخفف
 سحر نامی کا کہ پڑھ کر دوا سحرورہ تاسے ہندی مضموم مخلوط الہا اور دوا مجولہ اور رے
 مہمانہ مفتوح مع الہاسی ایک قسم ہے حلو الکی کہ اوہین سوٹھہ والکر اکثر زنان نوزادہ کو
 لکھاتی ہیں سحر وچ زہبہ و آرائش عورت کو لباس سے بجاوٹ مثلہ سحر جیم فارسی سے
 راستی اور مدق سحر جیم فارسی مشہور و صمدق سحر جیم بعینہ مثلہ مٹی کے کھلے کو کہین
 کہ یہ سحر آوی ہے ای بعینہ سحر سین مفتوح اور جیم تازی مشہور و کسور مع الہاسی
 نام ہے ایک کھا کہ کہ رنگ ریزاوس سے رنگ کاٹتے ہیں سحر اخیر شب لیکن اردوین
 بمبئی صبح کے مستعمل ہے سحر کئی اخیر شب میں بیدار ہو کر طعام کھانا بہ نیت روزہ کے
 اور یہ اکثر ماہ رمضان میں ہی سحر ہی مثلہ سحر سین کسور اور خالص حلی ساکن ہی جادو و سحر
 معروف سحر سحر و ت کر نیوالا سخت معرون اور بمبئی بسیار کے بھی مستعمل ہے یہ ترقی کا
 سخت مثلہ سحر ہی بیداد + ایک میں خون گرفتہ سو جلا د + سدا ہمیشہ بہ حانا
 سین کسور اور دال مفتوح مخلوط الہاسی جانا لیکن یہ لفظ محبت اور پیار کا رہے سحر سین
 مفتوح ہی ہے لیکن اردو میں بکسر سین مستعمل ہے سحرانا بستر یا چار پائی کو وہ جانب
 جطرف سحر رکھا جاوے مقابل پائنتے کے سروا با ظاہر بمعنی سامان کے ہی جیسے
 سحر سے سروا با ہی یعنی سر سے سامان ہی سحر چارٹنھ پھاٹھ شکل مسیب انشا اللہ خان کا سحر
 سحر چارٹنھ پھاٹھ و حشت نظر پڑی + حضرت جنون سے مرشد کامل نے عیش کیا +
 سروادہ بعد الف کے واو مفتوح قبر جو قبل از موت کے تیار کروا رکھیں ظاہر
 یہ لفظ سروا یہ میں تصرف کر کے بنایا ہی اور سروا یہ وہ خانہ ہے جو زیر زمین ہو سکر والا

سین کی ختمہ سوا یک گھاس ہے کہ جب او کو تر کرین چ و تاب کھانے کو سر پر چڑھنا نہایت
 بے ادب اور گستاخ ہونا + سر ہونا کسی کو اپنا بار کیسی گردن پر ڈال دینا اور اپنے امور کا او کو
 متکاہل کر دینا سر مارنا بہت شہقت کرنا مثلاً میں نے بہت سر مارا لیکن اس کام کی درستی نہونی
 سر پھوڑنا سر کو زخمی کر کے حاکم کو پاپس واسطے داد فریاد کے جانا سر توڑ کر لینا کسی سے کچھ
 ظلم اور تعوی سے لینا سر پر چڑھنا جن یا پرسی کا آسیب جن یا پرسی کا ہونا کسی پر سر پر
 دوڑانا گھوڑی گالے تال دوڑانا گھوڑی کا سر اٹھنا تعریف اور توصیف کرنے سودا کا شہرت
 اسے لالہ کو فلک نے دیے تجھ کو چار داغ ۱۰ چھاتی میری سراہ کہ ایک ل ہزار داغ
 سر اپنا ابدالفت کی باسے فارسی سے بدو عادی سر اپ دینا مثلاً لیکن یہ دونوں لفظ
 ہندھی میں اردو کے محاورہ میں نہیں اور اکثر شاستر خوانوں کی زبان سے معنی اوس میں
 کے سنا گیا ہی جو دیوتا یا اوتار یا اور اہل کمال نے کسی کو حق میں کی ہو مثلاً یون صاحب کہ
 کہ اوس پریشانی یا اوس کی زبانی اوس کو سر اپ دیا تھا اور یون نہیں سنا کہ ہم تھو سر اپ
 دینگے مگر مشہور سر اسر اور سر کسر اس سر ہے اوس سرے تک سرنگ کا ف فارسی
 سے راہ ہوزیر میں کھودین تاکہ پوشیدہ قلعہ مخیم یا جس جگہ پوشیدہ جانا منظور ہو
 جاوین اور سرنگ قلعہ اور ان کی بھی کام آتی ہو سر تا سین مضموم اور اسے مضموم
 سے مشتوح اور بعضوں سے ساکن سنی گئی ہو مثلاً سری سر تا راوی ساکن سے ہو شیار
 سر و بیہ وال ہندھی مضموم اور او مجہولہ اور باسے فارسی سے آب عمیق جو سر سے ہند
 ہو شرک راوی ہندھی مفتوح سے راہ بزرگ اور اکثر اس لفظ کو انگریزی گمان کر دیتے
 لیکن بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ اصل اس کی شرک شین معجم مفتوح اور اسے مضموم
 اور کاف تازی ساکن سے لفظ عربی ہے کہ معنی راہ بزرگ کے ہے مگر راوی ہندھی

مستغنی ہونا مشاہدہ شو مستغنی ہونی شکلہ لیکن فرق تائید اور تذکیر کا بھی پہلی اول
 مذکور اور دوسرا مونس ہے ستر سین کسور اور ر سا ہندی مع الالف سے مرد دیوانہ ستری
 ستر زن دیوانہ ستری سین کسور اور ر سا مہلہ ساکن اور کان تازی کسور اور یا تھانی
 معروف سے ایک پیڑ پھل جی کے نبی ہوئی تیا دیو سے ستریش ایک پیڑ ہے کہ چرم عام ہو نہ کہ
 پکڑے ہیں اور اوہمین ازوجت بہت پیدا ہو جاتی ہے ستر امکانات ستر آوار لائق ستر
 سین اول مضموم اور دوم ساکن اور ر سا مہلہ مع الالف سے ستر ستر آل خسفانہ ستر
 الف تذکیر اور ستریش یہ تائید سوا زان سکھ سین مضموم اور کان تازی ساکن مغلوط الہا سے
 آرام سگاری یا تو تھانی یا غیر میں مہولہ بوقت صبح ظاہر اسکاری یعنی صبح کی ہے اور یا مہولہ نے
 افادہ ظریف کا کیا ہے کسور سین کسور اور کان تازی مضموم اور دا مہولہ اور ر سا مہلہ مع الالف
 سے پیالہ مٹی کا سکوری پیالی سنگ کان فارسی سے گتا سنگ کان فارسی سے مرد قرابی سنگی
 زن قرابی سنگی سنگی سلمی آہن دراز ستر ستر سلام سین مضموم سے خوابیدن سلوانا دوست
 کروانا جامہ کا سلوانی اجرت و دخت کی سلام معروف ستر موم اور وقت سمندر دریا یا عظیم
 سمٹنا فراہم ہونا کسی شہر پر گندہ کا سمٹنا فراہم کرنا سمیٹ حاصل بالمصدر سمانی گنجائش اور
 تحمل سموتی ماوش وہ ماوش جو بروز و شبند کے واقع ہو سمت سین مفتوح اور سم مضموم
 مشد اور تازی فوقانی ساکن سو سن بکر باجیت کی ستر زن دانہ چند بلور یا کلین یا مونگ
 وغیرہ کی کہ بلور تسبیح کے رشتہ میں پرودین تسبیح اور اوہمین فرق اتنا ہے کہ دانہ تسبیح کو
 سواور اسکی سو سی کم ہوتے ہیں ستر ستر لو سین مفتوح اور فون غنہ اور بات موحہ مغلوط
 مع الالف ستر نام ہے ایک درخت کا سنگ کان ساکن مغلوط الہا سے خرمرہ بزرگ کہ
 تھانہ میں برہمن شمع سے بجاتے ہیں سنگ کان فارسی ہمراہ سنگت حاصل بالمصدر

سنگرز میں کندہ نعل خندق کا کہ گرو شکر کے گھوڑے میں سنگین عمارت پتھر کی اور معنی سخت اور
 مستحکم کی بھی چنانچہ کار کا تاون جو دیر پا ہوا اور سکون سنگین کہتے ہیں اور سڑاے سنگین یعنی
 سڑاؤ سخت کو سنہری وہ چیز کہ سونی کی رنگ ہوتا سنا زرزگر سندر میں مضموم ہو چکی
 لیکن یہ لفظ اکثر ہنود کی زبان سے سنا گیا ہے جگہ میں شتوج اور نون ساکن اور نون مضموم
 اور کاف تازی ساکن مخلوط الہاسی سانسے اور مقابل پنججاہیم مخلوط الہاسی مع الالف سے
 ہندی میں یعنی شام کو شادنی خبر موت سونا میں مضموم اور واو معروف اور ہا ہنوز
 مع الالف سے جامہ سرخ سوہن سونان سودا خرید و فروخت سونا واو مہولہ سی
 زرزگر اور واو معروف سے مکان ویرانہ کہ اوچین آدمی نہون سوکن جب و عورتین
 جسکی کلاں میں نہون ایک دوسرے کی سوکن ہوتی ہی سوت سین مفتوح اور واو ساکن
 سے مثلاً سوتیل لڑکا دوسری مادر سے سوت سین مضموم اور واو معروف سرشتہ
 سور سین مضموم اور واو ساکن اور سے حملہ ساکن سے ٹوک اور عرف حال میں واو
 مفتوح کو ساتھ مستعمل ہے اور واو ساکن سے بمعنی بہادر کی بھی مستعمل ہے اور اس معنی
 میں سور یا بھی استعمال رکھتا ہو سوگ بسبب ماتم کے ترک زینت کرنا سولٹ باویان
 سورج آفتاب سورج کھی ایک چیرے کہ دھوپ کے وقت منہ کے سامنے کہتے ہیں
 سایہ کے واسطے اور نام ہی ایک پھول کا مشہور ہے کہ آفتاب جس طرف جاتا ہو اسکا رخ
 بھی اوس طرف ہو جاتا ہو سور یا نام ہے ایک ساگ کا سونی سین مضموم اور ہنوز کسوریم
 سے سون سوا سون کلان سونٹا سے ہندی بعد نون غنہ کے چوب گندہ اور سطر کہ
 اکثر فلندریا مردم ادب باش ماتم میں رکھتے ہیں سونٹہ واو معروف اور نون غنہ اور
 نام ہندی مخلوط الہاسی بنجیل سونڈ وال ہندی بعد نون غنہ کے خطوم فیل سوکھا

خشک ہونا سوکھا خشک اور خشک سا سوکھی بمعنی اول فرق اتنا ہی کہ اول مذکر اور دوسرا
 مؤنث ہی سو نہ گا ایک چھپے کا سپ پالانی پر رکھتے ہیں سو سین متعلق سو حد سترہ شہو
 سہارا حاصل بالمصداق سہارا بھروسہ سہا سہتا پانی ایسا گرم کہ اعضا اوکو کھسک
 تحمل کر سکیں سہا سہا میں مضموم سے نان پہن کہ او سکوروغن میں تلتے ہیں سہا گندم
 ایک دو اکا کہ او سہا زرد و نقرہ گلاتے ہیں سیم سین کسور اور یادی مجہولہ سے ایک کاری
 ہی معروف سیرتی زرنہ سیوٹی نام ہے ایک پھول کا سیویان ایک طعام ہے کہ آر دگندم
 سے مثل رشتہ کو بٹ کہ پاتے ہیں او سکوفارسی میں ماہیچہ کہتے ہیں اور او سکی پکانکی
 رسم ہندوستان میں اہل اسلام کو بان عید رمضان میں اور ہندوؤں میں سلونون
 کے دن کثرت سے ہے سیتہ ورا ایک پیڑ ہے سرخ رنگ مثل شکر ف کے سیٹھی آواز کو تیار
 کبوتر اور ان کے وقت کرتے ہیں سیتہ بند انگلیہ سیتا پھل کہ دوسے شیریں کہ شاہجہاں
 میں او سکوتھا گھیا کہتے ہیں سیت یا معروف سے رطوبت کہ کیکی ہاتھ اور پاؤں میں
 حاصل ہو جایا کرے اور یا سے مجہولہ سے سفید سیپارہ سیوان حصہ کلام اللہ کا اور
 اسکو بہ تخفیف یا سے تھمائی کے سیپارہ بھی کہتے ہیں لیکن یہ اکثر عوام کی زبان ہے
 سید حار است فصل شین معجمہ شام مقابل صبح کے شانام پرندہ معروف کا
 شامی اکثر فقرائی ہندو کہتے ہیں شامیانہ وہ جامہ کلاں جو بطور سائبان کے والاک کے
 سامنے نصب کرین شاہراہ راہ بزرگ شاید گواہ شاخ شہنی اور سنگ حیوان کا او
 ایک قسم کا کپوان ہے کہ آر دگندم کے خمیر کو پہن کرے اور او سکوتھا چھری تراش کر
 روغن میں تلتے ہیں اور ایسی بات کہ کسی کام میں موجب خلل ہو جاوے چنانچہ جب کوئی
 ایسی بات کہہ بیٹھو تو کہتے ہیں کہ اتھون فی ایک اور شاخ نکالی شامیانہ بہت ہی عجیبے سین

حملہ شد ظاہر اللفظ شاخسانہ میں جو دو نوں شین مجھے سو فارسی میں نام ایک لفظ کا ہے
 کہ شانہ اور شاخ کو سفند کو باہم بجا کر ہر دو کان سے بھیک مانگو یہاں تغیر دیکر اس معنی
 میں استعمال کر لیا ہے شاشہ بشاب شالہ مار نام ایک باغ کا ہے بیرون از شہر اس
 لفظ کی اصل میں مختلف تفسیریں کرتے ہیں لیکن کوئی تفسیر محققانہ نہیں اس واسطے قابل
 کے نہ سمجھی شاہ بالا وہ طفل کہ مثل نوشہ کے آراستہ کر کے ہمراہ نوشہ کی سوار کر کر خانہ عروسی تک
 لے جاوین ہرات کی رات میں شب برات چودھویں شب ماہ شعبان کی شب دیک گوشت اور
 شلغم جو شب کو پکا رکھیں اور صبح کو کھاوین شیخون را تکی وقت پنجہ دشمن پر جا پڑنا سب جگہ
 شجاعت بہادری شجرہ وہ کاغذ جس پر کسی سلسلہ کی اولیا کا نام لکھ کر مرید کو یوں شہادۂ نام
 ایک بادشاہ کا فرکا کہ دعویٰ خدائی کا کرتا تھا شیر مودی شہزادۂ ایزد سانی شہریت پانی
 سے شیریں کیا ہوا اور شیرہ ادویہ کا شکر کے ساتھ توام میں لایا ہوا شیرتی نکلینہ بڑا شہر
 یعنی سنخ رنگ مائل برزوی شریف نام میوہ کا شراب میوہ شرابی سے پیو والا شراب خواہ شہ
 شراب خانہ وہ مکان جہاں شراب کچی اور سچی بھگوشت زبگیر اور اصل میں بھی
 ابھام کو ہے اور زبگیر کو اس واسطے کہ توہین کہ زبگیر کو انگشت ابھام میں پکڑتے ہیں اور
 بعضی اس قلاب کو جس سے ماہی کو پکڑتے ہیں اور زبان عوام پر کبشیرین مجھے جاری ہے
 شطرنج بساط معروف شطرنجی دری شغلہ معروف شغل شین مجھے مضبوط اور عین مجھے
 ساکن ہو کام شفقناو نام میوہ شکنجہ آگہ چوبی کہ جلد کتاب او میں کھینچتے ہیں شکوہ گاہ شکر
 کاف تازی مشدد شیرینی معروف شکوہ شین مضبوط سے پاس کرانہ شین مفتوح
 سے سبب نچتہ کہ روغن اور شکر کے ساتھ کھایا جاوے مثل جو عضو کہ جس حرکت سے بجاوے
 شلغم ترکاری معروف شکاک شین مجھے مفتوح اور لام مشدد مفتوح اور کاف ساکن

سے چند بار سر ہونا تو پ کا کسی ہمار کی خوشی میں شلو کہ ایک قسم کرتی کی شملہ ایک مثال
 ہے کہ اوسکو بطور دستار کے سر پہنچو ہیں شمع اصل میں یعنی موم کے ہوا اور متعل یعنی
 اوس چیز کے جسکو موم یا چربی سے بنا کر محافل میں روشن کرتے ہیں ستمہ اندک ستمہ ایک
 چیز تو تسبیح میں کہ کلاتیوں سے بناتے ہیں اور شنگرف ایک چیز ہے کہ گوگرد اور سیاب سے
 بناتے ہیں اور رنگ اوسکا سرخ ہوتا ہی بعد صل کرنے کو تصویر اور نقاشی اور کتاب کے
 سرخن لکھنے کے کام میں لاتے ہیں شناخت پہچان شور غوغا شولہ کچھ می رقیق شوشہ چٹوڑنا
 دو چار آدمیوں کے سامنے نئی بات یکایک کہنی شہر غسل شہید جو خدا کی راہ میں مارا جاو
 شہدہ نام و ننگ شہرت مشہور ہونا شہنائی بزرگ شیوہ طرز اور روش شیرین شیخ
 شیرہ رسل اور چاشنی شیطان ابلیس اور معنی مغوی کو مجازاً انشا اللہ خان کا شعر یہ
 کس لگی میں وہ رہی ہے کمان کا وہ خبیث + کوئی شیطان ہو گیا جس نے ذکر ایسا کیا +
 شیطنت شرارت اور خبث شو چیز باب صا و مملہ صا و حرف صا و کا کہ علامت صحیح
 کے کاخذ حساب وغیرہ پر لکھیں صاحب سلامت بجای سلام و علیک کے بعض محفل میں
 استعمال کرتے ہیں صاحبی عالی دماغ ہونا کہ امور رسل کی طرف خیال اور توجہ نہوید کا شعر
 آنے لگے ہودیر ویر دیکھیے کیا ہو کیا نہیں + تم تو کرو ہو صاحبی ہندہ میں کچھ رہا نہیں +
 صادق پنچا صادق القول جسکی بات سچی ہو صاحبزادہ کسی بزرگ کی اولاد اور سہوٹے
 اکثر پیر کی اولاد کو کہتے ہیں صاحبزادہ پن نادانی صاحب شوق یہ کل طرز کا ہر شملہ کوئی
 کچھ بات کہو اور دوسرے کے پسند نہ آوے تو تو کو کہ تم صاحب شوق ہو صاف و چھیر کہ
 غش اور آلودگی سے پاک ہو اور معنی سہل کے بھی جیسے یہ شعر یا عبارت صاف ہو صاف صاف
 واشگاف اور سہل گاو صاف صاف مثلاً جیسے اس بند میں خمس کے یہ شلو یہ بات لگا کھٹہ کہ

کہ رکھ مجھ کو معاف + اور جو تو دوسرے تحقیق ہو سن صاف صاف + یہ نہیں صومع ماری
تو جہان لاف و گداز + نیست این کعبہ کہ بے پاؤں سرائی بطواف + نیست مسجد کہ درو
بے ادب آئی بخروش + صاف فاقہ صاف دینا فاقہ دینا صافی وہ پارچہ جامہ کہ اوس سے
کوئی چیز رقیق مثل شربت یا شراب غیرہ چھانی جاویں صبح ہوئی سفیدی جسم کی نمودار
ہوئی صبر و ناکسیکی و بال صبرین گرفتار ہونا مثلاً ہمارا صبر پڑا یعنی ہنہ تو اوس کے ظلم پر صبر
کیا تھا سو اوس کا وبال اوپر پڑا صدقہ و طعام کہ کیسی سر سے اوتا کر چڑھا ہے یہ کچھ پیر
صدقہ ہونا کیسی گرد چھسنا از رو تعظیم یا محبت کو صدقہ جانا مثلاً صدقہ واری یہ لفظ
عورتوں کا روزمرہ ہے یعنی لفظ صدقہ ہونے اور واری کا ترجمہ پرلانا اور واری ایک
کلمہ ہے کہ عورتیں کمال محبت میں کیسے حق میں اکتو ہیں ظاہر ایہ بھی بمعنی صدقہ جانے کے
ہے کسو اسطرح کہ بجای صدقہ جانے کے واری جانا بھی بولتے ہیں صدقہ جمع صدکی اور اگر
جمع بطور فارسی کے ہو لیکن اردو میں بہت متعمل ہو جیسے ہزار با صدقہ خرچ میں احتیاط
کا کرنا صرف عرف حال میں اوسکو کہتے ہیں کہ غلوس مقابل میں روپیہ کی فروخت کرے
صلاح بمعنی مشورہ کے متعمل ہے صلاحیت احوال روزمرہ کا جو زمانہ دار حاکم کی ہمت
کچھ بھیجے صم کچھ جو کہ کسی بات کا جواب نہ دے اور اس میں تولین کر کر کم صم کہتے ہیں حضور جو کہ
اسرافیل روزِ مشرک کو چھونکے گا صوفی چشم گو سفند اور عرف حال میں بمعنی بانہ کو جس سے
گوشت نہا جاتا ہے بھی بولتے ہیں اور ایک جامہ ابریشمی کا نام بھی ہے اور چونکہ اکثر یا نہ دوا
میں دایتے ہیں شاید ایسا واسطے اوس چیز کو کہ دوات میں دالین صوف کہتے ہیں
لیکن رسالہ لغات ہندی میں صوف سین ہلکے سے ضبط کیا ہے اور کہا ہے کہ صوف پارچہ
یا تہ کہ دوات میں دالین انتہی کلامہ صوفی پر ہیرا جینہ شکارا و کینو تر با زون کی اصطلاح

میں عہد اس امر کا کہ دو شخص مقابل میں سے جو کوئی دوسرے کو بہتر کر دے اور پھر نہ چاہے
 بولتے ہیں ہماری اور اسکی حید ہے حید ہی جو دو شخص کہ اس میں حید رکھتی ہوں ہر احد
 کو حید ہی کہتے ہیں شاہ نصیر مغفور مرحوم کا شعر ہے جسے سنا کسی حید کا کیونکر ہر دم + لاگ
 پروا نہ کی سو بار اٹھے اور بیٹھے + باب ضا و محجہ ضا و ہو میں معنی اصرار اور ہٹ کر مستعزم
 ضد بانہ ہفتی بہت اصرار کرنے ضدی وہ کہ بہت اصرار کرے ضرر گزند ضلالت کہ اسی ضیت
 کیسکو کھانا کھانے کے واسطے بلانا باب طارہ حملہ طاق مقابل حبت کو اور معنی گیانہ کے
 شلما وہ اس کام میں پڑا طاق یعنی یکہ طاق ت معدون طالع مستعمل معنی نجات کو
 طارہ پاک طیب معالج طباق مشہور طباق اکثر فقرات معنی جھولی کے جبین سباب
 کہانی کیا ہوا کہ میں سنا گیا ہے شاید لفظ طباق کو خراب کر کر یہ لفظ بنایا ہو طراوت معروف
 طرب خوشی طشت معروف طعنه معروف طعنه مثلاً طیفانی زیادتی طعنه مستعمل معنی طعنه
 کے طور بفتح طارہ حملہ معروف طوطی تو تا اور اسکی تحقیق میں اہل لغت کو اختلاف ہوا اسکی تحریر
 کی اس مختصر میں گنجائش نہیں طواف کعبہ کی گرد چہرنا طول درازی طول کلام و رازی کلام
 کی طول دینا بات کا بہت بڑھانا بات کا طول دینا قصہ کا بہت بڑھانا جھگڑے کا طوفان
 اردو میں متعل معنی بہتان کے ہو مثلاً ہم پر کیون طوفان لگاتے ہو اور اسنو وہ طوفان
 طرا کرد یا طیش معنی غضب کے مستعمل ہے + باب ظارہ معجمہ ظاہر معروف ظاہر سیر
 پیشوا حلال خوردن کی قوم کا ظالم ظلم کرنے والا ظرف خوش طبعی ظلم جو ظلم دھانا جو بڑی
 نہایت کرنا ظلم ظلمی از روی جور اور یہ محاورہ عوام شاہجہان آباد کا ہے ظلمات وہ تاریکی
 جبین چشمہ آب حیات کا ہے ظہر نماز پیشین باب عین حملہ عابد عبادت کرنے والا عالم
 صاحب علم عالم الغیب غیب دان یعنی خداوند تعالیٰ و عارف صاحب معرفت عاری لغت میں

بمعنی پرہیز ہونے کے جو اور مجازاً وہ کہ جس سے کوئی کام نہ ہو سکے چنانچہ کہتے ہیں وہ
 اس کام میں عاری ہو اور معنی تنگ ہونیکے مثلاً میں اوسکی ان شرکھوں سے عاری آگیا
 عبت بے فائدہ عبادت بندگی خدا عبارت معروف عبرت نصیحت یعنی عبور دیر یا سیر
 اور کتب متداولہ اور غیر متداولہ پر نظر ہونی مثلاً فانی کو بڑا عجب سے عداوت دشمنی عداوت
 صل کرنا اور مجازاً مکہ عداوت کو عدالت کہتی ہیں عرب ملک معروف اور وہاں کی رہنے والے کو
 بھی عرب کہتے ہیں عرب سرنام ایک آبادی کا یا ہر شہر شاہجان آباد سے کہ سابق ہیں آباد
 کی ہوئی اہل عرب کی جو اور وہی لوگ وہاں فروکش ہوتے تھے عربی باجاؤں اور تہ
 وغیرہ سودا کا شہر شہر شوب میں سی رہی فقط عربی باجو پر انہوں کی شان
 جو چاہیں اوسکو نہ بھولیں سو ہی کیا امکان ہے عربی پھینکا ایک طرح کی بندش ہوتا کی
 کہ اس نواح میں جلی اور اتھیا کی ساتھ مخصوص ہے عرفہ عرف حال میں روز سابق عید
 اور عید الفطر اور شب برات کا عرفہ کرنا بعد روز کیسے جو روز عرفہ واقع ہوا دس روز میں
 موتی کی فاستحہ جلوی پر دلوانی عرصہ مدت قلیل یا کثیر چنانچہ بولتے ہیں اس بات کو
 تھوڑا عرصہ ہوا یا بہت عرصہ ہوا عرضی خط اپنی سے بڑی کی نسبت اور اوس میں شرط یہ
 کہ اوسکی پیشانی پر ایک کھینچا ہو عرض معروض وہ مطلب کہ کسی بزرگ کی خدمت میں
 بیان کیا جاوے عرض بیگی وہ شخص کہ بادشاہ کی حضور میں اوسکی وساطت سے عرض طلب
 کیا جاوے عزرائیل فرشتہ کہ جان قبض کرتا ہے عزم قصد غریت دعا جس سے موکلات کو
 حضرات میں حاضر کرین عزیز جو کہ قرابت قریبہ رکھتا ہو عزت یعنی بزرگی اور آبرو کی مستعمل
 عزت و اوصاحب عزت عزت والا مثلاً عزت داری قرابت قریبہ عشرت عیش غنیمت
 دہنایت عشق باری کیسی ساتھ عشق کرنا عشق الدیہ محاورہ پہلوانوں کا کہ اکثر عین اوتار

بجای سلام کو الیسین استعمال کرتے ہیں عطر خوشبو مخصوص عطر لگانا ملنا خوشبو نیکو کرنا کیلئے
 کہہ دین کو عطر ملانا مثلاً علت اصل میں یعنی پیار سے کیے اور چیز خراب کو مجازاً علت بولتے ہیں
 علیل یا علت نشانی علاقہ تعلق اور لوگری علاقہ دار قرابتی علاقہ بندہ یا علاج چارہ
 عکسہ چہرہ امثالہ وہ عکسہ عکسہ ہو گئی عمر عین مضموم اور محم ساکن سے معروف عمدہ لغت میں انگریج
 کہہ دیتے ہیں کہ اولیٰ عتقاد کیا جاوے اور متعل یعنی اچھی چیز اور ستر کی مثلاً عمدہ کہہ اور عمدہ کھانا
 یعنی سردار کے ننو کا شاعر اتفاق ایک آشنا میری گئے تھے ایک عمدہ کو دیر سے +
 عمارت معروف عمارتی ہونے جو ہاتھی کی پشت پر کھین عماری دار ہاتھی وہ ہاتھی کی
 پشت پر عماری رکھی ہوئی ہو عنایت توجہ عنایاتی بزرگ غلاب عورت زن عید روز معروف
 اور بعضی بہت خوشی کی مجازی جیسے کہین کہ او سکی گھر آج عید ہے یعنی نہایت خوشی و عیش و عشرت
 عیب معروف عیب ہے عیب لانا گھوڑی کا عیب وار ہو جانا گھوڑی کا
 بعد اس کے کہ ہو باب عین معنی غائب جو سامنے نہ ہو غار گر یا غاشیہ پوشش اس غالیہ قلمین
 غالب جو دوسری پر غلبہ رکھتا ہو غارت لوٹ غازی جو کہ کافر سے جنگ کر کے فتحیاب ہو
 بھی کم دہن غٹ غٹ لاجر غمچیا ناشریت یا پانی وغیرہ کا غما غٹ مثلاً انشاء اللہ خالی
 وہ دھوم یہ بادہ کشونکی ہے کہ میخانہ میں + مست جلتے ہیں صراحی کی غما غٹ سے بہت +
 غٹ پٹ چسپان اختلاط غدر لغت میں بیوفائی کرنا اور متعل یعنی مفسدہ کی غدر و ایک کہہ
 ہو کہ جلد ہر نہیں ہو جاتی ہو لیکن دروہین کرتی غدار دال مہلہ کے تشدید لغت میں بیوفا
 اور متعل یعنی شہر وسیع کو چنانچہ بولتے ہیں کہ بڑا شہر غدار ہے یعنی وسیع اور چونکہ ایسی محل میں
 بولتے ہیں کہ کوئی چیز یا شخص گم ہو جاوے اور اسکی تلاش سے بسبب سخت شہر کو عاجز ہونا
 شاید اسطر سے ہو کہ جیسے بیوفا سے حصول مراد کا غیر متصور ہے ایسی ہی اتنی ہی بڑی شہر میں

دستیاب ہونا اسکا بھی غیر مقصود ہے غذا معرونی غریب مسکینی غریب مسکین غش ہونا
 بسبب ضعف قلب کو غش کرنا اول از دست دادہ ہونا انشاء اللہ خان کا شعر ہے حل نکاح خطی
 مین یہ بطور کہ او سپہ رات ۴ سو بار ایک خندہ قتل نے غش کیا ۴ غش آنا بخود ہونا
 بسبب ضعف قلب کے انشاء اللہ خان کا شعر ہے جو وقت تیری محبت کی کو غش آیا ۴ لوگوں
 کہا حضرت موسیٰ کو غش آیا ۴ غصہ اردو میں یعنی خشم کے استعمال غضب یعنی خشم اور بعضی
 بسیار کی بھی استعمال اول ظاہر ہو اور دوم چھپی اور سکا غضب حافظہ ہو یا غضب ہن ہو یعنی بہت
 غضب کرنا بجا کرنا مثلاً کوئی شخص کوئی حرکت نامناسب کرے تو اسکی تہذیب کے واسطے کہیں
 کہ تہذیب کیا یعنی یہ امر کرنا نہ تھا غضب ڈھانا بیدا و سخت کرنی مثلاً اوسو سپہ ایک غضب
 ڈھاکھا ہر غضبناک خشمناک غضبی مثلاً اور خشنی اوسکو بھی بولتے ہیں کہ کسی محل خوف اور جانچو
 مین از کتاب کر بیجو اور نہ ڈرے جیسے کہتے ہیں وہ بڑا غضبی ہے اور اس محل مین غضب غیر
 یا کو محتانی کے بھی بولتے ہیں مثلاً وہ بڑا غضب ہے غضب خدا کا یہ ایک عبارت سی الیہ
 سے متفرک وقت بولتے ہیں مثلاً غضب خدا کا ایسا بھی کوئی کام کرنا ہو غضب پرنا کسی
 خدا کی عتاب مین گرفتار ہونا جیسو اس شعر مین یہ چھینک عمامہ کو تو سر پر ہے تجھ غضب
 پہونجا اس بوجہ سے تو نزل مقصود کو کب ۴ غفٹ سفت کپڑا غفلت معرونی اور
 خواب یعنی نیند مثلاً مجھ کو بیچے بیچے کچھ غفلت سے آگئی یعنی نیا آگئی غفور الہیم دوم
 صفت ہن حق تعالیٰ شانہ کی لیکن محاورہ اردو مین اکٹو بولتے ہیں مثلاً وہ غفور الہیم
 محل غین مضموم غوغا کول غین کسور اور لام اول مضموم اور واو معرونی اور لام دوم
 ساکن سے وہ کمان کہ اوس سے غولہ مارین اوسکو چارسی مین کمان کہ وہ کہتے ہیں غلہ
 غلہ مضموم اور لام مشدداور خفا سے ہاوی ہوز سے غلہ شاید محض غولہ کا ہے غلہ بزر

ہونا غلام پوشش آئینہ اور شیشہ وغیرہ کی غلط مقابل صحیح کے غلطی مقابل
 صحت کے علامہ معروف عکس انماج غلک غین مضموم اور لام مشدود سے وہ ظون حسین
 آمدنی سائر یا نذر کی ڈالتورین غور غین مفتوح سے تہ اور قعر لیکن کسی چیز میں یہ تعلق فکر
 کہ سیکھنے میں تعلق ہے غوری غین مضموم سے غور کا رہنے والا اور غور نام شہر کا جو جیسے
 سلطان غوری اور غوریوں کی سلطنت مشہور ہے غول غین مضموم اور واو مجہولہ و مردم جمع
 اور کٹھے غیرت غین مفتوح و رشک لیا ناغیر بیکانہ + غیب پوشیدہ ہونا اور غیبی غائب
 کے مستعمل چنانچہ بولتو تین کہ غیب کا حال کیا معلوم ہو یعنی جو چیز قطر و غیبی غیب ان
 یعنی حق تعالیٰ شانہ عیسائی یہ لفظ و شنام ہو مگر نسبت اور پوشنا مون کے مستعمل فخر
 نہیں ہو کسو اس کے کہ ثقات کی زبان پر بھی آجاتا ہو یہ لفظ غورتون کو حق میں بولتو تین
 ظاہر امر کی ہی غیب اور آنے سے کہ افادہ نسبت کا کرتا ہو اس کے معنی یہ ہوئے کہ منسوب
 بغیب یعنی پوشیدہ کار کر نیوالی اور ظاہر اس پوشیدگی کو فعل شیع چپ کر کر نام
 ہے اور غورتین اس لفظ کو چندان سخت نہیں سمجھتے غالباً معنی نہ سمجھنے کے سبب ہے
 فصل قافانہ باعتبار لغت کو مال جو دیا جاوے اور عرف میں عام ہو اس کے مال ہو
 علم یا اور کچھ فارسی زبان معروف فارسی بولنا یعنی زبان فارسی میں کلام کرنا فال
 شگون نیک و بد فال گوش راہ چلن میں مردم کی باتوں پر کان رکھنا اور اس سے
 اپنی مطلب کے موافق شگون لینا فال کھولنا کتاب عزائم و اعمال کی کھوکھلی حال کی کو
 بتانا فالودہ تشاستہ کہ پکا کر چالیں اور اس کو مضموم گرمی میں شربت میں ڈالکر ہتھال
 کرتے ہیں فالسہ نام میوہ ترنیش خمرہ فالقوتامی فوقانی مضموم اور واو معروف سو اس
 چیز کے معنی میں سنا گیا ہو کہ ضرورت سے زیادہ ہو فاصلہ اردو میں معنی مسافت کی مستعمل ہے

مثلاً بیان سہو بان تک بہت فاصلہ ہو یا تھوڑا فاصلہ ہو فارغ شد شاعری کی فاش شدگان
 فجرینہ صبح بھر ہوئی صبح کا نمودار نہونا اور رفع ہو نا غفلت کا بسبب تہیہ شدید کہ شاعر
 کہتے ہیں اتنی جوتیاں لکینگی کہ فجر ہو جائیگی اور بجائے لفظ فجر کے شکر کا جو ہندی میں بمبئی فجر کے
 ہو بھی استعمال کرتے ہیں فخر فخر مضمون سے سخن شرت کہنا فخر فخر مفتوح اور خاص ساکن یا شتو
 سے ناز کرنا فدا اردو میں معنی قربان کو مستعمل ہے مثلاً ہم اپنی جانتک فدا کر نیو حاضرین
 فر بہ موٹا فرق جدا کرنا اور مستعمل معنی جدائی کے اور معنی تفاوت کو جو دو چیز وین میں ہو بھی
 استعمال کیا جاتا ہے مثلاً ان دونوں چیزوں میں یہ فرق ہو فراق جدائی فرقہ ایک گروہ
 مروجہ کی فرمان حکم اور کتابت بادشاہ کی طرف سے فراموش کسی سے تحفہ سنگو نا فری تا مام ہو گیا
 طعام کا مثل کیر کے قسا و معروف قضا و قصد کھولنے والا فضا میدان فق ہو نارنگ کا
 اوڑنا چہرہ ہے جس میں اس مہر عرب مشہور میں سے سیر ہے دور میرانگ فق ابھی سی و فقر
 اردو میں ایسی بانگو کہتے ہیں جو مثل اوپر فریب کی ہو مثلاً مجھے آپ خوب فقر و فقیر دیش
 خواہ گدا ہو خواہ غیر اسکی فکر اندیشہ لیکن اردو میں اس اندیشہ کو بولتے ہیں جو جمل اندوہ
 میں ہو فق اردو میں معنی فریب کے مستعمل قضا معروف فوت نیستی فونی فراری اصلاح
 اہل دفتر میں مرنایا کہیں بجاگ جانا کسی نوکر کا اور اردو میں اسی معنی میں مستعمل ہے
 فوطہ دار وہ سا ہو کہ کسی امیر کی سرکار میں صرف زر کا شہد ہو فہم سمجھنا فہو المراد یہ
 عبارت کسی شہ طکی خبر میں واقع ہوتی ہے یعنی اگر فلاں امر اس طرح سے ظہور
 میں آوے تو ہماری بھی مراد ہے باب قاف قافی وہ شخص کہ حروف کلام المراد
 کی تجوید قرات کے ساتھ ادا کرے قاضی وہ شخص کہ منصب قضا سلاطین کی طرف سے
 اوسکو مقرر ہو اور علی انجان قاف رکابی کلام صنی کی قافل معترف اپنے قصور

پر قاصد وہ شخص کہ باجرت خط کہیں لیجاوے تو قائلین فرشتہ نشین قائب کا کید نش اور
 اور زرا اور لقصہ کا اور معنی جسم کی قابو تھلکہ لیکن یہ روزمرہ عوام کا ہے اور قائلین لغوی
 بنالیا تو قائلین یہاں تک قافلہ کا روانہ فارورہ اصل میں معنی شیش کی ہے اور چونکہ بول
 مریض کا شیش میں رکھ کر طبع سے کہہ دیکھا تو یہی چیز امبھی بول کے مستعمل ہو گیا ہے قبیلہ زنگی
 جسکو ہندوستان میں چور کہتے ہیں قبیلہ پروردہ شخص کہ اپنی اقربا کی پرورش بہت کر و قیامت برائی
 قبلہ امبھی کہیہ اور لفظ تعلیم کا یہی ہے قبیلہ و کہیہ قبیلہ کو دوسرے معنی میں قبلہ رو جو شخص کہ قبلہ کی
 طرف منہ کیے ہوئے نہ ہو قبلہ نما ایک چیز ہے کہ اوس سے سمت قبلہ معلوم ہو جاتی ہے اوسکو
 بشکل مربع کے بتدریکس کے بناتے ہیں اور وہ اکثر متحرک رہتا ہے سودا کا شعبہ
 فاول کی تری حیدر نہ چھوڑا زمانہ میں + ترپے مرغ قبلہ نما آشیانہ میں + قبرستان وہ جاگے
 اویہ میں قبور بہت ہوں قبول یعنی پیش آنا اور معنی مان لینے کو مستعمل قبولیت اردو میں معنی
 اجابت دعا کی مستعمل ہے چنانچہ بولتے ہیں کہ اخیر شب قبولیت کا وقت ہے یعنی دعا مانگی قبول
 ہوتی ہے قبولی ایک قسم ہر طعام کی کہ چاول اور دال خود سے پاک تہ میں ہے پوری چاول اور
 دال مونگ یا دال ماش وغیرہ جو تہ معنی جگڑہ کی مستعمل ہے قصور معنی قصص کے قصاص
 جان کے بدلہ جان لینے معنی موت کو زبان زد ہر قصدا یعنی اتفاقاً قتیہ ضا و معجزہ جگڑہ
 قطار لانا وہ چوبیا یا تہی دانست کہ اوپر قلم کو قلع لگا دین قطا گیر مثلہ شیخ ابراہیم ذوق
 سید الداد کا شعر ہے اوٹھ لے سو زخم سر منہ ہیں یہ خون کے دعوی کوئی غلط ہیں +
 کہ مثل قطا گیر خیال پہ خط ہیں ہنوز باقی ہر استخوان پر + قطار چہ شتر کہ لائق پر چلتی ہو
 قتل معروف قتل عبارت ہر قتل ہوا اللہ اور قتل اھو ذرب الفلق اور قتل اھو ذرب الناس
 سے کہ اکثر فاتحہ کے وقت انہیں کے پڑھنے کی رسم ہے قتل ہو جانا تو یہ بھلاک ہو چننا مثلاً

مارے بھوک کے قتل ہو گیا قتل اعوذیہ وہ شخص کہ عادت اوسکی اس امر پر جاری ہو کہ
 جابجا قتل پر حکم طعام اور فلوں لیا کرے قلیل اندک قلیلہ سادہ گوشت پکا ہوا طعمہ
 کوٹ کر کھپکا یا سو تمہار جو امتدیل معروف قنات ایک چہرے کپڑے کی بہت دراز کہ وسط
 پردہ کے نصب کرتے ہیں قوت واد شارد سے زور قوم گروہ قول گفتار اور عہد و یک
 قسم سرود کی قول دینا عہد باندھنا قوی مقابل ضعیف کی قواعد جمع قاعدہ کی اور دریا
 خاص سپاہیوں کی قوال سرانیدہ قمر معروف قمار قمر کر نیوالا اور بڑے دریا کی مصفتہ
 میں بھی واقع ہوتا ہے جیسے کہ تہمین وہ قمار دریا ہے قمر وہ بن جوش کھینچے ہوئی قید معروف
 قمر استضرع قیمہ گوشت کٹا ہوا قیامت روز معروف اور کلمہ حب کا شلا وہ قیامت
 خوبصورت ہے اور روز مخصوص میں از بسکہ آشوب اور افات بہت ہونگی اور قیامت مشرق
 بھی فتنہ زا ہے مشوقون کے خاصیت کو اوس سے تشبیہ دینے میں ممنون کا شعور تفاوت
 یا را اور قیامت میں ہے کیا ممنون + وہی فتنہ ہے لیکن یہاں ذرا سا پٹھے میں ڈھلتا ہے
 قیمت ارزش کسی چیز کی قیمتی گران قیمت چیز باب کاف تازی کام مترادف کار
 کا کان گوش کان رکھنا کسی کی باتوں کو متوجہ ہو کر سنا پوشیدہ کان دھڑنا متوجہ
 تمام سنا کسی بات کا کان پکڑنا تو بہ کرنا کسی امر سے کانین پھونکنا کسی سے کیسی بدگوئی
 کرنی اس طرح پر کہ اوسکی دلنشین ہو جاوے کان امیضا گوشمالی کان بچنے یا تو مہر لہ سے
 کانین بسبب تہج ریا کے خود بخود آواز آنی بدون اسکے کہ کسینے خارج سے آواز دی ہو
 کانکاسیل زیر گوش کا نا باقی معنی ترکیبی آگے یہ ہیں کہ کانین بات کرنی لیکن مستعمل اس پر
 محل میں ہے کہ کسی طفل خور و سال کے کان تک تنہ لجا کر اوسکے کانین ایسی خضر و نی کہ
 وہ ڈر جاوے گا نا پھوٹی کیلے کان میں آہستہ آہستہ بات کرنی جسکو سرگوشی کہتے ہیں کان

بسکی ایک آنکھ کو رہو اور کھینچا جاو تا رہے منہ کو عقیدہ بین کاسے کیو اسلے لہتی کسٹو
 یہ محاورہ ہریان سابق کا ہی اور اب متروک ہوا انشا اللہ خان کا شعر ہے کیوں غار
 بھی کس لہو کا ہے کیو اسلے موجب سبب حصول بھی کچھ مدعا عرض کا نشانہ اور وہ
 قلاب کہ اوس سے لو کوئی سے نکالین اور وہ قلاب کہ جس سے بھلی پکڑیں اور وہ تڑو
 جو جس سے سونایا چاندی یا موتی وغیرہ وزن کرین کاٹ حاصل بالمصدر ہو کاٹو سے
 جو ترجمہ ہے بریدن کا کاٹ ایک قرص ہوتا ہے آرو گندم کا کا وسکو شیرین کا گندم
 دگاہ کی لہو ترک کے تقسیم کرتے ہیں کائی وہ رنگار جو پانی پر جم جاوے کا چھی مرد
 ترکاری فروش کا چھن زن ترکاری فروش کلج و پھیر کہ اوس سے شیشہ اور بوتل بنتی
 ہو اور وہ گوشت کہ نشست گاہ سے وقت ہراز کرنے کے بسبب فصن اور خافت کے
 باہر کا آوے کاٹھ تاسے ہندی مخلوط الہاسے چوب کار گر صنایع کا جی وہ ترشی کشل
 خردل وغیرہ پانی میں ڈال کر کچھ چھوڑین یہاں تک کہ ترش ہو جاوے کا آج متہ او دن
 کار کا جو جو وہ چیز کہ کاری کرے باعتبار ظاہر کے خوشنما اور دلفریب بنائی ہوئی
 پائدار نہو کاڑھار ای ہندی مخلوط الہاسے وہ آتش رقیق کہ کچھ او دیہ سے تیار کہ کہ
 زن نوزادہ کو پلاوین کامی آدمی وہ شخص کہ بسبب کاروبار کے خارج ہوا اور بیشتر
 مصروف کام ہیں رہے کاٹنا تاسے فوقانی سے بافتن پیہ اور ابریشم وغیرہ کا کاٹس
 ایک قسم ہے گیاہ کی کاٹسی ایک چیز ہے مثل برنج کے کہ برنج اور غلات ماکر بنائی ہوتی
 اور اوس طرح تیار کرتے ہیں کاٹسی تاسے ہندی مخلوط الہاسے ایک چیز ہے جاتا
 آپ سے کہ اوسکی پشت پر وقت سواری کے رکھ لیتے ہیں اور ظاہر مگر کبھی کاٹھ
 سے جو بھٹی پر پیا کئے جو اور یا سبب سے پس اول چو پ سے بنتے تھے اور اب

اور چہرے بھی بناوین لیکن اوسے نام کے ساتھ مسمی کرتے ہیں کالی چہر سیاہ کالی گٹسا سیاہ
 کالی بلابلاے سخت انتشار الشدھان کا شعر ہے فہمین تو ساری ہو چکی ہیں باقی رہی آپ
 کالی بلا کے غول بیابان کی قسم۔ کالا سیاہ عموماً لیکن یہ مذکر پر اطلاق کرتے ہیں اور
 مار سیاہ خصوصاً کالائتمہ یہ اکثر بدو ماہین استعمال کرتے ہیں مثلاً تیرا کالا منہ کیا کرتا ہے
 کاے بال یا جو محبوب سے موسیٰ زہار کا جل دودھ کا جل کی کوٹھڑی یعنی محل بدنامی کا جل
 چراغ کے شعلے پر سر پوش وغیرہ رکھ کر دودھ حاصل کرنا کا جل لگانا استعمال کرنا دودھ کا
 آئینہ میں بطور سر سے کاوہ ایک فعل ہے کہ گھوڑی کو اس طرح پر دوڑاتے ہیں کہ
 کہ اوسکے قدم کے نشان سے زمین پر ایک دائرہ پیدا ہو جاتا ہے کاوا دینا فعل کا
 کا عمل میں لانا کا یا ہندی میں بمعنی جسم کے کا یا پلٹ بطرف تماش کے روح کو ایک
 جسم میں سو دوسری جسم میں ڈالنا کا یا کلپ بعض ادویہ کی استعمال سے جسم کے ہتھکڑی
 کو بیل دینا مثلاً پیرانہ سال کا بدن مثل جانوں کے ہو جاوے حتیٰ کہ دانت درست
 اور ریش پر سیاہ ہو جاوے کاہے برنگ کاہ پس چاہئے کہ رنگ زرد کو کہیں لیکن
 رنگ سبز ہو جاوے اور سپر اطلاق کرتے ہیں اور بمعنی کسی کے بھی ہے جو ایک قسم سوزک
 کی کا ہو نام دارو کا سپر یا کہ کب طرف زمانی ہو کہ محل استفہام میں استعمال پاتا ہے
 مثلاً کب جاوگی یعنی کس وقت کبت اشعار ہندی بجا کا کے کتا وہ شخص کہ اشعار ہندی
 بجا کا کے تصنیف کرے کہوت کان مفتوح اور یاے فارسی مضموم اور واو معروف تو
 نا خلف کپڑا رائے ہندی سے قماش سوت سے بنایا ہوا کپڑے پہننے کی جامہ ہائے پوشیدہ
 کیاس پنہ غیر ملحوظ کتا کا ف مضموم اور تائے فوقانی مشدد سے گیتا کا ف مضموم
 اور تائے فوقانی ساکن اور یاے تختانی مع الالف سے مادہ سنگ گتی تائے فوقانی مشدد

مکسور سے معیاری معترفی معروفہ کی شکل لیکن محاورہ میں کتباً بہت مستعمل ہے لنگی کاف
مضموم اور تاسے ہندی ساکن اور کاف تازی مکسور مع الیاس نام دار وار دانست کا
صدہ پہونچا نا رشتہ کاغذ باد کو واسطہ جس کہ کاغذ باد کے زور سے ٹوٹ جاوے کہ کاف
مضموم اور تاسے ہندی مفتوح اور میم ساکن سے کنبہ اور قبیلہ کئی کاف مضموم اور
تاسے ہندی شہدہ اور یاسے معروفہ سے ایک پیہ ہے کہ کاغذ کو پانی میں تر کر کر خوب تیر
ہیں تاکہ اجڑا و سکی باریک ہو کر مثل خمیہ کے ہو جاوین اور اس سے جلد کتاب و قلمدان
وغیرہ بناتے ہیں کثرت افزا چوبین گنورہ کاغذ سی یا روین کفار کاف مفتوح اور تاسے
ہندی مع الالف ہو صلاح معروفہ کثاری کثا ر خورہ کجاوہ محل شتر کچرا تصنیع محل
کی بابا ال لام براہی جماع کچرا جیم فارسی کے ساتھ خریرہ خورد کہ ہنوز خشکی پر نہ آیا ہو
کہ کاف مضموم اور جیم فارسی ساکن سے سرپستان کچلا کاف تازی مضموم اور جیم فارسی
مفتوح اور یاسے معترفی ساکن اور لام مع الالف ہو مترادف سیلی کا لیکن استعمال کا
سے لفظ کے ساتھ آیا ہے اور نہ مانہین دیکھا گیا تسلی کا شعر ہے اس طرح سیلی کچلی تو یہ
آفت ہو تم + گر مکتف کرد کچھ بھر تو غضب لاواچی + کچا خام کچا ہونا کھیا نا ہونا کچا
کھسنا نا کرنا اور اول کسی ارادہ سے باز نہنا اور دوم کسی ارادہ سے باز رکھنا سو کچ بہت
آویسوں کا مالک رہا تین کرنا کچیا کاف مفتوح اور جیم فارسی ساکن اور یاسے معترفی مع الالف
سے چوٹھن کہ اپنی ارادہ سے اندک خوف سے باز رہے کچا تو ترکیاری معروف کچناں دشت
معروف کچناں کی کالی غنیمہ درخت کچناں کا کچو مر قاش ہاسے ابنہ خام کہ اور سے اجا رہا ہوا
اور بعض ہیاسے جیم کے باب موحہ اور واد اور باب موحہ کے درمیان اون غنیمہ
کتور میں کچو مر کرنا کیسی کو مار کر قریب ہلاک پہونچا نا کچری یہ لفظ باعتبار الفاظ کو منوٹ

کچھ اندر معلوم ہوتا ہے لیکن واقع میں خلاف اسکے ہو سکتا ہے کہ چری ایک قسم کے چمچ
 بقدر ہر صحتی کے اور بعض اس کے کلان تراور وای ہر قسم خربزہ کی اور شاید اس لفظ کی
 تائید ہو اور یہاں تائید بلحاظ خوردی حجم کے ہونہ بلحاظ اس کی خربزہ خورد تر ہو اور شاید اس
 لفظ سے ہو چونکہ گو د اہ تجم مثل خربزہ کو ہے گویا وہی کچری کی نسبت خورد تر ہے و علم
 بالاصواب کہ دال مہملہ مخففہ سے قمر معروف جس کو گویا کہتے ہیں اور اس کو عرف میں کہو
 دال شدہ سے کہتے ہیں اور یہ مخفف یعنی گاہے جس کو کچو یا موعودہ خلط الہما استعمال کرتے
 ہیں اور چونکہ یہ لفظ مشترک ہے ایک شاعر نے اس کو شعر فارسی میں خوب بانہا ہوا اور اس
 لفظ کو دو معنی کا قادمہ بختا ہے وہ ہذا سے گفتم وین بہار گئے یا وہ میخوری از ناگفت
 آن بہت سنہ و کرد و کرد و چونکہ نجیب ساکن ہنہ ہی پس معنی شعر کی یہ ہوس کہ میں نے پوچھا
 اس بہار میں کبھی تو شراب پیتا ہو اس معشوق ہندوئی ناز سے کہا کہ گاہے گاہے اور چونکہ
 کہو طرف شراب بھی ہوتا ہو اور تکرار افادہ کثرت کا کرتے ہیں جیسے جن میں اور گل گل
 وغیرہ آن پس معنی یہ ہوس کہ بسیار بسیار اور نہ مطلق بسیار بلکہ استقدر کہ اس سے کئی کہو ہونہ
 بہو سکین کہ آل کان مضموم سے ایک آکہ ہر زمین کھودنی کا کد آراکاف کسوت سے نام ہے ایک
 راگ کا کد آہ کان مفتوح اور سے مہملہ مع الالف اور سے ساکن سے وہ صدائی خیرین کہ
 کہ تیار ہیں بذاختار کلمے گراہ کان مضموم سے وہ راہ جمیع سے آمد و رفت متروک ہو کر نیک
 مفتوح اور سے مہملہ کسور اور سے تختانی ساکن سے نام ہے ایک درخت کا کرنا کان کسور
 اور سے مہملہ ساکن اور سے فارسی مع الالف سے مہربانی یہ لفظ ہندی ہے اور استعمال
 اسکا پڑت ہندی خوان یا اکثر ہندو جو فارسی سے بہرہ نہیں رکھتے کرتے ہیں کروٹ کان
 مفتوح اور سے مہملہ ساکن اور واو مفتوح اور تائی ہندی ساکن سے ظاہر بعضی ہو

ہے کہ روٹ لینا اس پہلو سے اوس پہلو پہونا کر روٹ بندینا اس پہلو سے دوسرے
 پہلو پر کرونا بشیر طیکہ ایک پہلو پر لیٹے ہوئے دیر ہوئی ہو کر یہ تاکاف مضموم ہو کر گری یا
 انہیں سر تیز سے خاک یا آتش کو کسی چیز کی تلاش کے واسطے ہٹانا کر دینی یا کسی معروضہ کو
 وہ چوب کہ اوس سے آتش تنور اور دیگران کی اولٹ پلٹ کرین کر تاکاف مضموم اور اس
 مہملہ مفتوح اور نون ساکن اور وال ہندی ساکن سے ایک چتر ہے کہ اوس سے چاکو
 یا تلوار تیز کرتے ہیں کہ کم کاف مفتوح اور اس مہملہ مفتوح اور ہم ساکن سے ہونگا
 مین بمعنی تقدیر کے ہو اور یہ لفظ بھی سہو ہنود کے اور کسی کی زبان و مین چنانچہ بولتے
 ہیں ہمارے کرم مین ہی لکھا تھا کہ آراہ کاف مفتوح سے اور یہ مہملہ مع الالف جو تیار
 نان و انتون مین دہنے کے وقت فی الجملہ سخت معلوم ہو اور دانت سے توڑنے کے وقت ایک گنہ
 اس سے آواز پیدا ہو اور اس لفظ کا اطلاق مذکور ہوتا ہے کہ آری مونٹ کہ آراہ کہ آراہ
 ہندی سے تخم معصفر کہ و تلخ اس کا اطلاق مذکور ہے کہ و سی تلخ اس کا اطلاق
 مونٹ پر ہے مثلاً باوام کہرو اور نیولی کہروی کہرواٹ تلخی کہرواٹا آواز کرنا مایکان کا
 انڈا دینے کے وقت کہرنا کاف مضموم اور اس ہندی ساکن مخلوط الہا سو اند گین
 ہونا کیلئے واسطے کہراہ کہرنا کاف کلام کہراہی کہرنا خور و کہر چنانچہ کسی چیز کا اس
 طرح کہ وہ انہوں کے صانع کی صمد بلند ہو کہراہ حلقہ آہنی کہ اکثر سقف مین نصب
 کرتے ہیں اور حلقہ مین یا زین کہ عورتین کا سٹھ اور پانون مین ہنٹی مین اور یہ قسم
 یورپی ہے اور بعض سخت کی کرستی ظاہر مین یہ مونٹ ہو کہراہ کے واسطے لیکن یہ خلاف اس کو ہے
 سو اس کو کہ گری وہ چوب دراز ہے کہ سقف اوس سے تیار ہوتی ہے اور بمعنی سخت کے لیکن
 رق تانا ہے کہ اس معنی مین اول مذکور اور یہ مونٹ ہو کہراہ کاف مفتوح اور یہ ہندی

ساکن اور کاف تازی مع الالف سے وہ کبت یعنی اشعار ہندی کہ باء فروش وقت
جنگ کے باواز بلند پڑھیں کہ وہ مشعل اور تعریف اور توصیف بہادرون اور سپاہیوں کے
ہوتی ہیں یہ مثل رنجر کے ہیں عرب میں کسان مرگئے ہو جو سخت کھینچ کر باندھنے کو کہتے ہیں
کساؤ زنجت ہونا کسی چیز کا کسان کاف تازی سکس اور سین مہلہ مع الالف اور نون
ساکن سے کارندہ کشت کسی کاف مفتوح اور سین اشید اور یای معروفہ سے ایک الہ ہے
بانجانون اور گل کارو مکاوسکی فارسی رسالہ اخات ہندی میں کلندگی ہے کتب مصنفہ
کیسے نراک سیاہ کسیر و نام ہے ایک بیج کا کہ اوسکو کسبی خاصم اور کسبی بیان کر کے کاف تازین
اور رنگ اوسکا سیاہ اور بقدر آلو بخارا کے ہوتی ہے کسیر یا یای مہولہ سے ایک طائفہ ہے کہ نون
مسی کو بیج کہتے ہیں کیسی روح پیاسی تھی ایسی محل میں کہتے ہیں کہ سیوری پرا آب نہ خود
ٹوٹ جاوے شعربہ معان اب شیشہ جو ہاتھ سے تیری جوہر ٹوٹا کسی محکش کی شاید
روح یہاں پیاسی بھٹکتے ہے کف جھگ کفنا یعنی کفن پہنا نام وہ کو کفنی وہ کپڑا جو
درمیان سے بھاڑ کر فقرا گلی میں والین یا مہر کے گلے میں رقت کفین کے پہناوین کہن جو
کفن و زونگر کاف اول مفتوح اور کاف دوم مشد و مفتوح اور راء مہلہ ساکن سے ایک قسم
ہو حقہ کی گڈر والا وہ شخص کہ حقہ باجرت پلاوے گڈر کا دم کشش حقہ مخصوص کی لکڑی کاف
اول مفتوح اور کاف دوم ساکن اور راء ہندی سکس اور یای تختانی معروف ہو بخارا گویا
کاف اول مفہوم سی سوت کہ تلے پر وقت کا تھی کے پیچیدہ ہو جاوے کل روز گذشتہ اور
آرام کل کل دونوں کاف سکس سے غل اور شور کرنا اسطر حس کی دوسرے کو ناگوار ہو مثلاً
ایسے وقت میں کہتے ہیں کیون کل کل کرتے ہو اور اسکو دنا تا کل کل بھی کہتے ہیں گلیسا کا
مضموم سے اور لام ساکن اور یای تختانی مخلوط الالف سے طائفہ معروف بطور آنجوہ

کو لیکن اس سے بہت خورد اور وہ اکثر عطارد کی دکان میں شربت وغیرہ کو دینے کے کام
 آتی ہے کچھ قص نام بشکل مخصوص کندہ کہ نوین بکیتی ہو اور سکون فارسی میں کچھ پائی تختی
 کے ساتھ بعد لام کے کہ تو بین کچھ کاف مفتوح اور لام مکسور اور یا تختانی جھولہ اور جیم
 تازی مفتوح مع اما یا مع الالف سو جگر لیکن اطلاق اسکا بیشتر جگر انسان پر ہوتا ہے کچھ
 ہر چند تائید کچھ کی ہے لیکن اطلاق اسکا جگر حیوانات مثل گوسپند و گاو وغیرہ پر ہو گا
 ایک حلقہ ہو گا نیوانون کا کمال شراب فروش کلمہ کاف مفتوح اور لام مشد سے ہوتا
 اور نام ایک ترکاری معروف کا اور لان اور با و از بلن پونا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول
 کلمہ گو سلمان گلگی ایک چیز ہے کہ زیبائی کے واسطے سراور دستار پر رکھتے ہیں فارسی
 میں جینہ کہ تو بین کمر بند پنکھ اور عرف حال میں ازار بند کو بھی کہتے ہیں کمر گشتی کہ گشت
 کچھ چکر باندھنا کہ تھامنی کیسکی اعانت اور امداد کرنی کیسکی وقت کار کے جب وہ پہل
 ہو چلا ہو کہ نہر حافی امیدوار کرنا فلاح آئندہ پر تاکہ کسی امر خاص کے ارادہ سے باز نہ آوے
 مگر نام ایک میوہ کا اور نام ایک کپڑے کا ہے کہ اس کا رواج زمانہ حال میں بسبب لکڑی
 کے ہوا ہے کہ قلیل کمی قلت کہتی بعد میم کے تاسے مکسور مع یاء تختانی معروفہ کی قلت
 اور یہ لفظ کمی کو خراب کر کے بنایا ہے اگرچہ عوام سب اس لفظ کو تلفظ کرتے ہیں مگر کبھی
 خواص کی زبان سے بھی گوش زد ہوا ہے کہ طاعتی کم نصیبی کم زور جو زور کم رکھتا ہو
 کہ آگہ جنگ زگر ہی سپاد انون کی کیلکہ کاف مفتوح اور میم مکسور اور یاء تختانی
 جھولہ سے مزج اور یاء معروفہ سے نام ہے دو اکا کم رزق راب سے جو چل سکے
 سودا کا قطعہ گھوڑی کی سچو بین سے کم رو ہے استدر کہ اگر اس کے نعل کلاو ہا گلا کی تیغ
 بناوے کہو ہمارا ہے و لکویہ یقین کہ وہ تیغ روز جنگ رستم کے ہاتھ سے نہ چلاوے

کارزار اور غمہ راے مملکت سے جو جاہت نہ کتا ہو کینہ از ل کین شکہ مکہ نام ی
ایک جانور کا کہ وہ اکثر کشت زار خیزہ اور گھیا اور توری میں پھیلوتا ہو اور او سے
تبارا کرتا ہو کندیہا و ش کنج نام ہے ایک قوم کا کہ وہ مردار خواہ ہے کچنی یہ لفظ عربی
کچن سے بمعنی زور کے اور یہ نسبت سے یعنی منسوب بزا و چونکہ زنان رقاصہ طالب
بہت ہیں اور انکو مجازاً کہنے لگے ہیں اور یہ نام مختص اسی طائفہ کا ہے کچن زہر جیسے کہ
کچنی کے تحقیق میں گذرا لیکن چونکہ یہ تختانی تانیث کے واسطے ہوتی ہے کچن بدلی
یاسے کو اس مرد کو کہنے لگے ہیں کہ اون عورتوں کا مالک ہو کچنی کا مفہوم اور جیم
تازی مکور اور یہ تختانی معروفہ سے کیا کچنا کا ت تازی مضموم اور نون ساکن اور جیم
تازی مع اللات سو ہندی میں گھونچی کہلانہ پذیر مردہ ہونا کنول کا مفتوح اور نون
غما اور وا و مفتوح اور لام ساکن سے نام ہے ایک بھول کا اور ایک چیز ہے کاغذ مر
سے بشکل بھول کے کہ او میں چراغ روشن کرتے ہیں کنول گنا وہ تخم جیکے درخت کا بھول
کنول ہے کنیر نام ایک درخت کا کن پھٹا ایک طائفہ جو فقرا ہندی کہ کان کو سنگانہ کے
ایک حلقہ ڈالتے ہیں کن پھٹا جو کی شکہ کنٹل کا مفہوم اور نون ساکن اور وال ہندی
مفتوح اور لام ساکن سے خط مدور کہ کوئی شخص اپنے گرد کھینچے کنڈی زنجیر دروازہ کنڈی
کو اڑند کر کے کنڈی بند کرنی انتشار اللہ خان کا شعر ہے آئی جو میرے گھر میں وہ شب راہ
کرم سے + میں سوندی کنڈی + منہ پھیر لگے کنے تعجب ہے کہ یہ کیا + ہاں تیری یہ طقت
کنڈی دینی اور کنڈی کانڈی اور کنڈی بند کرنی مثلاً کنڈی کا مفہوم اور نون
ساکن اور وال ہندی مکور اور یاسے بھولہ ہے یا چمک ستی نگہ زبان و یاقین کے جو کنگر
سنگ نیرہ لنگن کا ف دوم فارسی اور مفتوح ایک قسم ہے زیور کی کہ عورتیں ہاتھ میں پہنتی ہیں

اور اوسکو سوار کہتے ہیں گنگنا بعد نون کو تاسے ہندی مخلوط الہامع الالف بالای یو ظلالی
 کہ اوسکو گویا میں پہنتے ہیں گنگورہ گنگورہ کہ دیوار حصار اور حویلی برتاوین گنگورہ کا مضموم
 اور نون غنہ اور کان دوم فارسی مفتوح اور یہ مملہ ساکن ہے جو نہایت فربہ اور زور آور
 ہو گنگنی کان مفتوح اور نون غنہ اور کان دوم فارسی ساکن باور نون کسور اور یا تہ تہانی
 ساکن سے نام ہے ایک غلہ کہ نہایت باریک ہوتا ہے اور اس نواح میں اکثر لانوں کو جو جا
 سرخ رنگ ہو کھاتی ہیں گنگورہ خزندہ معروف کہ کاہین گھس جاتا ہے اوسکو فارسی میں
 ہزار پا اور صد پایہ بھی کہتے ہیں کن سلانی خزندہ معروف کہ بقدر نصف انگشت کو طولانی
 اور بہت باریک سوزن سے کچھ گندہ کہ اوسکے پاٹون بہت ہوتے ہیں اور برسات میں پیدا
 ہوتی ہے کہتے ہیں کہ وہ بھی حالت یخبری میں کان میں گھس جاتی ہے فارسی میں گوش خنک
 کہتی ہیں گولی کان مفتوح اور واو ساکن اور لام مع الیاسے دو نون ہاتھ پھلانا کیسے کہنے
 کے واسطے گولی بھرتی گولی میں کیسکو کپڑا لینا کوڑا کان مضموم اور واو معروف اور سا ہندی
 مع الالف ہو خاشاک کوڑی وہ جاے جان خاشاک بنا کر کہین کو پھیل کان مضموم اور واو
 معروف اور نون غنہ اور با می موحہ مفتوح مخلوط الہا اور لام ساکن سے سوراخ کہ دیوار
 میں چوری کے واسطے کہین عربی میں اوسکو نقب کہتے ہیں کوٹ کان مضموم اور واو
 مجولہ اور تاسے ہندی سے قلعہ کو تھا سفت اور حجرہ بزرگ کو ٹھری حجرہ خورد کو ٹھی
 وہ چیز کہ اوس میں غلہ اٹھا کر کہین اوسکو فارسی میں گندہ کہتے ہیں اور وہ چوب گرد کہ کوڑتیز
 اول نصب کہین اور او سپر دیوار گولی ہندی بجاوین کو قتل وہ گھوڑا زائد کہ امر کے آگے
 خالی چلتا کہ بوقت ضرورت کے اوپر سوار ہووین کو با ایکسیر ہے چوبہت کہ اوس
 زمین کو ٹھی میں کو پٹی ایک دست افراز ہے کہ جلا ہے بوقت ہی کے تار پر پھیرتا جاوین

وہ تار و ریم پر ہم نہ جویں اور ایک دست اقرار ہے معارون کا کہ اس سے دیوار پری
 پھرتے ہیں کوئی چلی ایک چلی ہے دراز کہ اس میں روٹن ہوتے ہیں اس کا اخیر یہ کہ جسکے
 بدن و لگ جاوی بدن میں بشرت خارش ہو جاتی کو جس مقدار میں مسافت کی کو سنا
 بار دعا کرنی کو پل شیان خود و ملائم کو لکھی کا و مضموم اور وا و جھولہ اور لام مخطوطا الہامی
 سے جولاہہ ہند و گونا گونا مضموم اور وا و معروف زاویہ کو راہرتن و طرف گلی کہ منور
 استعمال میں نہ آیا ہو کو اکا و مفتوح اور وا و مشدوع الالف ستراع کو یکہ زفال کو
 کان مضموم اور وا و جھولہ اور باہی فارسی مکسور اور پاس معروفہ اور نون ساکن سے ایک خیر مثل
 فقرانی ہند کہ کھار کان مفتوح مخطوطا الہامی الالف اور سے حملہ ساکن سے ایک خیر مثل
 نمک کے ہو کہ بعضے اشیاء کو سوختہ کر کے حاصل کرتے ہیں اور باہی مفتوح مع الالف و حال کھال
 کان مخطوطا الہامی پوست حیوانات کھانہ کان مخطوطا الہامی الالف اور نون غنہ اور
 وال ہندی ساکن سے شکر سفید کھان باہی مخطوطا الہامی کے ساتھ قلذات اور جواہرات
 کے پیدا ہونے کی جگہ اسکو فارسی میں کان کہتے ہیں کھل فضلہ کنجد یا سرسوں کا بعد روغن
 نکالنے کے باقی رہی کھنی مثلاً کھریا باہی مخطوط سے نام ہے ایک مٹی سفید رنگ کا کہ اس
 مثل قلعی کے درو دیوار کو سفید کرتے ہیں کھر کھر دو نون کان مخطوطا الہامی مفتوح اور دو نون
 راہی ہندی ساکن سے آواز جو کسی چیز کے کھینچنے سے ہند ہو گوسا کان مضموم مخطوطا الہامی
 اور میں حملہ مع الالف سے وہ شخص کہ باوجود بلوغ کے ڈاڑھی اور موچچین نہ رکھتا ہو
 یا اگر رکھتا ہو تو بال بہت قلیل ہوں مصرعہ انتشار الدخان کا سے موچچہ ڈاڑھی ہے
 کہ مولائے اوستہ کو سنا کیا نہ کھات تاسے حملہ سے قاز وراث کھات تاسے ہندی سے
 چار پائی کہتے ہیں کان مضموم اور باہی ساکن اور نون مکسور سے ایسا سے فرق کھر کان مضموم

مخلوط الہا می قسم یہ انات مثل سم کو منہ اور گاؤ اور انمال او سکی کھوج کان مضموم
مخلوط الہا اور جیم ساکن سے خرنج کھوجی سرخ کاسے والا اسکو فارسی میں پشمار
کہتے ہیں کھیر کھوت مخلوط الہا کسو اور یاسے تنہائی معروف اور اسے مہلہ ساکن سے شیر
برنج ملا کر کھانی میں لکھتے یاسے بھولتے ایک قسم سے جامہ پوشیانی کا کہ بہت اور
کپڑوں کے گندہ بنا ہوا ہو مابینہ اور یاسے معروف ہے شیر کو سپند یا گاؤ کہ بھیر پھر دیتے کہ
تین دن تک بھل سب اور وہ آتش پر بند ہو جاتا جو کس پس کان مضموم مخلوط الہا او
سین مہلہ ساکن اور بامی فارسی مضموم اور سین مہلہ ساکن سے باہم آہستہ باتیں کرنی کا اور
کوئی نہ ہو کہ پراختی ناما جیل کھیرتی تارک سہ کابہ کان مفتوح مخلوط الہا اور پانی
مشہد مفتوح اور یاسے خفی سے وہ نقش کہ دست چپ سے کام کرے کھاری کان مخلوط
مع الالف اور اسے مہلہ مع الیاسے کن شلا کھاری پانی کھول صلابہ سنگین کھاس کان
مخلوط الہا مع الالف اور سین مہلہ ساکن سے چاک دستی بسیار کہ گون میں بانہ کر
خربا گاؤ کی پشت پر لاؤ کر مین بجاوین کھاندا آشیر اور رسالہ لغات ہندی میں قہ
تھیر پھر مین کی کی جو کھڑکی در پچہ خور دھڑکی کان مخلوط الہا مضموم اور اسے مہلہ کسو
مع یاسے معروفہ پارہ چرم کہ کفش کے پیچھے بجاسے پاشنہ کو نصب کریں کھریا کان مضموم
مخلوط الہا اور اسے مہلہ ساکن اور بامی فارسی مع الالف ہی آتہ اپنی کہ اوس سے کاس
جھوین کھریا کان مضموم مخلوط الہا اور اسے ساکن اور بامی تھانی مع الالف ہوا ایک
اکہ چنی ہے کہ انکار کہ اوس سے چلتے ہیں کچھ خوش ماورہ شیرینی کہ آٹے اور شکر سے بہ شکل
خربا کے بنا دیں اور رہ خن دین بریاں کریں کھوٹا تاسے ہندی سے زر قلب کھرجن وہ
طعام کہ تہ دیگ میں جاکر تخت ہو جاوے کھڑکی دال اور چاول ملا کر کپائے ہوئے کھانسی

مرض مشہور کہ اوسکو سنان کہتے ہیں کھلوج خارش کھر خینا سترون کا ترجمہ کیسے پنا فارسی میں
 یازیدن کہتے ہیں کھوونا کا ویدان کہنا کہتے ہیں اہاوت وہ کلام کہ بطریق مثل کو بہت زیادتی
 اوسے کہانی افسانہ کھونا گم کرنا کھیل کا ف مخلوط الہا نکسور اور یاسے معروف اور لام ساکن
 سے وانہ بہن یا جوار وغیرہ کہ آگ میں بریان کرنے سے شگفتہ ہو جاوے کھیل یا جوجیو
 سے بازی کھیلنا مصدر یعنی بازی کرنی کھونا کا ف مخلوط الہا نکسور اور لام منقطع طو
 واوساکن اور نون مع الالف سو وہ شو مثل کلی یا منسی یا جوجی مثل لعبت وغیرہ کو کہ
 اطفال اوسکو ساتھ بازی کرین کھلاڑاخر میں سے متعلقہ ہندی وہ شخص کہ مائل طرف بھا
 اور لعب کے ہو کھلاڑی بعد اسے ہندی کے یاسے معروف جو ہر لفظ سے یہ مستفاد ہوتا ہو
 کہ کھلاڑی وہ ہے جو منسوب ہو کھلاڑ کی طرف یعنی مائل بطرف کھیل کے اور متعلیٰ مخی اور
 شخص کے جو کہ بعض بازیچہ مثل تنگ بازی اور کبوتر بازی میں کامل اور استاد ہو کھینا
 کا ف مخلوط الہا نکسور اور یاسے مجہولہ اور نون مع الالف کوشتی کا چلانا کہینا کا ف
 مخلوط الہا اور یا مجہولہ اور وال حملہ ساکن اور نون مع الالف سے ترجمہ راندن کا کھر کا ف
 مفہوم مخلوط ہا ساکن اور راسے حملہ ساکن سے وہ تجارت تاریک کہ ہوا میں موسم
 زمستان میں ظاہر ہو وی اور اس سے رشحات پانی کے ایسی ٹپکتے ہیں کہ اگر اوس میں کھیل
 کرین کہ شرب بھیگ جاوین فارسی میں اوسکو نرم نون نکسور اور راسے فارسی ساکن اور
 میم سے کہتے ہیں کھپ کا ف مخلوط الہا اور یاسے مجہولہ اور یاسے فارسی ساکن سو وفعات
 نخست یا مٹی کی پھونچاؤ کے کہ خریا گاؤں پر بار کر کے کہیں پہونچا وین یعنی جتنی دفعہ کہیں
 پہونچا وین ہر دفعہ کو کھپ کہتے ہیں کھیت اخر میں تاسی فوقانی کشت زرا کیل کا ف کسو
 اور یاسے تحتانی معروف اور لام ساکن سے میج آہنی گیر کا ف نکسور اور یاسے معروف اور

راہ ہندی مع الالف سے اطلاق اسکا اکثر مشتقات پر ہوتا ہے کچھ اکرم سرح رنگ جوہر ست
 مین زمین مین پیدا ہو جاتا ہے اور چلنے مین مٹی اپنے ٹکڑے سے باہر نکالتا جاتا ہے اور وہ مٹی راگو
 او سکرتکم سے نکلنے کو وقت کہتی ہے کیلا نام سپود معروف کیمر نام درخت معروف کیمر اکاٹ کسو
 اور یاس ہولہ اور کاف تازی دوم ساکن اور رشتہ ہندی مع الالف سے کرم آبی کہ اوکو
 عربی مین سرطان کہتے ہیں کیا ربی کاف مفتوح اور یاس تختانی غیر ملفوظ اور بعد الف کے
 یہ محکمہ کسور اور یا تختانی معروفہ بمعنی خیابان اور کہتے تہ نام اور حرف ندا بھی پڑھنی
 کیا ترجمہ چہ کا اور ربی مخفف اری کا جو یاس معروفہ سے ندا ہو عورت کی طرف یعنی اعر
 کیا ہے انتاء اللہ خان نے ریشتی کے شعر مین یہ دونوں لفظ باندھی ہیں اور ریشتی یا معروفہ
 سے ایک قسم شعر کی کہ بعض طرف سے تناہرین نے اوکو ایجا دیا ہے اور اوہین عشق عت
 کا عورت کے ساتھ ذکر ہو رہا ہے بہر کیف وہ شعر یہ ہے سہ بولی نرکس کہ جو کیا ربی مین
 لیکھا پانی + ہو چار سے ہی طرح جگہ بھی کیا ربی روزہ + کیوڑا کاف کسور اور یا ہولہ اور
 واو ساکن اور رشتہ ہندی مع الالف سے اصل مین نام درخت کا ہے کہ او سکے پھل کے عرق
 کو بھی جاز اسی اسم سے سخی کرتے ہیں کچھ ٹکان کسور اور یاس معروفہ اوچیم فارسی مفتوح
 اور رشتہ ہندی ساکن سے گل کیچ شلہ اور اسین اٹھال ہے کہ مخفف اول کا ہوا اور اٹھال
 ہے کہ یہی اصل ہو اور اول مزید تیلیہ اسکا باب کاف فارسی گالی و شام گاری ایا ہے
 گا راو گل جو غارت کو واسطی نیائی ہو گا رٹھا جاہ سفت گالہ و ضنی ہوئی روئی کا گلو گالی
 ایک قسم پوشش چادر کی ہے کہ اکثر دہقانوں کی رسم ہے اور وہ یہ ہے کہ چادر کو نعلون کو
 پوشش نہ کا لکریں نہ پر گرہ دی لیتے ہیں گا و دال مہلہ ساکن سے کچھٹ کی طرف کی تہ مین
 جاوے گا نون غنہ کے ساتھ بن الف کے وہ گاجر زر دک کہ و کاف مفتوح اور جاوے

ہازی ساکن اور سہلہ مضموں اور وا وساکن سے نوجو الپ الپ چپ کاون مضموں اور باو فارسی
 ساکن اور جیم فارسی مضموں اور باو فارسی ساکن سے ایک بازی ہی مخصوص اطفال کی کہ ایک لڑکا
 بنا کر کوکلوں کہ چھاتا ہی اور دوسرے دونوں ہاتھوں کو اوٹکے کلین پیر سطر جی یا تیا کر دے اور کوکلوں
 سے دو اختیار اگستی ہو اور نام ہی ایک شیرینی پائے تھیں رکن کے بعد مکمل جاتی ہے کہ تینا اخیر میں
 فوقانی نجات اور عیادہ حال میں اسکی خدمت پر استعمال کرتے ہیں تینا تیری زو کو بٹھا
 فلانی شخص کی وہاں خوب گت ہوئی اور ظاہر یہ از رو سے استہزائی ہے تھکا کاٹ و دم
 ہازی وہ گہری جس سے پنا کیلیا میں گتھا کاٹ منشوج اور تانے میں ہی مشورہ و فکروا اللہ العلیہ
 سے بار نیم گہری بہتہ جاری گتھا کاٹ منشوج اور تانے میں ہی مشورہ و فکروا اللہ العلیہ
 مع الالف سے وجہ مناصل گجرا سبرہ گاہر کا گتھا کاٹ منشوج اور جیم ہازی ہی مشورہ و فکروا
 مع الالف سے مال ایسا ایک جگہ جمع چنانچہ یوں کہتے ہیں کہ فلانی شخص بڑا گچرا مال ہی
 بہت مال کہ ایک جگہ جمع تھا از رو سے خیانت حاصل کر لیا جو ہی کاٹ مضموں اور جیم ہازی
 ساکن اور سہلہ کسور اور پائے تھانی معروف سے ایک ہی ہے یعنی ہوتی ہے کہ شکل زبان
 و یاقین کے بناتے ہیں شاید شخص کو جری کا ہے یعنی زن کو جہ اور کو بڑا ایک قوم ہی جڑا
 چونکہ اس صحبت کو اون عمر توں کی وضع پر بناتے تھے اس واسطے کو جری کہا اور کثرت
 استعمال سے مخفف ہو گیا کہ آخر کہہ ہی مادہ خرگہ گدی دونوں کاٹ فارسی مضموں اور
 وال حملہ اول ساکن اور دوسرے کسور مع الیا زیر غل یا پہلو یا کھٹ پائین کبلی اور خارش
 کا سونا انگشت لگنے کو سبب اور کھٹ پائین اوس شاگ کو سبب و جانوان کتھوہین گدی
 جرخارش ہو او سکو بھی گدی کہتے ہیں گدی گدا گدی گدی کرنی گدی کاٹ مضموں اور
 اور وال حملہ شد کسور اور پائے تھانی معروف سے تھکا گدا کا ایسے ٹل میں بوتے ہیں

کہ کوئی تو خواستہ مرد یا عورت خیرہ اور بدن اوسکا ملائم ہوا نشانہ اللہ خان کا شعر ہے
 و ہم و گمان سے وہ کروں جو تلخ و اس صدم کی + جو ان رعنا بحسب عونی سری کاظم
 غرض کہ ایک + کہ لاکہ در مقابل صاف کہ جیسے کہ لایانی یعنی وہ پانی بسین کا دلی ہوئی
 ہو گئی کا مفتوح اور ال مشر و اور یا معروف سے مسد اور و دلتہ جو تہ لبتہ کہ
 زخم اور خصوصاً زخم فصد پر رکھ کر او سپر پی بانہ صین اور معنی لبتہ جیفوس کے بھی تھل ہے
 کہ یلا کا و مفتوح اور وال محکم مفتوح اور یات تختانی ساکن اور لام مع الالف سے
 جامہ و و ناخص و صا کھا روا کہ او صین پندہ بہت بھر کہ اطراف اور در میان میں گنہ
 بہت والی جاوین گرم حار اور غضبناک اور چہاں اختلاط انشاء اللہ خان کا شعر ہے
 صد شکر خدا جذب محبت کی بدولت + کچھ آج وہ غلط مدین بہت مجبور با گرم + گر با گرم
 الف اسمین الصاق کے واسطے جو مثل گوناگون اور زنگارنگ و غیر آن اور معنی آؤ یہ
 ہین ایک گرم ملحق دوسری گرم کی ساتھ اور مراد یہاں گرم سے خبر وہ کہ تصنیف ہے
 گرمی پر یعنی ایک جزو تصف بصف کذا کی ملحق ساتھ جزو دوم تصف بصف کذا کی
 کو اور اس کا لفظ ہے شب شب یعنی ایک جزو شب کا دوسرے جزو شب و ملحق اور
 مقصود اس سے تمام شب ہو کسو اسطے کہ جب کہین کہ ہم شب شب علی آئی کہ او اس سے یہ
 ہوگی کہ اس طرح سے آئی کہ ایک جزو شب دوسرے جزو شب سے ملحق تھا انکے چنانچہ کہ
 وقت میں یعنی استیجاب ہر جزو شب کا تھا وقت رفتار کو اور ہندی میں راتوں تا
 بولتے میں پس رات اس لفظ میں بھی یعنی جزو شب کی ہر کیفیت استعمال اسطر صورت
 شلا تو می پر سے روٹی یہاں تک گر با گرم ہو چکی یعنی اثر سرد ہونیکا او سکو کسی جزو شب
 نہ ہو چکا تھا انشاء اللہ خان کا شعر ہے بشو از کی اوج ایسی جالی گر با گرم + کہ پس ک گ گ

ساری تیان میں لپٹا کر جتا آواز کرنا رکھنا گروکات مضموم اور سہ مضموم اور
 و او وغیرہ پیر اور او ستاویہ لفظ میں دونوں کے حق میں استعمال کیا جاتا ہے تاہم پہلے اسکا
 کے حق میں گروکات مضموم اور سہ مضموم سے تشبہ گہری کان ماسور اور سہ مضموم
 اور یہاں تثنائی معروفہ سے مغز تخم یا جیسے بادام کی گری اور اخروٹ کی گری یعنی مغز بادام
 اور مغز اخروٹ گروکات مفتوح اور سہ ہندی ساکن اور او مفتوح مع الالف سے آنجورہ
 کہ او سمین کلیدستہ پیر لون کا نصب کرین گروکات بست کا وہ آنجورہ کہ کل سر سون مع
 شاح کی او سمین نصب کرین اور بست چڑھنے کے وقت لوگوں کے ہاتھ میں ہو کر یا وہ
 بست کہ لڑکیاں کپڑے سے بشکل عورت کی بنا دین اور اسکو لباس اور یو رہنا دین
 اور سبکو بشکل مرد کی لگے ہیں اسکو گڑا کہتے ہیں دال ہندی مشبہ گڑا گڑا نا دونوں
 کان فارسی مفتوح اور دونوں سے ہندی ساکن سے آواز کا کرنا رکھنا گروکات
 مضموم اور سہ ہندی ساکن سے ایک قسم ہے غیر بشکی جسکو اہل ہند قند سیاہ کہتے ہیں
 گڑا تہ یہ مرکب ہے لفظ گڑا یعنی قند سے جو گڑا اور تہ کی لفظ سے چونکہ خریرہ میں تہ
 ڈال کر پکاتے ہیں ان دونوں لفظ سے مرکب نام رکھتے گڑا چھوٹا کلیا میں یعنی کلام
 یا کسی کام کا پوشیدگی میں کرنا کہ کوئی اوسیر مطاع نہوشلا جب اخفا منظور نہوا و ظاہر
 اور واشگاف ایک بات کہیں یا کوئی کام کرے تو یوں کہتے ہیں کہ یہاں کچھ کلیا میں
 تو گڑا چھوٹا ہے نہیں جو اس طرح سے احتیاط کرین اور جب کوئی کام یا کوئی کلام
 واشگاف اور ظاہر کسی جگہ وقوع میں آیا تو کہیں کہ وہاں کیا کلیا میں گڑا چھوٹا تھا
 جو کوئی مطاع نہوا گڑا کہ ایک قسم حصہ کی ہو گڑا بدرقہ شراب کا قسم شیرینی یا شری
 یا کہیں سے گڑا و راع گڑا اوقات بسر ہونی و چہ عیشت سے جو بقدر ہو گڑا جانی

وسطہ گسائیں کاف مضموم اور سین مملک مع الالف اور ہمزہ مکسور اور یاء تثنائی
 مع نون غنہ کو فقیر بنہ روگستاگر کاف مفتوح اور سین مملک ساکن اور تاء فوقانی مع الالف
 اور فون غنہ اور کاف فارسی مفتوح اور رے مملک ساکن سے گوانزا اور احمق اور ہوق
 گشت اصل میں یعنی سیر کے ہی اور کوتوال یا پس دار کاشب کو وقت ہمراہ سپاہیوں
 کو چون اور مخلون میں پھرنا مجاز ہے گل پھول اور تھکا کو سوختہ کہ شکل نکال کے ہو گیا
 کلال ایک چیز سرخ رنگ ہی ہوتی خشک کہ ہنہ وایام ہولی میں ایک دوسرے
 پر پھینکتے ہیں گلی ڈنڈا و دیارہ چوب ایک کلان اور دوسرا خورد چار یا پانچ گشت
 کی قدر کہ اطفال چوب کلان کو چوب خورد پیرا ستہ میں اور وہ چوب خورد چوب کلان
 کے صدر سے بلند ہوتی ہے اور پھر ہوا میں ایک ضربت چوب کلان سے اوسکو لگا دین
 تاکہ دور جا پڑے گلا کاف مفتوح اور لام مع الالف سے خلق لگا کر یا اطفال کا نام
 اوتھانا انگشت سے اور یہ عمل کسی بیماری خاص میں کرتے ہیں گلا گھوٹنا خفہ کرنا خلق کا
 گلاس ایک ظرف ہے پانی یا شراب پیئے گا کہ بہت آخیرہ کی دراز اور سر کشادہ زیادہ
 ہوتا ہے گھری نام جانور معروف کا کہ راسوی کچھ کم اور دم دراز اور اس کے تمام بدن پر
 دیار یاں دراز ہوتی ہیں اور کپڑے کود انتون سے کتر دالتی ہے اور پارہ ہائے جامہ نہیا
 نو اکٹھا کر کیسورائخ دیوار میں آشیانہ بناتی ہے گلہرا مذکر ہے گلہری کا اور نام ہے ایک طرف
 مخصوص کا کہ اوس میں برگ پان رکھتے ہیں گنجا وہ شخص کہ اوسکی سر پہ بال نہون اوسکو
 فارسی میں کل کہتے ہیں کاف تازی مفتوح سے گندھی خوشبو فروش گندھک کہتے
 کانون مشدوع مع الالف سے نیشکر گندہا رشتہ دراز ہوا گرہ کہ اوسکی سر گرہ پر شرمیت
 پڑھ کر دم کی ہوا اور اوسکو اطفال کو گلی میں واسطے حفاظت کو دالین گندہا تعویذیہ لفظ

مکسب ہوا تھا گڑا اور لفظ تعویذی اور خذوہ حرف عطف سے متعلق ہے یعنی مجموعہ گندہ اور
 تعویذ گندہ، چہرہ کن کاوت مضموم سی فعل گئی ہے معروفہ سے دانستہ اور ہر ہر نہ گندہ گندہ
 کاوت مضموم اور نون اول ساکن اور نون دوم مفتوح مع الالف سے وہ شخص کہ ناک
 میں بولی کو گڑا وہ شخص جو رنگ سرخ و سفید رکھتا ہو گوشتی یا سہ معروفہ سی ہونٹ
 گور اور اشعار ہندی میں لکھا میں شوق صبح پر جو عورت ہوا طلاق کرنا یہ بولی گول گنا
 مضموم اور واو مجہولہ سے دیر اور احمق اور سو گولی گلولہ نہ روق گولہ گولہ توپ گولہ
 کاوت مضموم اور واو مجہولہ اور وال منہ ساکن و بیٹھ کر اور دونوں ہاتھ کشادہ کر کے
 کیس کو دو نورانوی پٹھانا گو دسی یا سہ معروفہ سے مثلاً گو دین لینا سہرہ سے یعنی
 جھانڈو نورانوی پٹھان پٹھان گو دسی لینا مثلاً گو دینا بغیر حرف طے کی نہائی کرنا اور
 یہ اصطلاح ہنودی کی ہے کو بجنا آواز کرنا نقارہ اور دھل کا اور جھانڈا لینا اور کو
 گوجا قسم سموسہ کی کہ اوسکی اندر مغربا وام اور پستہ وغیرہ قسم کوفتہ پتہ کہ برہان
 گوگی نام دوائی تلخ مزہ کہ اوسکے جلاشے بوسے بد آتی ہے گولہ پھل ایک دشت کا
 کہ پختہ ہو کر شیریں ہو جاتا ہو اور بعد چاک کرینکے اوسکے اندر سے پٹا نور چھوٹے چھوٹے
 پر نہ ہکلتی ہیں گو گھر و خا خشک کو بھی ایک گیاہ ہے شبیبہ بکر نہ ہک اور سادہ گوشت
 میں پکاتے ہیں گورگ دندھا ایک چیز ہے آہن سے کہ اوسکا گھونسا دھوا رہتا ہو یا کئی
 میں قفل و سواس کہتی ہیں گونا کاوت مفتوح ہو چو نا عروس کا خانہ شوہر میں اور یہ اصطلاح
 ہنودی ہے اور کتھانی سے بعد مدت کے یہ رسم و قہع میں آتی ہے گو پٹیا کاوت مضموم
 اور واو مجہولہ اور باسے فارسی مخلوط الہا مکسور اور تھانی مع الالف سے فلان کن گول
 کاوت مضموم اور واو مجہولہ اور نون ساکن سے ایک چیز ہے پشیم کی کہ اوس میں غلہ ہر کے

گاؤ یا خبر پر بار کمرین کوہ سو سا رگو بر سر کمرین گوہ بری سر کمرین رقیق مع گل کے دیوار کو او س
 لیا سو کو نہ صمغ کو ندی و رخت معروف اور او سکی بار چہ مجازا اطلاق کرتے ہیں کو ندی
 مثلاً کو ندی اردخو و بہ بیان کہ قدر سے پانی ڈال کر گھیم کو کھلاوین کو گنا وہ شخص کہ رہا
 بول دے سکی گھر کا ف مفتوح مخلوط الہا اور رہے مملہ ساکن سے خانہ گھر بار مثلاً گھر باری
 خانہ دار گھر و ندی خانہ خور و کہ لڑکیاں گوڑیاں رکھینکے واسطے بناوین گھر آراے
 موطہ شدہ مع الالف سے وہ آواز کہ وقت نزع کی گلی سے نکلے گھر الگ آواز مذکور
 کا نکلنا گلی سے وقت نزع کے گھر آکا ف مفتوح مخلوط الہا اور ساے ہندی مع الالف
 سے سبوی غور و گھر یا کا ف مضموم سیاہ اسپ کہ قہین چھوٹی ہو گھر شی شتم حصہ
 روز و شب کا اور وہ آ کہ جس سے حساب ساعات روز و شب کا معلوم کریں چنانچہ
 مشور ہے گھر یاں جس بکھر و در و در و نا گھوڑوں کا بطریق شرط کو گھنٹا میں ہے
 چہاں اور کشان چلنا گھنٹا متعدی او سا گھنٹا کبھی معنی خفی کو اور کبھی معنی ہون
 کے آتا ہے اہل چہرہ گنا گھنٹا اور دوم بھیے بنگ کا گھنٹا گھنٹا خنیدن کا ترجمہ گھر کی
 ایک خیر ہے چوبی کہ او سکی بار پائہ ہوتے ہیں اور او سپر سبوسے پر از آب رکھتے ہیں گھنٹا
 کا ف مخلوط الہا مضموم سے اور تائے ہندی مفتوح اور نون مشدوع مع الالف سے
 پانچا مہ کہ پانچوی او سکی فقط گھنٹے تک اور شیخے سے تنگ ہوتے ہیں گھنٹا کا ف مفتوح مخلوط
 اور تائے ہندی مشدوع مع الالف سے وہ پوست بدن کہ بسبب کثرت استعمال کے سخت
 او بظہر سوچاوسے گھنٹا کا ف مخلوط الہا مفتوح اور نون ساکن اور تائے ہندی مع الالف
 سے زنگولہ کہ شتر اور خیل اور گاؤ وغیرہ کی گرون میں بانٹھیں گھنٹ جرعہ گھنٹا کا ف
 مخلوط الہا مضموم اور وا و مجولہ اور نون غنہ اور کان فارسی مع الالف سے ہوت

سخت ایک کر مکتبہ کہ ایک جانب سے کشادہ اور پھین اور دوسری جانب سے
 پیچیدہ ہوتا ہے اور دریا اور نالوں میں سے حاصل ہوتا ہے مثل سیپون کرگمٹی کان
 مفہوم مخلوط الہا اور تاس ہندی کسور اور یاسے تختانی معروف تہ چہ نوبہ نامی کہ
 سچے کو بعد متولد ہونے کے پلاوین گونش خرموش گموتی ایک قوم ہے کہ پرورش گاولی
 کرتے ہیں اور انکا شیر خیمہ پکڑوئی حاصل کرتے ہیں کہ آفاق مفتوح اور ہای ہوز ساکن
 اور یاسے مملکت مع اللہ سرزمین گھالی کان غلبہ الہا مفتوح مع اللہ اور غرض الہا
 سو پوسٹ یا میں دو انگشت گھات تاس فوقانی ساکن تو کمین گھات تاس ہندی ساکن
 سے وہ موضع نبویا کہ واسطو غسل اور پانی جو نیچے بناوین گمولا اقصیم کا ایون پانی
 میں حل کی ہوئی انشاء اللہ شان کا شعر ہے رات تریاک کی نشہ اولٹ والاواہ
 کوئی گمولا تھا کہ تھا کاسہ ہم یا معبود بد گمشدہ تکیہ گھر کویت متو یاسے معروف سے وہ کہ
 سرائے اوسکی گھر کا مطلقا مٹ گیا ہو بسبب نہ اسببائیکہ اور یہ واقعہ میں بدو غائب
 کہ موٹ کے حق میں آتو ہیں انشاء اللہ خان کا شعر ہے ہویہ گھر کوچ متو چاہ نصیب اعدا
 کرے اس گھر ہی کو اللہ نصیب اعدا گھٹا کاوت مخلوط الہا مفتوح اور تاس ہندی
 مع اللہ سو اب گھوڑا غورا و ریمق نظر سے کسی شخص کی طرف دیکھنا گھنڈی کان مخلوط
 مفہوم اور نون ساکن اور دال ہندی کسور اور یاسے تختانی معروف سے تکیہ گھالی
 تاس ہندی کسور اور یاسے معروف سے راہ تنگ جو پھاڑ میں ہو گھن کان مفتوح اور
 ہای ہوز اور نون ساکن سے خسوف اور کسوف گھوٹلا آشیانہ گھی روغن گاولین
 کاوت مخلوط الہا مفہوم اور نون ساکن سے اجڑا چوب کہ کیریکے تباہ کر نیسے مثل آسک
 ہوز جاوین گیت کان کسور اور یاسے تختانی معروف اور تاس فوقانی ساکن سے ایک

قسم ہے سرائیکی گیارہ ایک خاک ہے سرخ رنگ کہ فقیر اور جوگی اور سے جامہ رنگتے
 ہیں گلیہ کا ف مفتوح اور یاسے تختانی ساکن اور لام مفتوح اور اسے ہندی ساکن سے
 پس پہلے شوہر سے کہ عورت بعد نکاح کے اوسکو اپنے ساتھ شوہر ثانی کو گھر لائی ہوگی
 شغال گیان کا ف بکسور یا ی غیر ملفوظ وانش گمانی دشمنہ فصل لام لاگ حاصل
 بالمصداغ رنگتے سے لیکن مستقل معنی دشمنی کے یہ کاشعرہ تھی لاگ اوسکی تیغ کہ ہے عشق
 نے + و ونون کو معرکہ میں لگی سے ملا دیا لاگ باندھنی دشمنی کرنی اور حریف ہونا نشانہ
 کاشعرہ مومنہ دیکھ عاشقوں کے مقابل ہو رنگ مین + باندھنی ہے مجھے کس سے ہے
 تو لاگ اسی بنت + لاش جسم مردہ لادنا وال حملہ ساکن سے کسی شے کا بار کرنا پشت
 گاؤ وغیرہ یا رابہ پر لاوی یا سے معروف سے ایک بار کہ پشت کا ویرلاو اگیا ہوا لکھ
 کا ف تازی مخلوط الہا سے عدد صدر ہزار اور ایک چیز ہے سرخ رنگ کہ بطور صنف کے
 درخت سے حاصل ہوتی ہو اور گرم کر سے چکاتی ہے لاشی تاسے ہندی مخلوط الہا او
 یاسے معروف سے چوب دست لات تاسے فوقانی ساکن سے لکھ لاج جیم تازی سے
 شرم لادو وال ہندی اور بعضوں کے نزدیک سے ہندی سے لام کا ف دشنام لایا
 لون غنہ سے بعد الف کی اور با سے مودہ مع الالف سے واز قد لب ہو غنہ بین
 وہاں ہوتے ہیں کہ کوئی چیز بہت شیرین ہو مثلاً انہ ایسی شہرین تھی کہ لہین بند ہو بین
 پادہ پوشش معروف انکر گنہ پنہ در کی طرح لیکن وہ اوس گناہ اور کلان ہو
 اور اوسکو اور شے بین لبریز یعنی پر بالاب شملہ لپنا کسی سے چیدید ہونا تعدی
 اوسکا لپٹ حاصل بالمصداغ اسکا لپکنا جست کرنی سرعت کے ساتھ کسی چیز کو اوجھا
 واسطے لپ باغ فارسی سے یک کف دست پس طوار و گندم کا کہ روغن لٹانا اپنا

اِثارت وینالٹس لام مضموم اور تائی ہندی مشدداور سین مہملہ ساکن سے حاصل بالمصد
یعنی نوٹ کا بیوٹا لٹیرہ لام مضموم اور تائی ہندی کسور اور یک تختانی مہولہ اور اے مہملہ مع الہا
یا مع الالف وہ شخص کہ اوکو عادت غارت کرنی کی ہو لٹیا لام مضموم اور تائے ہندی
ساکن اور یا تختانی مع الالف سے لوٹہ خورد لیکن اس قدر کہ لٹیا اوسو کہتے ہیں کہ اوہین
ٹوٹی منوٹ لام مفتوح اور تائے ہندی ساکن سی ہو چنڈ زلف کہ کہ باجم چیدہ سکو
ہون اور باعتبار تشبیہ کی شعلہ کو بھی کہتے ہیں چا لام مضموم اور جیم فارسی مشدو مع الالف
سے مروی نام ونگ لٹو بازیمہ کو دکان کہ چوب سے بناتے ہیں اور میخ آہنی اوسین نصب
کر کر اور یسان اوسین لپیٹ کر پھرتے ہیں لٹہ چوب داز اور گندہ لٹکن لام مفتوح اور
تائی ہندی ساکن اور کاف تازی مفتوح اور نون ساکن سے ایک شیبے کہ اوسین چار پایہ
یا تین پایہ نصب کر کر مراحى یا سبوسے پر از آب اوسپر رکھیں اور یہ درائے کٹھرونی کی ہو لٹورہ
لام مفتوح اور تائی ہندی اور وا و مہولہ اور اسے مہملہ مع الہا یا مع الالف سی جانو معروف
پزندہ و لٹو لام مضموم اور جیم فارسی مفتوح اور یا تختانی مشدوسر نان تنک میدہ کے
کہ روغن میں بریان کریں اور اوسکو پیشتر حلوہ کی ساتھ کھاتے ہیں اور عرف حال میں
اوسکو پوری کہتے ہیں لدو لام مفتوح اور دال مہملہ مشدداور وا و معروف سے وہ ٹکاؤ
کہ بار کرنے کے کام آوے لدو لام مفتوح اور دال مہملہ مع الالف اور وا ساکن سے
سفت ریختہ کی لدو لام مفتوح اور دال ہندی مشدداور وا و معروف سی قسم شیرینی
کہ آرد نخو دیا آرد مونگ وغیرہ اور شکر اور روغن گاؤسی بناوین شکل مدور لٹو
رے ہندی سے جنگ کرنی لڑائی جنگ لڑکا طفل لڑکی دختر لڑکی سلاک لڑکھڑی
لام مضموم اور رے ہندی ساکن اور کاف مخلوط الہا مضموم اور رے ہندی کسور اور

یا و تھانی معروف سے غلیظ بدن بسر لسی لام مفتوح اور سین مہلک مشرک سورا اور سیا معروف
 سے شیر خام آب آئینہ لسی لسا و دونوں لام مفتوح اور سین مہلک اول ساکن اور سین دوم
 مع الالف و بار ایک و رخت کا ہر نہایت چپ و ارکہ او سکوفارسی میں پستان کہتے ہیں اسٹون
 ہنکہ شمشیر لام مفتوح اور سین ہجر ساکن اوتی و فوقانی مفتوح اور سین ساکن اور بتا و کا
 مفتوح اور شینک بزرگ ساکن اور تاسہ فوقانی مفتوح اور سین ساکن سے لیس اوقات ہوتی تھی
 ابھی طرح اور کبھی تیری صبح تو لام مفتوح اور قات مع الالف و ایک قسم کو بوترکی کہ اکثر
 گردن اوپنی رکھتا ہے لگایہ نشان کہ شکل خط سے کہ کسی ستر و فریو زمین یا اور کسی شوی زمین پر
 جاوے لگیہ پتیا زہم قدیم تو ہاتھ سے نہ یا شاہ نسیم کا شعر یہ خیال زلف تیان میں نصیر
 پتیا کر گیا ہے سانپ کل تو کیر پتیا کر اور سانپ کی لفظ کے ساتھ لگیہ کا پتیا بھی محاورہ
 ہے مثلاً جب کوئی اطمینان ہاتھ سے ہوتا ہے اور اسکی تلاش میں ویسی ہی سہی کر لے کر
 تو کہتے ہیں کہ سانپ کل گیا ہوا ہے یا لگیہ پتیا میں اور کیر سانپ کی و نشان ہے کہ سانپ
 کے چلنے سے زمین پر شکل خط پیدا ہوتا ہے لگایہ لام مفتوح اور کا و مشد و مفتوح اور
 راس ہندی سے چوب کلان گندہ لکڑی چوب خمر و لکڑی بارہ وہ کہ ہمیر سوختی کو بیع کیا
 لگایہ لام مفتوح اور کا و فارسی ساکن اور وال مہلک سورا اور سیا معروف و کوئی خمر
 یا کلان کہ کسی سے کوٹ کر یا پیر کر نہائی ہو خواہ اصل میں وہ خیر یا نیست رکھتی ہو مثل برگ و خمر
 یا خشک ہوا اور بعد پینے کے پانی او سین شامل کر دیا ہو گنا کا و فارسی سے متصل ہونا و
 چیدن اور یعنی جماع کے مجاز ہے لگایہ جاع متصل واحد کرنا اور ہمراہ کیلے چل جانا
 اور چونکہ یہ لفظ ان دونوں معنی میں متصل ہے اس شعر جرات میں اگرچہ معنی ثانی
 کے ہے لیکن باعتبار معنی اول کے موجب منکھ کا ہو گیا ہے یہ یاد کیا آتا ہے وہ میرا لگایہ جانا

اور آہ + اوسکے پیچھے ہٹ کر یہ گنا کوئی آجا لگا۔ لگاوٹ کیلئے ساتھ ایسا معاملہ کرنا کہ
 موجب اتحاد اور دوستی اور التفات کا ہووے اور یہ مجاز ہے لگا لام مفتوح اور کان
 فارسی مشدوع الالف سے یا مع الہا سے محبت اور علاقہ مثلاً لگاوس سے لگا یعنی محبت
 با علاقہ لگا لگا کلمہ ثانی مین اول سین مسموع مفتوح اور کاف فارسی مشدوع الالف
 اور بدون لگہ کے مستعمل نہیں لگا کی لام مضموم اور کاف فارسی مع الالف اور نمبر کسوت
 مع یاسے معروف کی عورت اور یہ لفظ مونث لوگ کا ہے لاد و نوان لام مفتوح اور اخیر
 مین الالف یعنی احمق کے مستعمل ہے اور ظاہر انحضرت لاکا ہے کہ ہندو کے رورسہ مین
 اکثر اطفال عمر دو سال پر اطلاق کرتے ہیں اور یہ مجاز ہے لاد و نوان کی یہ لفظ بھی احمق
 پر اطلاق کیا جاتا ہے اور اسکا ایک قصہ مشہور ہے کہ شہر بدوان کے لوگ زمانہ سابق میں
 ایسے احمق ہوتے تھے کہ باوصف بالغ ہونے کے مثل اطفال عمر دو سال کے دایہ کے ساتھ
 پھرتے تھے اور جو شخص اوسکا نام پوچھتا تو شرم سے آپ نہ بتاتے اور حوالہ دایہ پر کرتے
 لاکا نا لام اول مفتوح اور لام ثانی ساکن سے معصوم ہے کیسکہ آواز دینی اسطر سے
 کہ وہ خوشنادر ہو جاوے لکت دونوں لام مفتوح اور تاسے فوقانی سے نام ہے ایک
 راگ کا لنگی لام مضموم اور نون ساکن اور جیم تازی مع الالف سے وہ شخص کہ اوسکی ہاتھ
 کی انگلیاں جی رکتی ہوں اور بہ سبب اوسکے کچھ کام اوسکے منہ سے نہو سکے لنگی لام
 مضموم اور نون ساکن اور کاف فارسی مکسور اور یاسے معروف سے وہ پارچہ عریض
 کہ اوس سے شہ عورت کرین لنگوٹہ لام مفتوح اور نون غنہ اور کاف فارسی مضموم اور
 دابہ جھولہ اور تاسے ہندی مفتوح اور یاسے مختصی بالاف سے وہ لکھ کہ نقر اوس شہ عورت
 کرین لنگوٹہ کسنا اور کھنپا لکھ مذکور خوب کھنچ کر باندھنا انشا اللہ خان کا شعر یہ جیم ہے

فقیروں کی طرح کھینچ لنگوٹا اور باتھ کے تحت + جانچ خرابات میں تک گھومتا
 کہ سبز لویوں کے عبادت + آئینا لام مفتوح اور نون ساکن اور باسے موصوع الہی
 سے طویل لبنان طول کا کاف تازی سے نام قلمہ معروف کا کہ اوپر رام اور راون کی لڑائی
 اور اوکو پھونکنا سنو مان کا مشہور ہے لنگو ایک قسم پوزہ کی کہ اوکو روسیہ ہوتا ہے
 لنگوہ لام مضموم اور نون ساکن اور کاف فائیز مع الالف اور رای مصلح مع الہا مضموم
 اور شخص بے نام و نیک کی معنی میں متعل ہے تو لام مفتوح اور واو ساکن سے شعلہ آتش اور
 چراغ اور شمع کا لوگوہ لام مضموم اور واو مہولہ اور کاف فارسی سے مرد و لوطہ لام مضموم
 اور واو مہولہ اور تاسے فوقانی مخلوط الہا سولاش ٹوٹا ہے ہندی ساکن سے غلطیدن لوٹ
 امر و سکا اور حاصل بالمعد جیسو لوٹ مانی کہتے ہیں اور مارنا اس جگہ معنی حمل میں لایو کو
 یعنی فعل غلطیدن حمل میں لانا لوٹ پوٹ غلطک زبان اور پوٹ کہ لفظ ثانی ہے باقی فارسی
 مضموم سے اس معنی میں لوٹ کی لفظ یہ جدا نہیں استعمال کیا جاتا لوٹ جانا غلطک رانی
 اور چونکہ اطفال خرد سال کو جب کوئی چیز پسند آتی ہے تو اس کے حصول کے واسطے قصد
 کرتے ہیں اور حالت ضد میں لوٹنی لگتے ہیں اس واسطے مجازاً بہت پسند کرنے کے معنی میں
 بھی متعل ہو گیا ہے اور اکثر اس معنی میں ایسی ہی محل میں استعمال کرتے ہیں کہ پسند
 کرنا والا اسکی طلب میں اصرار کرے اور چاہے کہ وہ شے خواہی خواہی حاصل ہو جاوے چاہیے
 یوں کہتے ہیں کہ وہ اس چیز کو دیکھ کر لوٹ گیا انشاء اللہ خان کا شعر ہے تہانہ اوکو
 دیکھ کے محفل نے غش کیا + اپنی بھی جان لوٹ گئی دل نے غش کیا + لوٹنی لام مضموم اور
 واو مہولہ اور تاسے ہندی ساکن اور نون مع الہا سے حاصل بالمعد رہے اور کھانکے
 ساتھ متعل مثلاً وہ مارے درو کے لوٹیاں کھار با تھا تو ناظر ٹوٹنی داری اور گلی کہ

اوسمین پانی بھر کر دھویا اور کام مین لادین موسیٰ سے مملکت الیاس سے وہ ذکر کردہ طائر
 کو سنانیکہ واسطو کرین تو ہوا آہن لومیا اب ریاس ہوز کے یاس تھمانی مع الالف وہ شخص کہ
 آہنی مثل کر چھلی اور تابہ وغیرہ بنا دی لوبیا با سے سو رہ اور یاس تھمانی مع الالف سے
 نام ہے ایک جگہ کہ اوکی پھلی کو حالت سہری مین گشت کو ساتھ پاتے مین تو نیا بعد او
 کے نون اور یاس تھمانی مع الالف نام جو ایک ساگ کا کہ او سکا برگ نکین ہوتا ہے سودا
 کی بخش کا ایک مصرعہ شیخ کی جو مین سے دو لہا ٹاس بعبا ہے جو ان لوسے کا ساگ + لون نام
 لوگ تفضل لولا لام مفہوم اور او معروف اور لام مع الالف سو وہ شخص کہ او سکا ہا بیکار
 ہون نہ بوج لہری وہ شخص کہ پرہ انراج ہوا و مین کام کا خیال آجاوے او کی طرف
 دفعتاً متوجہ ہو جاوے لہذا لانا بندہ کا ہوا سو متحرک ہونا بندہ کا تو خون یہ خفت سے
 لوبو کا لیکن بغیر او کے مستعمل ہے شیشہ ابراہیم ذوق کا شعر ہے جا ریہا لوبو تیرے تیرے کا
 یہ چپ ہوا ہے کہ گویا نہیں زبان شہ مین + اولہاں وہ شخص کہ اسبب بوج ہو لوبو
 تمام بدن او سکا خون سے آلودہ ہو گیا ہو مین معروف لہذا ہنگر لہذا لام کسور اور یاس
 معروف اور وال ساکن سے سرگین اسپ و فیل تیر لام کسور اور یاس معروف اور یاس
 معلوم ساکن سے پارچہ و راز کہ عرض مین کہ ہو سکو و جی کہتے مین لیکہ لام کسور اور یاس
 اور کان مخلوط لہا ساکن سے قحط مسپس او خط جاوہ یکمہ برون کی طریقہ بزرگان کا لہذا
 بعد یاس معروف کو با ی فارسی ساکن سے کنگل کرنی دیو اور پر لیب یاس مہولہ سے ضا لوبی
 لام کسور اور یاس مہولہ اور عمرہ کسور اور یاس معروف سے شیرہ آوا تش پر پکا ہوا
 کہ او سے کاغذ کو با ہم وصل کرین لیس لام کسور اور یاس مہولہ اور مین معلوم ساکن سے
 چپ جکو لزویت کہ مین فصل سیم بالاسلہ دریا شہ کہ گلی مین پھین اور وہ دا

ہند میں کینچی پہاڑ بلور تیسرے کے کہ ہندو ہاتھ میں رکھیں اور اپنے معبودوں کے نام پڑھیں
 کہیں ہاتھ ٹون غنہ اور کاف فارسی سے فرق نہ کرنا طلب کرنا تاکہ ٹیکانوں
 مفتوح اور کاف تازی ساکن سے ایک تسمہ زیور کی ہے پانچ بعد الف اول کے باقی فانی
 ساکن پائیش کرنی ہے اسے حاصل بالمصدا یعنی پائیش مانگھی بعد الف کے نوں غنہ اور نیم ہکا
 مخلوط الہا اور یا جو غنہ و ف مفتوح مانوں برابر اور آئی باغبان مانڈا مان تک مانڈا
 برہم بستہ کہ شک ہو یا و اور او سکول طور پاچک کی بلور میں لیکن یہ نسبت پاچک کے شعل
 کم دیتا جو پائیش مونگا اور اردو زبان میں مینی اور دو کہ علیہ سوا مونگا کے مستقل ہے
 مانٹی وہ چیز کہ ہنگامش ہو مانٹا پیشانی مانٹا کوٹنا مانٹا پٹ پیشانی پر مارنا مانٹا
 میں مانٹا شکنا کلہ ثانی مانڈی ہندی مخلوط الہا اور نوں مفتوح اور کاف تازی مانکن سے
 کسی تضریب سو دین گند جانا اوس چیز کا سر سے کچھ اندیشہ و خطر ہو شکا کوئی شہر
 کسی سے کوئی بات نشی اور اوس کلام کے فحوا سے یہ معلوم کرے کہ یہ بات اہلی یا اسکے
 کسی قرابتی اور عزیز کے واسطے مضر ہے اور بعد اسکے وہ ہی ظہور میں آوے تو وہ کو کہ
 یسرا مانٹا او بیوقت ٹھنکا کاٹھا نہ جھانوں غنہ اور نیم تازی مخلوط الہا
 مع الف سے سو وہ کا پٹ کا کہ برج پنچت میں ملا کر کسی اور رنگین شے مثل سو وہ چم و غیر
 کے ساتھ رشتہ کاغذ باد پر پیشین تمکا تاسے ہندی ساکن اور کاف تازی مع الف
 سے خم مٹی خاک مشو سم کسور اور تاسے ہندی مخلوط الہا مضموم اور وا و معروف سے
 جانور معروف جسکو تو تاسکتے ہیں متحایم مفتوح اور تاسے ہندی مخلوط الہا مشدو
 مع الف سے اسپ کم رو متھی سم مضموم اور تاسے ہندی مخلوط الہا کسور اور یا معروف
 سے شست متحایم مضموم اور تاسے ہندی مخلوط الہا ساکن اور یا سے تختانی مع الف

دستہ چوبین تٹا فون کا کہ اوس سے روئی دشمنیں ستاس احتیاج بول ستا سا دھنجر
 کہ اوسکو احتیاج بول کی سخت ہوتا آئی وہ جگہ کہ شخص ہو واسطے بول ٹھوڑے کے ستاس
 میم کسواورتاس ہندی مخلوط الہام مع الالف سو شیرنی جو معنی حاصل بالمعدہ کہ
 جو ٹھوسا یہ مقصود اور تاس ہندی مخلوط الہا اور واسطے اور سین مہام الہا
 سے وہ شخص کہ سبب کسی فکر یا آزر دگی کے خاموش بیٹھا ہو اور کسی سے بات نہ کرنا ہو
 لیکن یہ اطفال کو اکثر کہتے ہیں مجھے نام ساز معروف کا اور وہ دوزنگولہ برنجی ہیں
 کہ ایک کو دوسرے پر مارتے ہیں تاکہ اوس سے آواز نکلی جھلا میم مقصود اور جیم تازی
 سا کن اور تاس ہوز مقصود اور نام مع الالف یا مع الہا سے دشوار ہو جانا کسی حال
 کا اور اسکو اکثر جھیللا بولتے ہیں ان دونوں لفظوں کو ایک سے دوسرے کا قلاب اور فریاد
 یا مختلف ہے پھر جیم مقصود اور جیم فارسی مخلوط الہا شدہ اور یہ مہام سا کن تو پشہ
 مچھلی ماہی اور وہ عقل جو بازو اور ساق میں ہیں پتھما ماہی اور بوسہ چان میم مقصود اور
 جیم مع الہا اور نون سا کن یہ وہ پتھما جھکونا پتھما پتھما مع جیم معروف اور سین پتھما
 جھکونا لگا کہتے ہیں محل باعتبار عرف کو آید ان امر اور مہامین اور معنی ان امر اور
 سلامین بھی استعمال کرتے ہیں اور یہ مجاز ہے محکمہ اور وہ ہوان کہ واسطے سکونت اور اولاد
 کے مقصود ہوا و تباہی چونکہ محل معنی زن کو مستعمل ہے جیو کہ گذرا پس محکمہ اور وہ ہوان کہ بی
 کے رہنے کا مکان ہوتا ہے عرفانہ عرفانہ نصیب اور میم مقصود اور وال مقصود اور
 و اساکین ستانیم جو گوشت کو اوش پر ہو پتھما ستانیم ہو وال ہندی مع الہا اور سین
 مع الالف سو مہام اس لفظ کے جبط حسو اب متعل ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تاسا ستانیم
 کے جو چیزیں چپہ یا چاودلی سر پر پیشین اور رسالہ لغات ہندی میں جو کھانا اور کھانا

حاصل یہ ہو کہ وہ کثیر اجود ستار پر پانچ زمین مرتبان ایک طرف ہو کہ اوچھین اکثر اخبار اور
 مر بار کثیر ہیں مگر ایسی نہیں ہوتی اور اس میں مہملہ مفہوم اور او مجہولہ اور ای ہنسیع الالاف
 وہ چیز کہ شکم میں بوقت دفع براز کو ہوسے اور یہ مہملہ پیش میں ہوتا ہے مہملہ مفہوم
 اور اسے مہملہ ساکن اور واؤ فتوح مع الہائے ایک گیارہ خوشبو اور تلخ مرگٹ پیچہ
 اور اسے مہملہ ساکن اور کاوت فایزہ غلوظ الہا مفتوح اور تاسی ہندی ساکن سے وہ زمین
 کہ اس جگہ مہملہ ہندون کا جلا یا باوسے تہہ رہتا اور پیر مرتد الہا مثلاً انشاء اللہ
 کاشعہ مہملہ شب مراقبہ میں یہ روئے نظر ایسے ہا لکون نے خوب میں ایکا
 سکھا یا استرا مہملہ وہ انعم کہ بجا پکنے اسی چیز کے محسوس ہو مثلاً اگر وامرہ او شہنامہ
 اور یعنی لطف اور لذت کے جو کسی اہل سے حاصل ہو مثلاً آج وہاں ہمارہ ہوا مزدور
 معروف متاوانہ سخت کہ اعضا پر ہو جاورہ او کو عربی میں ٹولول اور فاری میں
 شخکت میں ایسی ایک دوا ہے کہ دانتوں کو ملتے ہیں اور اسکی ملنے کی رسم عورتوں
 میں بہت ہے اور خصوصاً کہ عورت کہ سماکن ہو سو گھامیم مفتوح اور زمین مہملہ مفہوم
 اور او معروفہ اور اسے ہندی غلوظ الہا مع الالاف سے گوشت بین دندان
 ناکہ معروفہ کہ بسکون میں لگتے ہیں ست جوشہ شراب رکتا ہوستی عرف مال میں بھی
 نجیبہ جامع کے جو حیوانات کہ ہو اور حیوانات کی آب منی کو بھی بولتے ہیں اور
 بابت جو جنس و خست میں بھی ہے جیسے نسیب ہو او سپر بھی مستی کا اطلاق کرتے ہیں مسک
 پیشانی فیلستان یا جیہا نہ انما کو عارض ہوتی ہے مثل صر کہ کہ ہاتھ اور
 پاؤں میں آئینہ ہو جاتا ہے اور یعنی مرگٹ کو بھی متعلق ہے مثلاً گھوڑا سپ سیاہ رنگا
 شکم مفتوح سے معروف شگیزہ مشکا کو چاک مصالح اسباب کسی شے کو عموماً اور گل اور

نشت وغیرہ اسباب غارت کے خصوصاً مصداقست علاج کہ فی مطبع فرمان بردار مطلع
 پہا آشوغزل یا قتیق، وغیرہ کا مائع صاف ہو یعنی آسمان ہلال کے دیکھائی دیکھی ہو
 ابرو غبار سے خالی ہو شکار و شکار کہ دوپٹہ لہر لیا گیا ہو مغرور معروف و قلوب عاجز مغفل قہم
 مشور و خلیہ مردہ قہم مشعل سے کامیہ غم و اوجان نازی شدہ نشت کہ کسک و ہن یا اوغلا
 پیارین کی میہم غم و زکاف مشرور اور باسہ معروف نشت لیکن اسکا اطلاق تا غیر
 کر نیکی وقت کیا جاتا ہو کی لگائی نشت سے غم نہ کر آئی کا وقت کو یہ غم کی نکیا تا مثلاً اسکو
 نشت سے مارنا کا سیم مفتوح اور کاف مشرور مع الالف و غلہ حروف کی میہم مفتوح
 اور کاف مفتوح اور باسہ تھانی ساکن سے مثلاً ماری میہم مفتوح اور کاف تازی ساکن
 اور باسہ ہندی مسور و باسہ معروف سے غلبوت بلر غلبوت کلان کسب و زعفران
 جسکو ساکتے ہیں کھٹا ہاتھی قبل کلان کہ ستارہ قمار کھٹا ہو کاف و سیم مفتوح اور کاف
 تازی مفتوح اور و ساکن اور باسہ ہندی مع الالف سے مورچہ دراز یا کھٹا چڑ
 کھٹی گس مگر سیم مفتوح اور کاف فارسی مفتوح اور باسہ ہندی سے ننگ مگر چھوٹا کاف
 چوب ہوتی ہیں کہ پہلوان دونوں ہاتھ میں ایک گرد و سر کے گوش دیتی ہیں اور یہ ایک
 ورزش ہے پہلوانوں کی ملاپ حاصل بالمصدر ہوتی اور یہ عمل معنی صلح کے اور بعضی بھاتی
 ملاقات کی جرات کا شعور ملاپ کیونکہ ہود و تو کے دل قفس میں ہیں جنھوں کے بس
 میں ہیں ہم وہ پرانے بس میں ہیں ملاپ نافذ لاتی وہ پیر کہ شیر پر وقت گرم کر نیکی
 حجم جاوے تا یہ ایک قسم طعام کی ہو کہ روٹی کو ریزہ کر کے روغن اور شکر ملا کر ہاتھ
 سے ہین یہاں تک کہ باریک ہو جاوے تا مائی مٹی گل سرشوی مائی زن مامون مولانا
 پزندہ معروف جسکو صعو کہتے ہیں ہن دل اور یہ کمار انشا اللہ خان کا شعر ہے

پہنچے نہ جانتے نہ کمال میں کان کا موتی نہ یہ سن کمال کے بیٹھا ہے ہاستات میں سانپ +
 مندر مکان بدو و باشت فقر اسے بند کا بیٹے تیکہ مکان بدو و باشت فقر اسے ہلام کا
 مندر لے ایک قہر ہے وندار کی من منا و اند سیاہ رنگ این شخص شستے کلاں تیکہ گندہ
 میں آئینہ ہوتے ہیں سخن سیم مفتوح اور لون ساکن اور جیم تاری مفتوح اور لون ساکن
 سے دو اوی شکاک پس ہوئی کہ دانتوں پر ملین منتہریم مفتوح اور لون ساکن اور
 نامی فوقانی مفتوح اور اسے مملہ سے افسون من مانتی حسب لواء من مارا اپنی تیلین خبر
 منہ چہ ہے باز رکھنا منہ اسیم مفتوح اور لون منہ اور وال ہندی مخلوط الماع الالف سے
 وہ شایہ کہ زیام شاہی بین بڑے و بطور رسم کے نصب کریں اور اوڑاسکے نیچے
 سہوہ کے گی کرکین اور آنر و بین مہر و ہادی جمع ہو کر اون سہوہ کو پانی سے پر کر دے
 اور یہ بطور شاہان کے ہوتا ہوا و کچھ نقد بطریق اوس رسم کے کہ عرف میں اوستہ نہوتہ
 کہتے ہیں صاحب فائدہ کو یون منہ ہی یا مہر و قد سے مکان کو چک بطور گندہ کو گوند
 کی بود و باشت کے ساتھ نقص ہند و اعلہ معروف قوم معروف موسی شمع وہ شمع کہ موسم سے
 بنادین موت سیم منہ اور و اوس معروف و لول موند نا وال مہا سے بند کرنا شملہ انکھ کا
 موندنا اور کوثر کا موندنا اور گندہ کا موندنا بھی آیا ہے جیسے کہ فصل کاف تازی میں گندہ
 اور وال ہندی است تراشیدان ہوت فواد موس سر ہوا خواہ خیر اسکے موٹھا و او مہولہ اور
 تاسے فوقانی مخلوط الما سے ایک بیج کیا ہے سیاہ رنگ اور سخت اور منظر کہ ہوی خوش
 رنگی تو مونا و او مہولہ اور تا مہندی منہ ہوا و بطور نوک غلہ معروف کہ او سا چال
 کے ساتھ پکاتے ہیں اگر سلاک کو چال کے ہوا کا وین او اس مقام کو نوک پلا و کہتے
 ہیں اور انرا وال کو پلا وین کو پختہ ہی کہتے ہیں موٹھا و او مہولہ اور تا مہندی مخلوط

غلہ معروف تور طاؤس موسیٰ وہ سورخ کہ بن دیوارین کرین تاکہ آب سیف اور آب باران
 اوس راہ سے باہر نکلے سمجھ دہن اور چہرہ ہنجدہ مانگی مراد وہ چیز کہ اپنی طلب کے موافق
 حاصل ہوتی ہو سمجھ بولاجائی برادر خواندہ موٹھہ سیم مضموم اور واد معدودہ اور تار
 ہندی مخلوط الماس و ستہ کار و اور خنجر و تیغ وغیرہ کا اور دستہ ناف کو بھی کہتے ہیں اور
 ایک قسم سحر کی ہے کہ کسی ہلاک کرنے کے واسطے کرتے ہیں اور اوہ سحر دقتا وہ شخص ہلاک
 ہو جاتا ہے موج سیم مضموم اور واد مجہولہ اور حیم فارسی سا کو بن و قد صکر پستہ ہا ہنجر کما کسی
 صدمہ سے اس طرح کہ بولم اور رفتار سی مانع ہو موچنا ایک آلہ آئینی ہے کہ اوہ تیرت بال خنجرین
 او سکوعربی میں منقش کہتے ہیں موج پوست ہے سر کندہ کا کہ او سکوکوتہ کہ ریمان تاکہ میں
 موجی افسون محبت موکری وہ چوب کہ اوس سے دھوپنی کہتے ہیں کوئی کہی کرین موجی کشش
 مہر اسیم مفتوح اور ہای ہوز ساکن اور ہے مہار مع الالف سے کہا رجمانی خنیافت مہار
 وہ شخص کہ خنیافت میں آوے مہار ایک قسم جوشش کی ہے کہ جوانوں کو چہرہ پر ظاہر
 ہوتی ہے جیسا ایک قسم خوراک کی ہے مخصوص اسب مہار وہ ریمان کہ شتر وغیرہ کی رنگ
 میں ڈالین مہر سیم مفتوح اور ہای ہوز ساکن اور تارای فوقانی سے تار او تیکبر یہ مجاہد
 عورتوں کا ہر مین باریک اور ننگ مہر سی خنجر مہر سیم مفتوح اور یاس تختانی ساکن
 سے سوتیلی ماں یہ مخفف ماند کا ہے کہ وہ مخفف ہر مایندر بیدل ماند کا اور ماند مخفف
 ہر ماند رکا متکلی دانہ معروف کہ او سکی ہنری کو کہ شت کو ساتھ کھاتے ہیں میں بیل
 نام ہے ایک دوا کا سیاہی سرگین شتر و گو سفند وغیرہ میاں حاد بندہ سر زن کہ او سکوقح
 کہتے ہیں میڈک غوک میلا وہ جمیع کہ ہر طرح کی آدمی و ہاں جمع ہوں میان یا ستم تیغ وغیرہ
 کا میاں بی معلوم میان فصل لون ناک کان تازی سے بینی ناک کاف فارسی سے سیاہ

ناری سے ہندی سے بنف ناند نون غنہ سو تنار سفالین ناس ایک وار ویکہ او کو پیکہ
 سوختے ہیں اور اسکو ہلاس بھی کہتے ہیں ناس آنی وہ طرف کہ او میں ہلاس ٹھہیں نال
 وہ پوست کہ عورت کو شکم سے بچہ کے ساتھ باہر نکلی نالی وہ بچہ کہ زمین کو عرض میں بقدر بکینے
 بالشت اور طبل میں جہان تلک حاجت ہو کھودین تاکہ پانی پدرو وغیرہ کا اس
 راہ سے چلا جاوے تاکہ آب باران کہ بہت جمع ہو کر ایک سمت سے روان ہونا کا
 سرحد اور سوراخ سوزن نام سہم نامور مشہور نامی مثلہ نام ٹکٹا نامور ہونا کسی امر میں
 ہونا تخم درخت نیب بتاہ بسر کرنا کیلے ساتھ ساتھ تاس فوقانی مخلوط الہا سخلقہ
 زین یا سمین کہ عورتیں نال میں نہیں نہت نام ہندی سے ایک طائفہ جو مشہدوں
 میں سے جنگو دار باز کہتے ہیں بخت رستگاری خرد ناز عورتوں کا نامی نون مفتوح اور
 وال مہلہ شدہ اور یاسے تختانی معروف سو نہر کلان نرالا وہ کہ اوضاع اور اطوار اسکو
 سب سے ہون نہر جلا وہ برت کہ او میں تمام روز پانی نہیں اور یہ نزدیک ہونہ کہ
 مثل روزہ کو ہے نزدیک اہل اسلام کے نراس نامی رگ نسوت نام واد
 بمعنی خالص اور سفیش لیکن اس معنی میں اسکا اطلاق آب صافی کو سوا اور کہیں نہیں پایا گیا
 نشان علامت اور علم نشانچی علم بردار نشانہ وہ علامت کہ خاک تو وہ پر تیر مانے کے
 واسطے کرین نشانی وہ چیز کہ کسی سے کیسے پاس یادگار ہو نشانی کا چھلا وہ چھلا کہ معشوق
 عاشق کو واسطی یادگاری کے دیوے نشاستہ معروف نشتر معدون نشیب بستی نشانہ
 اصل میں معنی سکر کے ہے اور مجازاً بمعنی شراب کے مستعمل جیسے بولتے ہیں کہ اوشتہ نشاپیا
 نشہ باز شراب خوار نشہ پانی کرنا پینا سہنگ کا لغزور اصل معنی گروہ دوم کے ہون لیکن
 مستعمل معنی نوکر ذلیل مثل سائیں وغیرہ کے ہے نفا مثلہ اور اس لفظ میں نہایت تھک

انیسویں ساز معروف شل کرنا کی آس ہے کو چاک تر نفع سودنقاہہ کو س نقش معروض
 اور معنی تعویذ کی بھی متعلق ہے نقشہ صفحہ یا تختہ کہ اوپر مکانات کی صورت بھی ہوتا تھا
 وہ شخص کہ نقشہ مکانات اور صورت گل اور بوٹے کی بناوٹ تھائی حاصل بالصدقہ یعنی
 بنانا نقشہ اور گل اور بوٹے کا نقشہ ظروف کلی نقشہ دار نقاب رومی بندہ نصرہ سیم اور ایک
 رنگ ٹھوڑے کا نقشہ یا جو نسبت کو ساتھ وہ چیز کہ نصرہ سے بنی ہوئی ہو نقد مقابلہ
 کے اور اکثر معنی داماد کے استعمال کرتے ہیں لیکن ہستہ زمین سناٹا یا بے فصل لغت میں
 ایک جاوے دو نہری جاوے میں لپٹا نا اور ایک بات کو دوبارہ ذکر کرنا بجا ہے اور
 عورت میں بجا نہ جبہ اثنا و قص میں کچھ حکایت مذکور کرتے ہیں او سکو بھی نقل ہو
 ہیں نقل نقل کر دیا لاسنی اسی کے کہ پختگی نام ہی ایک دوا کا کہ جب او سکو سو گھیر تو
 چھٹک بہت آوے یا تل نون مفتوح اور کاف تازی ٹکسور اور یا ستہ جھولہ اور لام ساکن
 سے ایک چوب ہوتی ہے کہ شتر کی ناک میں کرتے ہیں ٹکسور نون مفتوح اور کاف تازی
 اور دوا معروض سے وہ شخص کہ او سکی ناک بینی ہو ٹکسور نون مفتوح اور کاف تازی
 ساکن اور بے موجدہ ٹکسور اور یا ستہ تھانی ساکن اور سین مہامہ مفتوح اور یا ستہ مہامہ ساکن
 سے ایک زیور ہے کہ او سکو عورتیں ناک میں بیتی ہیں ٹکسور اکلام طرہ امیرہ ناک چھکار کر
 ٹکسور تہان ٹکسور اور کاف فارسی مضبوط اور دوا جھولہ اور یا ستہ ہندی مع الاکت مرکب
 نون نفی اور لفظ گوڑی سے اور کوڑا یعنی گھنی کو پس ٹکسور او شخص کہ قارے عاجز ہو
 سوزا یعنی ہوا رشت اور محتاج کے استعمال کر کر دشاں کو محل میں طلاق کرنے کے ہیں لیکن
 سماد و عورتوں کا سوزا ٹکسور نام تھا وہ کہ ہوا رشت اور بے زن ہو گا سی اصل بالصدقہ
 ٹکسور معنی خروغ کو کھاج معروف کھاجی وہ عورت جو کہ کھاج میں آئی ہوئی ایک چہرہ

کی بیان تھی کہ یانی کے مدخل میں او سکون نصب کرتے ہیں مگر زبان چنی کہ جولا ہے اور
 سو لیتے ہیں مگر اوت عمدہ بابتہ پشین نماز معروف نمازی وہ شخص کہ مقید نماز کا ہو
 مگر ہٹا میا نہ نمونہ چہ اندک کہ ہمارے غلہ یا آشیاں کثیر میں سے پسند کیو اسکو کیو دیوں
 اور اگر دفتر تالیف انہما کر و فرستھا نون اول مفتوح اور نون ثانی شد و مخلوط الحاق
 مع الالف و خود نیشال خانہ پدرا و شد نون اول مفتوح اور نون ثانی ساکن اور
 بعضی کی زبان سے مفتوح سا گیا ہے یعنی خواہ شوہر کے نزدیک خواہ شوہر کا شوہر
 نہ وہ لغت کو چاک نورہ چونہ اور ہر تال کہ بال او کھاڑا کیو اسطے بلکہ رنگا وین
 نون مفتوح اور و او ساکن اور جیم تازی سے عورتیں خدا خواہستہ کہ بعضی میں اصل
 کرتی ہیں نوکر معروف نوچی جانا چاہیے کہ اس نواح میں اکثر زمان فاحشہ کی رسم یہ ہے کہ
 لکیر میں سول لکیر او کو فعل شیع پر حکم کرتی ہیں اور او کو جو کچھ اوس فعل شیع و حاصل
 ہو او کو اپنے تصرف اور قبضہ میں کہتی ہیں تو ان کثیر زون کو نوچی او ن فاحشہ عورت
 کی کہتے ہیں اور او کو نونیکہ نواسہ پسرختر نواز وہ چیز ہے کہ سو سے بنی جاتی ہے
 عرض میں بقدر سہ چہار انگشت او طول کی صد نہیں اور اوس سے چار پائی بنتے ہیں
 نون او وہ پیغام کہ مرد مبراوری کو ہنگامہ شادی میں شریک ہونیکے واسطے
 بچھین بوتہ وہ زر کہ تقریب شادی میں بطور رسم کے دیا جاوے نہور نون کسو
 اور ہا ہی ہوز مضموم اور و او مہولہ اور رب معلہ مع الالف نماز اور تہ نون مضموم
 اور کلف نون ساکن سے ناخن لیکن روزمرہ حال میں تہوک الاستعمال سے نہ نون مضموم اور
 ہا و مفتوح اور رب معلہ ساکن اور نون مع الالف و آہ ناخن تراشی کا نہالی بستر منہ و ارستہ
 کسو اور ہا و مفتوح اور تازی نونانی شد و مع الالف سے وہ شخص کہ اس کے ہاتھ میں ہتھیار ہو

شہر نانوں کسور اور بے مقصود اور رہے بشدی ساکن اور نون مع اللہ سے بھگتا لغیم
 ہونا کسی چیز کی واسطے مثلا ایک آگ ہے آہنی محارون کا کہ اوس سے دیوار بچ گئی گوشتی میں
 اور یہ اگرچہ شکل کرنی کے ہیں لیکن اوس سے کوچکے نہایت خسل کرنا نہایت خسل کرنا نہایت
 وہ دانہ شب کا بچا ہوا صبح کو گھوڑی کو بکلا دین اور ایک قسم سالن کی ہے کہ اوس کو باپ
 بچا کر صبح کے وقت بیچ کرتے ہیں بچا پستیح قوم مردم ارازل قییب درخت معروف
 کہ اوس کے ٹکڑے کو بولی کہتے ہیں ظاہر ایسا ہے تختانی اور بے موجدہ کی بیچ میں بھی نون ہے
 کسواسطے کہ اس لفظ کو نیم میم کے ساتھ بھی آتا ہے حال کرتے ہیں اور بجائے ہا موجدہ
 کے میم کا لانا وہین ہوتا ہے کہ نون اور بے موجدہ مقدار ہون چھبے شب اور خم
 اور کتب اور کم اور نب اور دم اور اہلی اور اعلیٰ اور اشالی انکی پس خواہ یون کہیں
 کہ میم بے موجدہ اور نون و نون کے عوض میں ہے یا میم کے ساتھ نون حذف ہو گیا
 ہے واللہ اعلم بالصواب نیو نون کسور اور بے تختانی اور واو ساکن ہے بنیاد دیو
 نیلا کہو درنگ نیلا تھو تھو طوطیا ہے نیز نیو لا یا سو نیو نون کسور اور بے موجدہ
 ہے ساکن سے نجات عیسیٰ مفصل واو واری جانا یعنی صدقہ جانا وارثہ
 شخص کہ میراث کی لپی اور اردو میں معنی ہوتا ہے اور یہ دیکھ کر کہ سہی مستعمل ہے اور
 عورتین شوہر کو بھی وارث کہتی ہیں واری نیو نون و نون نکوان کے اخیر میں ہا
 ایسے عمل میں استعمال کرتے ہیں کہ کسی مفاس کو مال کثیر کے ہاتھ لگنے سے فراغت اور قول
 ہو جاوے اور یہ لفظ ہونے کے ساتھ مستعمل ہے مثلا اتبوا اسکے وارے نیارے ہو گئے
 و آخر شا ہونا کسی سے سلوک کرنا یہ لفظ مستعمل عوام کا ہے چنانچہ کہتے ہیں وہ ہے اسٹا
 سواغشی ہے کچھ سلوک نہ کیا واسطی فلم وہ فلم جو محرابی وسط سے ہو و با مرگ عام کہ سب

فساد ہو اگی ہو تو روا و مفتوح اور راسے مملہ ساکن سے غالب مثلاً وہ اوس پر وری یعنی
 غالب وراثت میراث کا حاصل ہونا و برق کاغذ بقدر معین کہ وہ آٹھواں حصہ ہوتا
 جزو کتاب کا ورقہ مثلاً ورم موجن وزن اصل میں یعنی تولیے کے ہر اور عرف حلیہ
 یعنی اوس گرائیکے ہے کہ بر تولیے کے معلوم ہو جاتی ہے مثلاً اوس چیز کا دس سیہ کا وزن
 ہو اور یعنی مطلق گرائی کے مثلاً اوس چیز کا بڑا وزن ہے ورنی چیز گرائی وزن و زیر
 وہ کہ خدمت و ارات رکھتا ہو وسیلہ دست آویز وصال ملاقات اور مجازاً یعنی موت
 کے بھی مستعمل ہے جیسے اس شو مشہور میں سے لوگ مر نیکی بھی کہتے ہیں وصال + یہ اگر
 سچ ہے تو مر جاتے ہیں ہم + وعدہ معروف وعدہ وعید اگرچہ وعید وعدہ کی ہر کہین
 عرف میں یہ دونوں لفظ مرکب ہو کر یعنی وعدہ کے مستعمل ہو گئے ہیں مثلاً اوسے ہے
 بہت وعدہ وعید کہتے تھے لیکن کچھ ظہور میں نہ آیا وفات مرگ وقفہ ٹھہرنا یا کا شرف
 ولایت ایک مانگی کا وقفہ ہے + یعنی آگے چلنے کے + وقر یعنی عزت اور آبرو
 کی مستعمل ہے و قار مثلاً وقت معروف وکالت ضامن ہونا وکیل و شخص کہ او کو کام
 سونپا جاوے وکالت نامہ اصطلاح اہل عدالت انگریزی میں وہ لکھتے ہوتے کہ وکیل کو
 لکھ کر حوالہ کریں یا میں مضمون کہ ہم نے اس شخص کو اپنا وکیل کیا اس کا اختہ پروا ختم ہوا
 ساختہ پروا ختم ہے وکالت نامہ تصدیق ہونا وکالت نامہ پروا ختم حاکم کی لکھ جانے والی
 لغت میں نزدیک اور معنی اوس شخص کے کہ قربت اور نزدیکی خدا کی رکھتا ہو مستعمل ولایت
 بکسر اول حاکم شہن اور مجازاً اصل حکومت اور مطلق اقلیم کے معنی میں مستعمل ہو گیا مثلاً
 ولایت ہند اور ولایت فارس و ایسا واد مفتوح اور یا تھتانی ساکن اور میں مملہ
 مع اللہ سے یعنی یہاں ملور و تیل آن مثلاً یہ کاغذ ویسا نہیں یعنی اوس کاغذ معلوم کہ

مثل ہندین فصل با آملر تاسف آرمائل گل اور حاصل بالمعدر اور امر ہارنے سی جو تہمہ
 باختن کا پیر ہاتھی فیل لانتی دانت، دندان فیل جسکو علاج کہتے ہیں ہانپنا ضعف اور ناطق
 یا بہ سبب گرانی بار اور مشقت کے بار بار سانس لینا ہاتھی دانت کا چوڑا و تیارہ علاج ہا
 تاسف فوقانی سے دست ہاٹ تاس ہندی سی و کان بالون نامہ ودا ہاتھ پائی جنگ شت
 و لکہ باہم اور کبھی اوس لکہ وشت پر جو ایک جانب سی ہو بھی اطلاق کرتے ہیں انشاء اللہ خان
 کا شعر ہے ہاتھ پائی نہولی کچھ ایسی کہ پیر + اوکی ادنگی کی چڑھ گئی چٹ نس بد کسواسطے
 کہ عشوق کی طرف سے یہ امر وقوع میں آسکتا ہے نہ عاشق کی طرف سے سہا اپنا مال دوسرے کو
 بخش دینا سہا تاسہا کے دست آویز ہندی فیل ماوہ ہتھیار سلاح ہتا ہاے مفتوح اور
 تاسف فوقانی مشدع الالف سے وہ چوب کہ او سکوا تھہ میں پکڑ کر آسیا کو گر دشن دیون
 ہت آرمی حلقہ آہنی کہ گنگارون کے ماتھہ میں پہناوین اور رسالہ لغات ہندی میں
 لکھا ہے کہ ایک چوب سی سوراخ دار کہ گنگارون کے ماتھہ میں پہناتے ہیں ہتا چوری ایک
 رقص ہے کہ ہاٹ ایک دوسرے کا پکڑ کر رقص کرتے ہیں ہتھری ہی مشتوح اور ہا ہندی
 ساکن اور راس ہندی سکسور اور بابے معروف سے ایک بازیچہ ہتھو میں لڑکیوں
 کے کہ شکل گھڑی ہوتا ہے اور اوہ میں والان اور کو تھری بناتے ہیں ہتھوڑا ایک آلہ ہے
 آہنگرون کا یعنی تپک ہتھال ایک قسم ہے ہا ووق کی ہٹ تال تاسے اول ہندی یعنی
 وکانون کو فصل لگا دینا تاکہ خرید و فروخت کیچہ ہو اور یہ امر وکاندار وقت نظم اور فریاد
 کے کرتے ہیں ہتھو کیسی کو بڑا کہنا نظم میں اور مطلق بڑا کہنا بھی ہجوم اثر و حام کے معنی
 مستقل ہے ہتھو فواق ہتھہ اور عرف حال میں وہ زور و لباس کہ اوستاد کو بطریق تھہ
 اور ناز کے دیون جب لڑکا کلام اللہ ختم کرے ہا ریت راہ نمائی اور راہ راست پکڑنی

ہریان ہیودہ گوئی ہر فل ہاے مفتوح اور رہے مہما مفتوح اور واد ساکن اور لام
 ساکن سے مقدّمہ اجمیش یعنی پیش آہنگ لشکر ہر دل عزیز وہ کہ ہر شخص او کو عزیز کے
 ہر یعنی کہ وقت شناسا یہ امر ہرگز نہ ہوگا یعنی کی وقت نہ ہوگا ہر اس خوف ہر کارہ وہ شخص
 کہ خط پہنچانے کے واسطے نوکر ہوا وریہ معنی باعتبار روزمرہ حال کے ہر والا اصل میں
 ہر کارہ وہ ہی کہ ہر کار میں نظر آوے ہر تال رہے ہندی سے زرنج ہر ہاے مفتوح اور
 اور رہے ہندی مفتوح اور باے فارسی ساکن سے بغیر چاہی نگل جانا نوالہ کا ہر پایا یو
 فارسی مشرق الالف سے مشابہ ہر رہے ہندی سے بلبل ہزار عدد الف ہزار و ہستان
 بلبل ہستی بود مقابل نیستی کے جو بمعنی نابود کے ہر ہستی ہاے مفتوح اور میں مہما ساکن
 اور تے فوتانی ساکن اور نون کسور اور یاے شمتانی معروف سے ایک قسم ہر قسم
 چارگانہ عورت کی سی یعنی بدستنی چترنی شکستنی ہستی اور ہستی وہ ہے کہ اپنے حسن کے
 نور میں کیسی طرف خیال نہ کرے اور نشہ حسن سے مثل ہاتھی کے جو ہستی طے ہستیا مخف
 ہر شیار کا یعنی صاحب ہوش ہشت ہاے مفہوم اور شین معجب ساکن سے ایک کلہ ہے کہ کے
 روع اور ٹالنے کے واسطے کہتے ہیں ہشت ہشت یعنی کہ ہشت کہنا اور مگنا مارنا ہشت
 کسرہ اول سے ایک کلہ ہے کہ بتقریر کے واسطے کہتے ہیں اور شاید کہ روع کے واسطے ہو
 شلا ہشت کیا کہتا ہے مطلب اس سے یہ ہے کہ ہر زہ گوئی نگر ہضم یعنی گواریدن طعام کے
 ہاے مفتوح اور کاف تازی ساکن اور لام مع الالف سے وہ کہ رگ رگ کرتا
 ہاے کٹاکاف فارسی سے براز کرنا ہگن ہستی کلہ ثانی تہاے ہندی مشدہ کسور اور
 اور وں سے یہ دونوں کلہ مرکب کثرت سے براز کر کے معنی میں متصل ہیں ہاے مرکب ہر
 ان کے دو مخف ہر کا ہر اور ہشت مخف ہاٹ سے کہ معنی دکان کے ہر اور یاے نسبت سے چونکہ

دکان میں اسباب کثرت سے ہوتا ہے اور براز کرنے میں بھی کثرت واقع ہوتی ہے گویا کہ اس امر کی دکان لگائی ہے گھوڑا باغ مفتوح اور کافی نازی مضبوط اور اوچھولہ اور راکھ ہندی ^{الاف} سے وہ کہ بہت براز کرے بل ایک چوب ستریز ہے کشتکاروں کی کہ اس سے زمین کو دانہ پاشی کیوں سٹے کھودے ہیں بل چوتھا چوب مذکور گاؤں کے کندھے پر رکھ کر بیل کو چلانا تاکہ اس چوب کی نوک سے وقت حرکت کے زمین گھبراوے ہندی زرد چوب ہلکا ہندی اور لام مشد اور ہلکا ساکن سے شور و غوغا کہ کوئی کیسی بات فنی اور ایک دوسری پر گرسے نالاس تاکہ خوشک سودہ کہ اسکو ناک میں رکھ کر دم اوپر کو لیوین تاکہ دماغ کو چھڑکے ہلاس سنگھو ہلاس کوناک میں رکھ کر اچھا کام لینا دماغ فنی چھڑکے کیوں سنگھو ہلاس چھڑکے ہیکہ عین ہنگامہ عروسی میں کرتے ہیں اور اسوقت حلو پوری تقسیم ہوتی ہے کہ حریف پر جو دم دفعہ جا پڑنا ہل دھون نام مضبوط اور دونوں لام ساکن سے نام ہو ایک روئیدگی کا کہ اس برگ میں بدبو بہت ہوتی ہے جو ہم ضعیف ہما ہی انانیت ہما نام طائر معدوت کہ اس کے پر کا سایہ اثر نیک تھا جو ہم جوئی و ذرن خور و سال کہ دوسری زن خور و سال کے ساتھ کھیلنے میں اکثر شریک رہو بہت قعد ہندی ہندکار رہنے والا ہندو شلہ لیکن بحسب شغال تنا فرق ہے کہ ہندی اہل اسلام پر کہ اس ملک کے رہنے والے ہیں بھی اطلاق کیا جاتا ہے چنانچہ ہندو کہ بہت پرستان ہند کے سوا اور کسی پر اطلاق اسکا درست نہیں ہندو کہ گوارہ ہندو کا نوشتہ ایک سامہو کار کہ اس دست آویز سے زرد و سرے سامہو کار سے کسی اور شہر میں وصول کریں بعد اسکے کہ زراٹا اس شہر میں وصول کرنے کے واسطے سامہو اول کو سپرد کریں جس میں ایک قسم ہے زرد و گون کی اور مشہور یہ ہے کہ وہاں آسمان سے برساتا تھا ہنگارا ای مضبوط اور نون ساکن اور کافی نازی مع الاف اور ہلکا ہلکا مع الاف سے آواز

کہ وقت افسانہ سننے کے افسانہ گو کی تسلی کی واسطے کریں تاکہ وہ جانے کہ یہ افسانہ سننا ہی
 سونین کیا پہلی جشن معروف کہاد پچا گن بین ہندوستان میں متعارف اور ہندو اوس
 جشن میں عید اور نکال ایک دہے پر چھڑکتے ہیں اور رنگ ایک دوسرے پر ڈالتے ہیں
 ہر مکان میں مکان کہ آتش کوئی آبی نہ ہو اور اس سے بے بیب نہ ہونے آبادی کے وحشت پیدا ہو
 بیت وحشت محل یا سے تہستانی یاد ہند فراموش کی یاد فراموش ایک گرو
 ہے اطفال میں کیا ایک ایک کا دوسرے کو کچھ چیز دے اگر اوسے یاد کا لفظ کہہ دیا نہ
 والی لڑکا دینے والا کہہ نہ فراموش پس اوس دوسرے کو جو کچھ بطریق کر دے
 معین کیا جو دنیا آویٹا یا راہ دگارا اور آبتنا یا رہی مدد گاری اور آبتنا کی یاد
 مدد گاری اس نامی بی کی بے مثل اور تنہا گانہ بے مثل یں پہلوان یونان کے مضموم
 اور واو ہولہ اور یونان سے یعنی اس طرح یہ اسم اشارہ واسطے قریب ہے

باب چوتھا امثال میں

معلوم کیا چاہیے کہ اس باب میں جو مثل کہ معنی اوسکے ظاہر اور قابل توجہ کہ کہنے کو
 کہہ کر قلم کو تصدیق اظہار معنی کا ہونگا اور باقی کے معنی بھی لکھ دیے جا دیں گے
فصل اول اپنے منہ سے بیان ٹھوایے شخص کے حق میں کہتے ہیں کہ اپنی افریق
 آپ کروا نہا ہائے ریوڑی پھر اپنے ہی کو دے ایسی جگہ ہوتی ہیں کہ کوئی شخص تقسیم نہیں
 یا طعام وغیرہ یا کسی اور امر میں خویش و آشتی کی حمایت زیادہ کرے اپنی ٹانگ کھوے اور
 آپ ہی لاجون مرے یعنی اپنے عیب سے آپ منفعل ہو دے پناہ رکھ پرایا چکھ اپنا بھلا
 کل کو سہل دے ادھر کاٹے او دھر اولٹ جاوے یہ ایسی کے حق میں کہتے ہیں کہ بدی

اور آزار پہنچا دے اور بروقت شکایت کے فوراً انکار کر جاوے ایک مچھلی سارے
 جل کو گنداکرتے + اولٹے چور کو تو ال کو ڈانڈے + آدھی کو چھوڑ ساری کو دڑے
 آدھی رہتے نہ ساری + یہ ایسی محل میں بولتے ہیں کہ کوئی شخص مشاہرہ قلیل کہیں نہ لڑے
 اور زیادہ مشاہرہ کی طبع میں اوس نوکری کو چھوڑ کر کہیں اور جاوے اور کاسیاب نہو
 آگ کھائے انگارے ہکے یعنی جیسا کریگا ویسا پاویگا + آپ سے آدے تو آنے دے + یہ
 ایسے محل میں بولتے ہیں کہ کوئی شخص اگرچہ کیسے مال پر نظر نہ رکھے اور نہ چاہے کہ کسی کا سبب
 خود غضب کرے لیکن اگر بے محنت اور بے مشقت بجاوے تو سچوڑے اور اسکا ایک قشہ
 اس طرح مشہور ہے کہ کسی قاضی کی بی بی نے قاضی کی غیبت میں کیسی مرغی کو فوج کر کے پکایا
 جب قاضی گھر میں آیا تو کہا یہ مال حرام ہے اسکی بی بی نے کہا اتنو ہنے پکایا اور اگر کو
 پھینک دیں تو ہمارا گھی اور مصالح خراب جاویگا قاضی نے کہا کہ خیر جو نگاہ پانی اور مصالح
 اور گھی ہمارے گھر کا ہے ہم بجز شوربا کے اور کچھ نہ لیں گے جسوقت پک چکی اور اوسکی کیر
 نے دیکھ کر چھلکا کر چاہا کہ شوربا فقط پیالے میں ڈال دے ناگاہ پانچ چار بوشیان بھی پیالہ
 میں گر پڑیں کینز نے چاہا کہ بوشیوں کو اوٹھا کر دیگی میں رکھ دے قاضی نے کہا کیا کرتی
 ہے آپ سے آدے تو آنے دے + ایتھر کے گھر تیر باہر باندھوں کہ جھیر + ایتیر جھنی ایتیر
 کے سو اور یہ ایسی کے حق میں کہتے ہیں کہ تھوڑی چیز پر بہت اتراوے + اندھوں میں
 کانٹا راجا محل احتمال اسکا ظاہر ہے + اشرفیان لوٹیں اور کوٹھانوں پر مہر + ایسی کے
 حق میں کہتے ہیں کہ اوسکو کلیات امور پر نظر نہوا اور خبر نیات میں تنگ چشمی اور کم جھلکی کر
 آدھی جاوے یا سنجہ بڑھیا پیٹ سو نہی + یہ ایسے محل میں کہتے ہیں کہ کوئی شخص انبی علیہ
 سے باوجود موانع کے باز رہے + اول طعام بعدہ کلام + اول خویش بعدہ درویش +

آپ ائمہ بر خاست + آب ندیدہ موزہ کشیدہ + ایسی جگہ ہوتے ہیں کہ کوئی انسان نہ
 ہو وقوع میں نہ آیا ہو اور نقطہ احتمال وقوع سے اوسکی تدبیر میں مصروف ہو جاوے
 اندیش کی داد نہ فریاد + آم کھانے یا پینے گنتے + اور محض پونجی ختمون کھانے، اپنے دجی کو
 کون کھانا کتنا سیرینی اپنی پیہر کو کوئی بڑا نہیں کتنا + ایک خطا و خطا تیسری خطا و
 خطا + آپ سولے جگہ پر تو یہ تو معنی قیاست کو یعنی جب آپ سرگئے تو گو یا سارا عالم
 گر گیا + آسمان کا تھو کا ایت سمجھ کر کرتے + یعنی اپنے سے بزرگ کی اہانت اپنی اور پر جاہ
 ہوتی ہو یا سرکاری ولد جانی یہ ایک عبارت معین ہے کہ عوام شب لویاں میں اپنے گھر سے
 جس وقت شاگ باہر سمجھتے ہیں اور یہ الفاظ کہتے ہیں اور اسکو شکون نیک سمجھتے ہیں کھا
 اقتداء یہ ہے کہ ہمارے گھر کے اثر سے دولت آویگی اور اب فرمہ میں احتمال اسکا ایسی
 محل میں ہو گیا ہو کہ کسی کی قدم کی برکت سے تمام نحوست زائل ہو جاوے اور جب ہمارے
 درختے آہر تب جاتا ہے کہ مجھ سے بھی بڑا ہے یعنی جب کوئی اپنے سے زیادہ کوہد کھتا ہے تب اپنی پگھلنے
 سمجھتا ہے والا آپ کو بجاے خود بزرگ جانا کرنا ہو آگے دوڑ بھیچے چڑھنا ظاہر ہو کر کہ ہم
 فارسی مفتوح اور وادساکن اور ہندی سے متعل ہے اصل میں چھوڑیم فارسی
 معلوم مخلوطا سے تھا یعنی سبق آگے پڑتا باوہی اور خواہد گی کی خبر نہ کہے کہ یاد ہے
 یا از سوش اولتی کا پانی گری ہو چایا + یعنی معاملہ بالعکس کیا + اندیش کے آگے روکو
 اپنی انگلیں کو روک + یعنی ناقہ ردان کے آگے اظہار نہ سوازیان کی کچھ اندیش نہ
 اور کجی دکان پھیکا پکوان یہ ایسے عمل میں استعمال کرتے ہیں کہ کسی نام آور سے فائدہ
 مند حاصل نہ ہو + اچھی پکڑتے ہو چپا پکڑا + یہ ایسی جگہ استعمال کرتے ہیں کہ کسی کو تھوڑا
 سارا دیوین اور بعد اوسکے وہ تکلف والا لیا طاق دیوے + انھوں کے اندیش نام نہین سکھ

معنی اس کو ظاہر ہیں۔ آداب آگاہ چو پاری رسولی یعنی مقدر کم اور لاف و گداز اور شیخی بہت
اونٹ کے منجھ میں زیر آدایسی جگہ بولتے ہیں کہ کسی شخص کو ضرورت ہو زیادہ کی اور
حاصل ہو کم یعنی یہ چیز جو حاصل ہوئی اور سکی نسبت ایسی کم ہے جیسے اونٹ کے
منجھ میں زیرہ کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ اندر سے کو کیا چاہیے دو آنکھ میں یعنی محتاج کو وہ
چیز چاہیے جس سے رفع حاجت ہو جاوے۔ آگ لگنا جھوٹا راجہ کلی سول یعنی جس مقام
سے کسی چیز کے بچنے کی توقع نہ ہو جو کچھ بات لگ جاے غنیمت ہے فصل سے موصوہ
بیگانہ کاسر پیسیری کے برابر یہ نسل دو محل میں سنی گئی ہے ایک اوس جگہ کہ کوئی کسی
کے سر کی قسم چھوٹی کھاوے اور دوسرے اس جگہ کہ کسی غیر کے مال کے تلف ہونیکاٹھا
کرے۔ نعل میں لڑکا شہر میں دھندھورا۔ یہ ایسی محل میں بولتے ہیں کہ اپنی چیز اپنے
پاس ہو اور گم ہونے کے احتمال سے بچا جائے تلاش کیا وے۔ بدلی میں دن ویسی پھوڑ پھوڑ
ویسی یعنی دکھائی دے یہ تبدیل ہو دیکھو کا کاف اسکا میں سے بدل گیا ہے۔ یہ ایسی محل میں
بولتے ہیں کہ کوئی شخص اس احتمال میں ہے کہ کام کا وقت نہیں آیا اور حال یہ کہ او غفلت
میں وقت کا لگا دیا جاوے۔ بھیک کے ٹکڑے اور بازار میں دکار۔ ایسی محل میں استعمال
کرتے ہیں کہ کوئی شخص بسر اوقات کسی کے طفیل میں کرے اور غیر زمین اپنا کروڑ ظاہر کرے
بن مانگے موٹی ملیں اور مانگے مار نہ بھیک۔ محل استعمال ظاہر ہے۔ بانس سے بانس کھانے اور
مالاجی کی ملاجی کی یعنی کام بھی کیا اور تعدی اور ستم او سپر فرید ہوا۔ برس دن میں شیخی اور
سوم کا لیکھا برابہر ہو رہتا ہے۔ حاصل اسکا مستغنی بیان سے ہو۔ باسن جیجی ہوتا ہے یعنی
جب مطلب حاصل ہو جیجی بلڈے۔ بیابانی بیٹی کا گھر رکھنا ہاتھی کا باندھنا۔ یعنی دختر کو لہجہ
کستنائی کے بسبب کثرت مصروف اوسکے کے ایسا دشوار ہے جیسے ہاتھی کا گھر باندھنا۔ بیابانی

اپنی بڑوسن و اصل یعنی چونکہ دھڑلہ کتھالی کے اپنے غیر کے اختیار میں پڑ جاتی ہے اسکا
 اپنے ان اور باپ کو گھرا کر آنا مثل ہمسا کے عاریت ہو باپ نہ ماری پڑی اور بیٹا نہ
 ایسی محل میں کتھن کہ ایک شخص ایسے کام کی جرات کرے کہ اس کے خویش و تبار میں
 سے کسی نے اس کام کی جرات نہ کری ہو بلکہ جی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا یہ جب ہوتا
 ہیں کہ وہ اس کے اوپر دست رس نہو اور اسکا حصول متغیر ہو جب تقدیر انجام
 ہو جاوے مگر جو کئی مان کب تک غیر مناسوگی یعنی جو آفت کہ مقدر ہے اس سے جو جلد اور
 ہمارے سے بچنا کیے وہ آفت ایک نہ ایک آنیگی بلکہ جی کے خواب میں چھپے یعنی شخص
 جس کام اور پیشہ کا ہوا اسکو خواب میں بھی وہی نظر آتا ہے بن مانگے مان بچے کو دور
 بھی نہیں دیتی اس کے معنی مستغنی ہو بیان سے بجات چھوڑا ہے سات نہیں چھوڑا
 ظاہر ہے و چھپ پڑی وہ سونا جس سے ٹوٹے کان یعنی وہ خیر کہ ایک گونہ اس سے
 فائدہ ہو اور ضرر اسکا اس فائدہ سے زیادہ ہو تو اس چیز سے دست بردار ہونا چاہیے
 جیسے زندہ زیور اس کا نہایت گوش ہو لیکن جب اس کے بوجھ سے کان ہی ٹوٹ جاوے
 تو اس زیور سے دست بردار ہونا چاہیے بچی کی یا نوپائے ہی میں دیکھو جاتے ہیں
 یعنی مچھڑ کا انجام کچھ ابتدا ہی میں معلوم ہو جاتا ہے بھوکا جو روٹیچے اور راجا کے اوڈھا
 لون یہ ایسی محل میں بولتے ہیں کہ مثلاً کوئی شخص اضطراب میں اپنا ایسا سباب
 کہ اسکو بہت عزیز ہو فروخت کرے اور لینے والا سبب استغنا کے اسکی قیمت دینے
 میں قائل کرے یا اضطراب میں ایسا کام کرے کہ اختیار میں اسکو سبب کسٹران
 کے گھرا کر دوسرا اوپر کچھ گاہ اور التفات نہ کرے بلکہ جی منہو ماسیہ وہاں
 بستے ہیں کہ مرد میرا نہ سال ایسی حرکت کرے کہ لائق جو انون کے ہو بخشش بلانی

میں لکھ دو رہو کہ جو ننگا + یہ ایسی عمل میں بولتے ہیں کہ کوئی شخص نظم کسی سے کمال
 التفات اور تفقہات کی سابعہ پیش آوے اور منظور یہ ہو کہ از روی فریب کے اسے برائی
 کہے اس کا قصہ مشہور ہو کہ ایک گریہ بسبب غصہ پیری کی شکار کر نہ سکتی تھی اور نہ اپنے تین
 بہت ناتوان اور سبکین ظاہر کر کے جانوروں کے ساتھ محبت کرنی شروع کی اور کہا کہ
 اب میں کچھ حرکات سابقہ بالکل ترک کیں اب تم مجھے کچھ خوف نہ کرو اور جب وہ جانور
 اس کے فریب میں آجاتی تو انگو اکھلا بجا کر کھالتی ایک روز ایک کبوتر بھی اس کے فریب
 میں آکر اکھلا اس کے ساتھ ہو لیا وہ اسے طرح پیش آئی کبوتر بہر صورت اس سے زندہ
 رہ گیا لیکن دم اس کی گریہ کے منہ میں آکر ٹوٹ گئی دوسرے دن گریہ نے اس کبوتر کو
 دیکھ بھڑکی تعلق شروع کیا اور چاہا کہ پھر اسی دام فریب میں پھنسا یا جا ہی تب کبوتر نے
 یہ عبارت مذکور کہی ہل نہ کوو ا کو دی گون + یہ ایسی عمل میں بولتے ہیں کہ جو شخص
 ایک کام کے سزاوار ہے وہ تو اس کام میں جرات نہ کرے اور جو شخص اس کی نسبت
 کمتر ہو اور اس کام کے لائق نہ ہو اس پر مستعد ہو جاوے + بھالتے چوری لنگوئی
 کافی ہے + یہ وہاں بولتے ہیں کہ کوئی مرد پیرا نہ سال یا دن پیرا یا لباس پہنے کہ
 لائق جو ان کے ہو + بارہ برس وہی میں رہے اور بھلا چھوٹا ننگا + یعنی اکثر محبت
 اچھون کی نصیب ہوئی لیکن کچھ لیاقت پیدا نہ ہوئی + باسی رہے نہ گنا گناے + یہ
 مستثنیٰ از بیان ہے + بیکانہ بروی آزاد کرتا ہے + یہ جب ہوتے ہیں کہ کوئی مال غیر کو کسی کو
 اپنے نام سے دیوی فصل باہمی فارسی پکائی تھی کھیر قسمت سے دیا ہو گیا + یعنی حسن
 اور تدبیر سے کام اچھا شروع کیا تھا لیکن تقدیر سے اس کا سرانجام سب سے خواہ خواہ
 پانچ کمال پر اپت جاسے + ظاہر ہے + پاس رہے جانے یا بادشاہ چلو + یعنی نیک و بد کسی کا

جب معلوم ہوتا ہے کہ یا وہ پاس ہے یا سفر میں شریک ہو یا پانی پیکر ذات کیا ہو چھٹی
یعنی جب ایک کام کر بیٹھے بعد کرنے کے اوپر نیک و بد کو پوچھنا بجا نہ ہے کہ واسطے
کہ ہر کام کے نیک و بد کو اول دریافت کرنا چاہیے مبنی اس شل کا اوپر رسوم ہنود کے
ہے اور اس کا مقصد یوں مشہور ہے کہ کوئی برہمن راہ میں نشہ نہ جاتا تھا جب ایک کو لوہا پر
پہنچا تو ان ایک شخص پانی پیتا تھا اور اسے برہمن کو پانی طلب کیا اور پانی کا لکڑا سکولیا
تھارا وہ شخص قوم کو بھی دیتا تھا کہ ایک طالب علم جو لاسیکا ہندو سے اور شرفاء ہندو افکو
ماٹھ سے اکل و شرب میں بہت احتراز کرتے ہیں اور برہمن کو اسکی ذات کا علاج معلوم
تھا اور پانی پیکر پوچھا کہ تیری ذات کیلئے ہے اور اپنی ذات ظاہر کر دی یہ اسوقت
بہت نامہ ہوا لیکن چارہ کیا تھا ناچار یہ برہمن اس حرکت کی سبب سے اپنی قوم کو خارج
ہو گیا پھر برہمن فارسی پیمپت تیل منظر ہے۔ پشمون کے مونڈنے سے مروی نہیں ہوئے
یہ وہاں بونہوین کہ کسی شخص کو سبب کثرت معارف کی بہت خفیت احوال ہو اور وہ تخفیف کو
ایسی ایک سرخرو میں کمی کرے کہ وہ تخفیف تلافی اسکا لکڑی کے اسکا ایک قصہ مشہور ہے
کسی کا جنازہ ایسا بھاری تھا کہ لوگ اس کے اوٹھانے سے عاجز ہو ایک نادان نے یہ کہا کہ اس کے
موتے نہ ہارند وادوتا کہ اسکی گرائیمین تخفیف ہو جاوے خلق اس بات سے ہنسی کہ اس سے
کیا تخفیف مشہور ہو پڑے نہ لکھئے نام محمد فاضل منظر ہے۔ پیران نہیں پرند مریدان کے برائے
ظاہر ہے۔ پھیون پھیون تالاب بھر تار۔ یعنی اندک اندک ذخیرہ کرنے سے مال کثیر
جمع ہوتا ہے۔ فصل تار فوقانی تانت باجی اور راگ بوجھا۔ یعنی انداز سخن
سے مطلب پر گاہی ہو جاتی ہے۔ تمہارا مال سو ہمارا مال ہمارا سو میں ہیں۔ لفظ میں
دونوں ہاں کسور اور دونوں تھانی مہولہ اور دونوں غنہ ہی ایک ہنسی ہے بطور شہر

اور بطور کسیانہ ہونیکے یہ مثل اوس جگہ کہ تو ہین کہ کوئی شخص دوسرے کے مال کو اپنے کام میں بڑھ کر خراج کرے اور جب اتفاق ایسا ہو کہ اوس دوسرے کو کچھ اس سے حاجت پڑے تو یہ لطائف اسل سے نالہ دی اور اس مثل کو بنیوں کی طرف منسوب کر کے ہین یعنی یہ بنی کی مثل ہوئی کہ تمہارا سود ہمارا اہم کس واسطے کہ سیطرح کی عادت اکثر بنیوں میں پائی جاتی ہے اور مشہور یہ ہے کہ عبارت مذکورہ کسی بنیے نے کسی سڑکچی پھر مثل ہو گئی + تو گرجی کھار کی تجھے رام سے کوٹ + یعنی تولالو نہیں تجھے ایسے معاملہ بزرگ اور اس امر ظہیر سے کیا مشابہت + تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو مدینے اس کام کو نیک و بد کو دیکھو اور جلد اس میں ارتکاب نہ کرو تیلی بھی کیا اور روکھا ہی کھایا یعنی ایک حرکت خلاف وضع بھی کی اور پھر بھی مطلب حسب دلخواہ حاصل نہواں ہوئے کہ کسی عورت کو تیلی سے نکاح کیا تھا بائین طبع کہ روٹی روغننی کھانے کو دیگی کیونکہ تیلی کے گھر روغن کی کمی نہیں اور بعد نکاح کے بھی روٹی روغننی میسر آئی تب اوس عورت نے یہ عبارت کہی یعنی اس رزل سے نکاح طبع مذکور سے کیا تھا اور وہ بات بھی حاصل نہوئی + تیل تیلی کا جلاؤ شعل چپ کی نفلان پھٹے + یعنی زر کسی کا خراج ہو اور رو د کسی کو ہو + تخم تاثیر صحبت کا اثر + یہ مستغنی بیان سے ہے فصل حیم تازی جس ہانڈی میں کھاؤ او میں جھید کرے یعنی جس سے فائدہ لے اوس سے بدی کرے + جس کا کھانے اوس کا گائے + یعنی جس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا اوس کا دم بھر لگا + جہان جاوی بھوکھا وہیں پڑے سو کھا + یعنی گرس نہ روئی کی طبع میں جہان جاتا ہے اوسکی شومی طالع سے وہاں بھی کال پڑ جاتا ہے یہ مثل ایسی مقام میں بولتے ہین کہ کوئی مفلس کسی کے پاس اس طبع میں جاوے کہ اوس سے کچھ فائدہ حاصل کرے اور بحسب تقدیر وہ ہی چیز مطلوب اوسکی پاس نہو یا اگر پہلے

اس سے ہوتی اور اس سے صرف ہوگی ہو جو بولی ہوگی جو جاوے یا ایسی محل میں استعمال
 کرتے ہیں کہ کوئی خاص چیز سے ملے ہو اور دوسرا کہ اس کام کو ہم ہی سہل انجام کر دو
 یعنی سہل اور آسان ہو یعنی جتنی آدمی ہوتے ہیں شخص اپنی اپنی بات علیہ کہنا
 باب پانچ سو وین بیس یعنی سہل انجام اس امر کا موقوف ایسی امر پر ہے کہ اس کا
 وقوع میں آنا یا نہ ہونا قطع نہیں آتا اور اس کی ضرورت اب ہو چکا اگر وہ ناہنجی ہو
 حاصل اس کا نام ہے جو ہول کے آگے سہل اور دوسرے جمل میں سہل یا چاہے
 دیکھا یعنی جیسے کسی کو سب کے سامنے کریں تب اس کے کرنے کا لطف ہو جسکے پانچ
 وہی سہل اور آسان یعنی واقع میں سہل اور عورت ہو کہ جس سے شوہر بہت محبت کرے اور
 اس شل کو بولتے ہیں ایسی محل میں ہیں کہ امر اور سلاطین جس طرح کہ زیادہ معرانی کرے اور
 جاہ اور مرتبہ زیادہ ہو تاکہ اور معنی حقیقی میں بھی استعمال کرتے ہیں جیسی روح ویسے
 (تھے یعنی روح کی ایک اگر کموت اور آلودہ گناہوں سے ہوتی ہو وقت نزع کے اوپر
 فرشتگان سبب صورت تعیین ہوتے ہیں یہ اس عبارت کے معنی حقیقی ہیں اور استعمال
 اسکا ایسی محل میں کرتے ہیں کہ کوئی شخص سبب اپنی گرفت مزاج کے ہم صحبت بھی کسی
 کیفیت مزاج اور کلام و نفع کے ساتھ ہو جان نہ پہچان بڑی غالہ سلام یا سوکھام میں
 بولتے ہیں کہ کوئی شخص کسی سے تعارف سابقہ نہ تھا ہو اور ہر وقت ملاقات کے بہت
 تاکہ ظاہر کرے جو بن جاسو موتی بند باہمی مودہ مکیسور اور نون غنہ اور ال
 مہمہ مخلوط المہامع الاھف سے سوراخ کیا گیا یعنی موتی وہ ہو جو سوراخ کیا گیا اور اگر
 سوراخ کیا نہ ہو وہ موتی نہیں یعنی اچھا نہیں والا موتی ہونے میں اس کے کلام نہیں
 اور یہ امر سوا سہل ہو کہ سوراخ اسی موتی کو کہتے ہیں کہ اچھا اور آبدار ہو والا اس کے

سوراج کرنا کس مصروف کا ہوا اور مراد اس سے یہ ہے کہ چیرہ ہے جو کام میں آویزا ہوگی
 اس مثال کو ایسی محل میں بھی سنا گیا ہے کہ جو چیز کام میں آگئی وہ ہی اچھی معتبر ہو جاتی ہے
 گو کہ واقعہ میں اچھی نہیں اس صورت میں معنی عبارت مذکورہ کی یہ ہوئی کہ جس موتی
 میں سیدھا کیا وہ موتی ہے کہ شمار میں آدیکھا اگرچہ اچھا نہ ہو + جھوٹ کے پانوں پر
 ہوتے + یعنی چھوٹا آدمی اپنی بات پر زیادہ اصرار نہیں کر سکتا + جیسو کھتا گھر ہے
 ویسے رہے بدیس + یہ ایسے مقام میں ہوتے ہیں کہ کوئی شخص سفر اختیار کرے اور وہاں
 کچھ پیدا کرے یا کچھ سفر میں پیدا کیا ہو وہیں صرف کر کر گھر کو تیسرتے آوے جو کچھ
 میں وہ برستے نہیں + یعنی اکثر یہ ہے جو کہا کرتے ہیں وہ کیا نہیں کرتے + جھوٹے میں رہو
 مخلوق کے خواب دیکھے + یعنی خود حقیقت ور ہے اور ارادہ ایسا کرتا ہے کہ اہل مقدور کیا کرتے ہیں
تھیل جیم فارسی چور کا بھائی کٹی چیز اسکا بیان مستحق ہو تقریر ہو + چور پر ہو رہے
 یہ ایسی مقام میں استعمال کرتے ہیں کہ کوئی شخص کسی کی کوئی چیز لے لے اور اس سے کوئی
 اور چھین لے + چور کی ماں کو عی میں سر دی کی روتی ہو + ظاہر ہو بیٹے گاڑی میں
 روڑا لگا + اسکا استعمال ایسے محل میں ہے کہ کوئی کام جاری ہو اور ناگاہ او میں لہب
 کسی طرح کے موانع کے متور واقع ہو جاوے + چھوٹا سحر بری بات + ظاہر ہے چراغ کے تلے
 اندھیرا + یہ ایسی جگہ کہتے ہیں کہ ایک شخص کے مال سے اور وں کو انتفاع اور فائدہ ہو
 اور اسکو اس سے کچھ انتفاع ملو + چوٹی کتیا جلیبیوں کی رکھوالی + یہ ایسی محل میں
 استعمال کرتے ہیں کہ کوئی شخص کچھ متاع خان کی تحویل میں رکھ دی + چٹری اور
 دودھ + یعنی فائدہ حاصل ہے اور کثرت سے + چاہ کن راہ چاہ درپیش + یہ ظاہر
 ہے + چوٹی کے مجھے گھی سے کھا دین + یعنی نا اہل چاہتا ہے کہ میری بھی تقسیم اور یکم کرے

جگہ دن کو گھر مہمان آکر ہم بھی لنگھیں تم بھی لنگو + یہ ایسی محل میں بولتے ہیں کہ کوئی
 لسی کہ گھر مہمان جاوے اور وہاں جو صاحب خانہ پر گزری وہی اوپر بھی گزرسے +
 چنا اور غلام منہر نکلا چڑا دیا ہے + چون آب از سر گذشت چہ یک نیزہ دیدہ یکست
 یعنی جب مصیبت آئی تھوڑی ہو یا بہت برابر تو + چٹاخ بولے تو بولی چھلنی بھی بولی
 جبین بہتر سوچید + یہ وہاں بولتے ہیں کہ اعلیٰ کو دخل دیکے وقت اسے بھی دخل
 دینے لگے + چھری خربزہ پر گری تو خربزہ کا نقصان اور خربزہ چھری پر گرے تو
 خربزہ کا نقصان + یہ مستغنی بیان سے ہو + چار دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاکہ +
 پاکہ پندرہ دن کو کہتے ہیں کہ اوکو کچھ پیش بھی بولتے ہیں یعنی چاندنی چند روزہ اور
 پھر پندرہ روز تک اندھیرا اگر کوئی شخص ایسی عادت رکھتا ہو کہ ابتدا میں کسی سے
 غلطی اور خوش سلوکی سے پیش آوے اور پھر بد انتہائی کرے پس جو وقت کوئی ایسی شخص سے
 اول خلق نیک دیکھ کر اختلاط پڑا نہ ان ہو تو اوکو مال حاصل ہو تو چند روز اس کا کو
 بفرغت گذران کرے اور پھر بعزت جباو کو کچھ حاصل ہوا اور بغتہ گذران کرے تو
 کو وہاں بھی عبارت مذکور کہتی ہیں + چاند گھن میں چلی رات بیکام کیا کام جب کوئی شخص کسی
 محل میں آوے کہ وہاں سے لوگو کچھ مینا بہت نہ تو عبارت مذکور کہتے ہیں چار کو عرش
 بھی بیگار مٹا ہے چور کی داڑھی میں تنگادیہ ایسی محل میں استعمال کرتے ہیں کہ کوئی
 شخص کسی کے کنایہ اور طعنہ کو اپنے حق میں گمان کرے اور اس سے رنجیدہ ہوا سکا قصہ ہو
 کر کسی کو مال چورایا تھا اور اس مجمع میں حاضر تھا صاحب مال نے کہا کہ میں چور ہوں جسکی
 داڑھی میں تنگا چھو کے دل میں گزرا کہ بہاؤ امیری داڑھی میں تنگا ہو اور مجھے ثبات ہوئی
 ہو جاوے اور اپنی داڑھی تک بات پہونچا کر چاہا کہ تنگا داڑھی میں سے نکال دے اور اس سے

چوری او سپر تابستہ ہو گئی و چوری اور سر زورنی نظام سے پورے پانوں کہان یعنی
 چور چوری کر کے سید باخلہ و امجد کے ہاگ نہیں سکتا جبہ او سکوا آنکر گھیر لیں اور اسکا
 استعمال ایسی محل میں کرتے ہیں کہ بیجا کوئی شخص پریشیہ کیلی حرکت کرے اور
 ثبوت کے وقت اپنی پاک دوسے کی دلیل یا انکم کر سیکے چوری سے جانا چور ہر چوری
 سے نہیں جاتا یہ مستغنی از بیان ہو فصل چارم خطہ سلواذ کی دکان پر دوا کی
 قاتحہ یہ ایسی محل میں ہوتے ہیں کہ کوئی شخص ان ہنگام کو جاسے کہ انچو کام میں لاوے
 بیدار صحن کرے فصل خاموشیہ خاک اندر دہ گالانہ ہر گیزہ ظاہر ہے خدا کا
 نہیں عمل سے پہچانا یہ بھی ظاہر ہو خدائے کو ناخون نہ سے یہ بطور دعا کے ہر کو
 استعمال اسکا ایسی محل میں ہو کہ کوئی نا اہل ہتھ دپیدا کرے اور دن پر افتخار کرے اور
 بتطریع دستگاہی کو مردم کو حقیر سمجھ فصل وال محلہ دکن گجرات باہوری اور
 رہی چندیری چھائی مشہور یہ ہے کہ چونکہ دکن ملک زرینہ سبز یا نہ سابق میں اطراف
 اور جوانب سے جو کوئی دکن کو گیا بسبب حصول زر کے تمام عمر اپنی اوقات وہیں
 بسر کی اور پھر معاودت اپنے گھر کی طرف او سکودیس نہ آئی اور ایک وجہ اس میں وجہ
 بھی ہو جب اس طرح اکثر اتفاق ہوا یہ عبارت مثل ہو گئی۔ دن عیمہ اور رات شب ہر
 یعنی دن میں خوشی مثل عید کے اور رات کو شغل آتش بازی وغیرہ کا مثل شب ہر
 دن کو اوئی پونی اور رات کو چر نہ پونی + اوئی پونی دونوں الفاظ مفہوم اور دونوں او
 اور دونوں نون کسورہ اور دونوں یا سوتھانی اس وقت سے کہ بعضی بہ اطمینان نہیں لیکن
 اس مثل میں استعمال ہے اور یہ مثل بیشتر عورت کی زبان پر آتی ہے اسکا استعمال ایسی محل میں
 کرتے ہیں کہ کوئی شخص کسی کام کو وقت پر نہ کرے اور بوقت اوس کام کی طرف التفات نہ کرے

چوری پردیس بجیک یعنی اپنے شہر میں جو شخص حرکت کرتا چھٹی کرتا ہے اور ملک غیر میں
 بجیک لکھنے میں بھی دیر نہ نہیں کرتا۔ و جوبلی کا گنا گھر کا نہ گناٹ کا یہ عبارت اس شخص
 حق میں کہتی ہیں کہ کام کو وقت موجود نہ ہو اور باوجود تلاش کے نہ ملے اور غیر وقت میں خود
 ہو جاوے۔ و اتنا دیر جھنڈا رہی کا پیٹ پھٹی یعنی اپنا مال کسی کو دیوے اور خزانچی
 دینے میں دیر نہ کرے اور دینے سے تباہ ہو۔ و دودھ کا جلا ہوا چاچ کو بھونک کر پی
 یعنی جب کسی کو کسی سے آزار پہنچتا ہے تو وہ اس آزار کے ڈر سے اس نے امر میں
 بھی احتیاطاً خوف کرتا ہے۔ و چونکہ بھی برب۔ یعنی دو تن اگر آڑ کی گوند کر بھی
 بناوین تو اکیلے اور یکہ کو یا ونسے بھی خوف کرنا چاہیے کہ اس واسطے کہ یہ اکیلا ہے اور وہ
 دو ہیں۔ و گل را سین دو گلوں مایہ ملی نہ رام۔ یعنی تذبذب میں نہ اوجھار رہتا ہے نہ اوجھار
 رکھنے چوٹ کنوڑی بھیٹ۔ یعنی اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو عضو متاکلم اور متادفی ہوتا ہے
 اوسے پر پھر چوٹ لگتی ہے اور جس سے کچھ لگاؤ اور شرم ہوتی ہے وہ راہ میں بیشتر اوس سے
 ملاقات ہو جاتی ہے۔ و شری کی بڑھیا اور شکامہ منڈائی۔ یہ ایسی محل میں ہوتی ہیں کہ
 کوئی چیز کم قیمت ہو اور حیرت بالائے اسی بہت ہو جاوے۔ و دیوار کان رطبت میں یہ
 یہ کمال احتیاط کے وقت بوقت میں۔ و اتنا دیر لکے اور رکھنے لکھی چوس۔ دھاپ ہے
 دولان میں برقی حرام۔ یہ تغنی بیان سے ہے۔ و ریامین رہنا اور کر مجھ سے میر یعنی
 ایک جا میں رہنا اور وہاں کے رہنے والوں سے دشمنی رکھنی۔ و دو چلو نہ اوکھڑ کرے
 طاہرہ۔ فصل وال ہندی ڈیرہ بکائن میان باغین۔ یعنی گھر میں تھوڑے
 رفت بکائن کے ہیں اور گن کرتا ہے یہ باغ ہے۔ یہ ایسی محل میں ہوتے ہیں کہ تھوڑے
 استاد اور مقدور پر اپنے سین صاحب اقتدار بھی فصل ہے۔ مملہ رہی تو اپنے

اور نہ ہے تو سیکے باپ سے یہ مثل عورتوں کے حق میں بولتے ہیں یعنی عورت کا مزاج
ایسا ہوتا ہے کہ اگر مرد کے ساتھ بسر کرے تو شخص اپنی رغبت سے والا اگر باپ اور سکا
اس امر میں بھی کرے تو کارگر نہیں ہوتی + رستی جلتی ہے لیکن بل نہیں جلتا + ظاہر ہے
روڑ گئے اور موٹے کی خبر لائے مستغنی از بیان یہ رات تھوڑی اور کھائی بڑی +
یعنی علامہ بہت باقی ہے اور فرصت کم + رام جی فی بیاد یا وہ بھی مسلمان کا یعنی یہی
چیز حاصل ہوئی کہ بکار آمد نہیں + راجا کی گھر سوتیوں کا کال + جب میسر ہو کوئی چیز سی
جگہ کہ وہاں وہ چیز افراط سے ہوتی ہو تب یہ مثل بولتے ہیں + راجا کے گھر کسی راہی کھانا
ظاہر ہے فصل راجہ روبر دست مارے اور روئے ندے + مستغنی جان سے ہو کر
یہ ظلم عقل کی کوتاہی + وہاں بولتے ہیں کہ ذہن سے حرکات ناشائستہ کسی سے سرزد ہو کر
فصل سین مہک سیر با چنبا چار نہیں پھوڑا یعنی ایک شجاع جماعت کشمیر کو مال
نہیں کر سکتا + سب جملہ گنوار مل جوتی اور گھر ہے + یہ مثل ایسی نوکری کی مذمت
کی وقت بولتے ہیں کہ اوس میں مفر اختیار کرنا پڑے + سہاگن کا لڑکا دیوار کے پیچھے چھپتا ہے
یہ مثل عورتیں بولتی ہیں جب کسی کا لڑکا انتقال کر گیا ہو یعنی جو عورت سہاگن ہوتی ہے
اور سکا لڑکا حکم میں زندہ ہے اور غائب ہونا اوسکا خیر لہ اوس غائب ہونے کی ہے
کہ بچے دیوار کے کھیلنے کے واسطے گیا ہو کسو واسطے کہ اسباب توالد اور ناسل کی منقطع
نہیں ہو کر کسب حیات شوہر کے پس اس صورت میں لڑکے کی مرنے سے کچھ غم کرنا چاہیے
سوانح میں ایک کہو یعنی بہت بدون میں ایک نیک خوار اور ذلیل مروت اور درو
بد اپنے عیب چھپانے کے واسطے اوسکو برا بھلا کرتے ہیں سو سیانی اور ایک ست یعنی عقلا
اگرچہ بہت ہوں + سب کی ایک ہوتی ہے شک آمد سخت آمد + یعنی مصیبت سخت پیش آئی

ماحجے کی مائی چوراہے میں پھوٹی ہے۔ ظاہر ہے۔ سیانا کو گوتانا ہی یعنی جبقار
 کوئی ہوشیاری اور خبروری کو کام کرتا ہے اویس قدر اوس کا میں خطا پاتا ہوں سارا
 دین جاتا دیکھو تو اڑھا دیکھو پانٹ یعنی اگر اڑھا ماحجہ آیا وہ بھی غنیمت ہی سنگ را
 بسجہ کار یعنی ہرکانیکوں میں کیا کام سر نہ اٹے اوسے پر ہے یعنی کسی کام کو شروع
 کرتے ہی مصیبت اور آفت و پیش آئی سو نہ کیا کپاس کو لی سے لکھ لکھا یعنی
 ابھی کسی امر کا کچھ احباب اور سامان بھی نہیں ہیا اور اوس امر میں لوگوں کے نزاع
 اور پرغاش پہلے ہی کرنے لگے سائون کے اندر سے کوہا ہی ہر اسوجھی یعنی جو شخص
 صاحب دولتوں اور زوی و قدورون میں پرورش پایا ہوا ہوتا ہو اوسکی نظر میں وہی
 سامان اور سیلاب و دولت مندوں کے سما جاتے ہیں اور راہ و رسم ساکین اور غریبا کو حقیر
 جانتا لگتا ہے سخی سے سو م جلا جو شک دی جواب بھٹک بات مودہ مخلوط الہا
 مفتوح اور تاسے شغلہ بندی مفتوح اور کان تازی ساکن سے یعنی جلد کے اور
 بقصدن ہی اسکی جگہ جیتا جیم فارسی مفتوح اور تاسے شغلہ بندی ساکن سے بھی
 سنا گیا ہوا زنیہ یعنی جلدی کے ہے اور حاصل اس مثل کا مستغنی بیان سے سو جی
 نہ بھو تر چاند سے مام نام بھو ترا انبار پاک وستی یعنی کمی بصارت اسقدر کہ بھو ترا
 باوجود کان بیکہ لڑ نہیں آتا اور چاند کو کہ اوسکی روشنی اظہار اور شہر ہے رام رام کرتا ہے
 اور رام رام ہنود میں رہتا ہے سلام کے ہے اور مراد اوس سے یہ ہو کہ اوس سے مقابلہ
 کر نیکیا و طیار ہوتا ہے و سوسے کا گریہ اور جانتے کی گریہ مگر اسچہ گاؤ جو نہ ہو کر طمی
 سچہ گاؤ جو مادہ ہو اور ظاہر ہے کہ مادہ ہی شیر حاصل ہوگا اور نہ سے وہ فائدہ نہیں
 مطلب اس مثل کا یہ ہو کہ جو غافل ہوتا ہے اوسکو فائدہ کم حاصل ہوتا ہے اور شعیار کو

جو چاہیں سیدکین فصل قاف قرض کھانا اور پیوس کا جلا نا برابری یہ مستغنی بیان
 قاضی جی ہر امر میں بین نہ بار آید وہاں بولتے ہیں کہ کوئی شخص باوجود فہمائش کے نہ سمجھ اور
 جو کچھ اسکے ذہن میں جم جاوے اسی پر قائم رہے قاضی انصاف نہ کرے گا تو گھر میں نہ آنے
 دے گا + فلاں قاضی کی موخجہ ہو یعنی ایک کرنا حق لگ گئی ہو اسکا ایک قصہ مشہور ہے کہ قاضی
 کے مکان پر کوئی آدمی آتا تھا بیٹھتے اسوقت موخجہ کی ضرورت ہوتی کسی کا کیو سٹواو
 موخجہ بار بار نہیں دہرنا آئی اوس آستانے کہا کہ بافضل موخجہ میرے گھر میں موجود ہے
 مستعد درکار پہنچا ایلو چنانچہ جب ضرورت اوسکے گھر ونگوا لی اور قصہ فی دفتر لکھ دیا
 کہ مستعد موخجہ فلاں شخص کے گھر سے آئی اتفاقاً اوسکی جگہ بعد مدت کے اور قاضی نصب
 ہوا اوسکو بھی کارسہ کاری کیو اسے موخجہ درکار ہوئی اور دفتر سے معلوم ہوا کہ فلاں
 شخص سے موخجہ لیلی گئی تھی اوسنے بھی اوتھیں پہنچی آخر کار اوس موخجہ کا خیر اوسی
 غریب کے ذمہ پر ہو گیا فصل کاف تازی کچھو کی مجھو یعنی بردن کی اولاد بھی
 ہری ہوتی ہے کسی کا گھر جلے اور کوئی آگ تاپے ظاہر ہے کالی گھٹا ڈراونی + ظاہر ہے
 کالو کیا سوتا جاگے یہ ایسے محل میں استعمال کرتے ہیں کہ کسی شخص نے سفر دور دور اڑ کیا ہو
 اور مدت سے اوسکی خبر و خبر معلوم نہ ہوئی ہو + کالی کانیا یاں ہتھین مانگتا ایلو شخص کی
 حق میں کہتے ہیں کہ اوسکے قریب سو کوئی نجات پائے گا اگر آگے چراغ نہیں جلتا یعنی نہ
 ہو بزرگ کے آگے خرو کو فروغ نہیں ہوتی بلکہ سے کہا اگر گھر پر نہیں چڑھتا + یا تو
 شخص کے حق میں بولتے ہیں کہ کسی کے گھر سے کام نہ رہے اور جب اپنے دل میں آئے
 ہمارے + کانڈا سو بد بھو نفر یہ اوس شخص کے حق میں کہتے ہیں کہ نہایت برسا مان
 کو دل کو گتے دھو رہیں مرتے + یعنی کسی بد خواہی سے کیا ضرر نہیں ہوتا ضرر کا

کہتے ہیں کہ کسی کام کرنے سے جلد تنگ آکر اوس سے اپنی برائت چاہے کہ ایک کانٹا اور
 سناٹے کے بال نہیں چھتے۔ یہ بیان سے متغنی ہو کر کانٹا و بان کھاؤ تو پانی بیان اسپر
 یہ تاکید سرعت کو باب میں کہتے ہیں۔ کشتی کی موت آتی تو مسجد کی طرف بھاگتا ہے +
 یہ ایسو محل میں کہتے ہیں کہ کوئی شخص محل خطرناک میں دلتا ہے جاوے لیکن پشل کسی نہایت
 رزیل اور کمینہ کے حق میں کہتے ہیں۔ کام چورہ لوالہ حاضر د اوس شخص کے حق میں کہتے ہیں
 کہ لینے کے وقت موجود ہو اور کام کے وقت غائب ہو جاوے۔ کانٹا بھجے بجائے نہیں اور
 کانٹے بن مجھ چین آئے نہیں۔ پشل اوس شخص کے حق میں کہتے ہیں کہ کسی شکوہ اور شکایت
 اور بدگونی بہت کرے اور ہر جا اور ہر وقت عیب بیان کرتا ہے اور بدون آوے
 بسر بھی نہ کرے۔ کانٹا بمعنی ایک چشم کے ہو کیلی بلی اور کبکا بلا یعنی ہنوز کچھ تجربہ نہیں ہوا
 اور دھرم یہ ہو کہ میں تجربہ کار اور آزمودہ کار ہوں۔ کی کہ بی دس کے پیر شدی + کچی
 ریشہ ڈی اور دسترخوان کا ضرر طفل اضر و جب کسی صحبت میں بیٹھے اور اوس صحبت کے
 کو اوس سے اندیشہ کسی طرح کی بدنامی کا ہو تو وہ لوگ یہ شل کہتے ہیں یا اور لوگ ادا
 لوگوں کی فحاشی اور اس طفل کی صحبت سے احتراز اور اجتناب کے واسطے یہ جبات
 زبان پر لاتے ہیں۔ کاسا ویکھے اور باسا ندیکھے یعنی اگر ہو سکے کیسواپے پاس
 کچھ کھانا دیکھ لیکن پاس رہنے کو جگہ دینی مناسب نہیں، کر بلا اور نیم پٹھر حایہ
 ایسے کے حق میں ہوتے ہیں کہ خود مزاج فاسد رکھتا ہو اور پھر صحبت مفردوں کی
 اختیار کرے، کیسے میں نہیں کھل کی ڈی بانکا پھری گئی گلی ظاہر ہے کالی بھلی نہ سمیت
 دونوں کو مار و ایک ہی کیفیت، جب دو شخص ایسے ہوں کہ ادا و دونوں سے کچھ
 کوئی حاصل نہو تو ادا و دونوں شخصوں کو حق میں کہتے ہیں کہ کی دم بارہ برس علی علیہ

رکھی جب تکلیب طبعی یعنی بہ طبعیت کو صحبت اکثر کچھ نہیں کرتی فصل کا فایز
 گھر کے ناگ نہ پوچھے اور باغچہ میں جاسی یعنی جب ایک چیز باغچہ میں پوکھی ہو تو
 حاصل کرے اور بعد از ان اوسکے حاصل کرنے کے واسطے دو درجہ اختیار کرے، مگر بناوٹ
 سالن اور بری ہو گا نام مستغنی بیان ہو گا نون کا جوگی جوگنا اور باہر کا جوگی
 سدھ یعنی اپنے شہر کے آدمی کی کو کیا ہی اہل فضل سے ہو قدر نہیں کرتے اور باہر کو آدمی
 کی کو فضل و شرم کم رکھتا ہو قدر زیادہ کرتے ہیں کیا وقت سپر نہیں ملتا تا ظاہر ہو
 گھر کا جیدی لگاؤ طانی ظاہر ہے گیدی کی موت آتی ہے تو شہر کی طرف بھاگتا ہے یہ
 نسل ماننا اس نسل کے پوتے کی موت آتی ہے انہم کہ کاف تازی کی فصل میں گزری
 گو نہیں سمجھی ہے جیجی چیم تازی مخلوط الہا کسور اور پات تختانی معروفہ اور سپر بعد ازاں
 جیم تازی مخلوط الہا کسور اور پات تختانی معروفہ سو بران اطفال کو کہتو ہیں نیشل ایسے
 شخص کہ حق میں نہ کہتو ہیں کہ جب کسی امر کی قباحت اوسکے سامنے بیان کیجاں تو اوس
 قباحت سے انکار کرے ایک اور قباحت کا اقرار کرے کہ فی الجملہ نسبت اوسکے کم ہوا
 ایسی قباحت کو جوئی اسماء قباحت اول سے کم ہو لفظ جیجی کے ساتھ تعبیر کرنا اس واسطے کہ
 بران اطفال سے نسبت اور بران سے لوگ کہتے ہیں کہ گویا گویا ہیں کہ
 ظاہر ہو کر گویا اور گلا گلا کرے کہ یہ نیز یہ ایسے مقام میں پوتے ہیں کہ کوئی شخص ایسا
 کام نہ کرے کہ وہیں خرابی اور بدنامی بہت ہو اور ایسے کام سے احتراز کرے کہ اوس میں کچھ
 قباحت بہت نہیں مگر ہاتھ مارا ہو کوئی کہ نکل کر نہایت گندت یہ اوس شخص کے حق میں
 کہتے ہیں کہ لاپرواہی سے کسی سے کہی کہ میرا سب مال تمھارا ہو اور جب کچھ کام پڑے آکر
 شہر آ جاں لیا ہے کچھ نہ ہے گا نون ہا نام تھاں مثلاً گولہ گاہ کی تو اندھیری میں

اٹھائی۔ یہ نسل نر اور عورت دونوں کے حق میں کی جاتی ہے یعنی اگر طبع اور لالچ
 نفع کا ہوگا تو آپ ہی وقت بہ وقت چلا آوے گا گھر کیے تو باہر بھی کچھ مستغنی بیان
 سے ہو گا مگر میں جو رو کا نام بیگم رکھے سو کیا ہوتا ہے یعنی اپنی بزرگی اپنی زبان سے
 کسی پیمانہ پر جب اور کوئی بزرگ کہے تو بزرگی ہو کر بہ کشتن روز اول یعنی
 رجب پہلے ہی دن بیٹھا ہو گا مگر کے پیرون کوتیل کا عیدہ یہ مستغنی بیان سے ہے
 گھر کی مرغی دال برابر ظاہر ہے گاڑی دیکھ کر پانوں پھولی۔ یہ ایسی جگہ ہوتے ہیں
 کہ کوئی شخص بیکہ و تنہا کسی کام کے واسطے مستعد ہوا و رجب دوسرا شخص اس کے ہمراہ
 ہو جاوے تو پھر دونوں اس کے سہارے کے کام نہ کر سکے یا کہو کہ مگر سے اکیلے یہ کام
 نہیں ہو سکتا دیکھی کہاں کیا کچھ ہی میں یعنی یہ مال بچا صرف نہیں ہوا بلکہ اپنے
 محل میں صرف ہوا گھر کی کچھ کھاوین اور دلو تا بھلا نساوین۔ یہ نسل ایسی جگہ
 ہوتے ہیں کہ جب بعض امر ایسا ہو کہ اگرچہ اس سے فائدہ کرنے والی کو ہو لیکن
 دوسرا آدمی اس سے راضی ہو جاوے فصل لام لوگا کر شہیدوں میں سے
 یہ مستغنی بیان سے ہو لکھے موسیٰ پڑے خدا یہ نسل وہاں ہوتے ہیں کہ کوئی شخص
 بہت نظر بہشت لکھا ہو لکن مین چھوٹا سو باول گز کا یہ نسل ایسی جگہ ہوتی ہیں
 کہ وہاں کا خرد و بزرگ فتنہ انگیز ہو اور مطالب اسکا یہ ہو کہ اس جگہ کا ہر کتبہ بھی
 آفت روزگار ہے لینا ایک نہ دنیا دو یعنی ہر کو اس شخص کے ساتھ کچھ معاملہ نہ
 فصل معجم منجھ پر ممانی اور پیٹھ پیچھے فلان مرانی یہ ایسے کے حق میں کہتے ہیں
 کہ رو برو خفا کرے اور پیٹھ کے پیچھے برائے مردہ و زرخ میں جاب یا بہت
 میں اپنے حکو نامہ سے کام نہ لینی انکو کسی کے نیک و بد سے غرض نہیں ہو سوا ہے

بنی شخص کی بعد مرنے کے قدر ہوتی ہو اور اسکی ہر صفت مبالغہ سے بیان
 کرتے ہیں، من بھائے اور منڈیا بھائے یعنی جی تو جی ہوتا ہی اور ظاہر میں انکار کرتا ہے
 یہ گھٹنا چھوٹے انگھے یہ مثل وہاں بولتے ہیں کہ کوئی شخص ایسی بات کہے کہ مختصر
 محل ہو مان نہ مان میں ترا سمان + ظاہر ہے مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید ہر کلمہ خود
 یدزد + مستغنی بیان سے ہو + فلسفی میں آنا گیللا + یہ وہاں بولتے ہیں کہ کسی
 مجلس کو مصارف ایسے درپیش آجاوین کہ اونسے گزیر نہ ہو + مریا کیا نہ کرتا + یعنی
 شخص کہ اسکو نوبت بجان اور کار و باسخوان پہونچی ہو اس سے جو بن آگیا
 سو کر گیا میو موجب جانو جب تیجا ہو یہ مثل خاص میواتیون کے قریب اور
 فابازری کے باب میں کہتے ہیں میرے سے آگ لالی اور نام رکھا میںد + سبند غنی
 تش کہے یہ وہاں بولتے ہیں کہ کوئی شخص کسی سے کچھ استفادہ کرے اور اسکو اپنے نام
 سے ظاہر کرے + **فصل نوں** نئی نائن اور بانس کا نوہرنا یہ وہاں کہتے ہیں کہ کوئی
 شخص کسی کام کو سیکھنا شروع کرے اور سامان اسکا خوب درست نہو + ناو کسے
 ڈبوئی خواجہ خضر نے + یہ مثل ایسے محل میں بولتے ہیں کہ جب کبھی کسی کام میں ہرج
 واقع ہو جاتا ہو تو وہ ایک شخص خاص ہی کے سبب ہی سمجھتا ہو یا شور یا اور کسی
 ہوشیاں + سامان قلیل ہونیکے وقت بولتے ہیں + نہ جتنی نہ ڈھول سجتی یعنی نہ ایسا
 کام کہتے نہ یہ امر درپیش آتا + نادان کی دوستی جی کا زیان ظاہر ہے + نہ گو میں
 نہٹ ڈالو نہ چھینٹ اوڑے مستغنی بیان سے بے نیکی برباد گنہ لازم یہ بھی ظاہر ہے
 نازمن تیل ہونہ را دھانا ہے + یعنی نہ سامان کثیر ہم پہونچے گا اور نہ یہ امر خاص ظہور
 میں آگیا + نامرد ہاتھی اپنے لشکر کو مارتا ہے + ظاہر ہے نیا نو کر شیر مارتا ہے یعنی جو

نیا پوتا ہے وہ اپنی رسوخ کے واسطے اول کار ہائے شکل کو سرانجام کر دیتا ہے
 نامی چور مارا جاوے اور نامی سلاہو لگا کھائے اسکو بیان کی کچھ حاجت نہیں
 مادان بات کیسے اور دانا قیاس کرے نہ ظاہر نہ مخفی نہ باغی اور آنگن میں مایوسی
 کام کرنا خود اپنے تئیں نہیں آتا اور اسباب اور آلات کی ہوس ہوئی کاشکوہ کرتا کہ
 نیا مسلمان قصاب کی دکان پر یعنی اپنی مسلمانی اظہار کرنے کے واسطے نو سوچے
 کھا کے بلی ج کو چلی جب کوئی شخص اول بہت افعال شنیع کر چکا ہو اور بعد اوستے
 نماز و روزہ کی طرف مصروف ہو تو اس شخص کے حق میں یہ عبارت بولتی ہے
 نانی کی ٹکڑی کھاوے اور دودی کا پوتا کھلاوے یہ بھی ظاہر ہے، نانی کی کپرات
 میں سب سٹاکر کام کون کرے یہ وہاں استعمال کرتے ہیں کہ ایک مجمع میں ہر شخص
 اپنے تئیں بڑا سمجھ کر کسی کام میں ہاتھ نہ ڈالے اور چاہے کہ دوسرا سرانجام دے
 تیم حکیم خطوبان دستغنی بیان سے جو نیم ملاحظہ ایمان علی هذا القیاس نو لفظ
 شیرہ او دمار ظاہر ہے فصل واو دلی را دلی سے شناسد یعنی ہر کسی کو واسطی
 اور اوسے فن کا آدمی خوب پہچانتا ہو وہ دن گنجو خلیل خان فاختہ مارتے تھے
 ظاہر ہے وہ دوشتر کا وغیرہ دھوا اسکا حاصل بھی دستغنی بیان سے ہے فصل با
 ہون ہا رہر ہائے چلنے چلنے پات یعنی شہنی اور خوش نصیب کے پہلے ہی سے آنا
 نیک ہوتے ہیں، ہنر کی امت اولیٰ و ظاہر ہے ہاتھی پھرے گاؤں گاؤں جکا
 ہاتھی اوسے گاؤں یہ بھی ظاہر ہے ہاتھ میں کانسہ تو بھیجے گا کیا سانسائی
 جب گدا کی اختیار کی تو پھر مانگنے میں کیا احتیاط تھے گھر سے چاہا مانگا ہات گنگن
 گوارہ کیا ہے یعنی جو چیز کہ اظہر اور آنگھوں کے سامنے ہو اوسکی ہر ایک سو معلوم

سرنگی حالت میں فصل یاے تحتانی ایک انار و صدہ بیارہ یعنی موجود ایک خبر
ہے اور اسکے خواہندہ بہت ایک گز و دو فاختہ یہ ایسے مقام میں ہوتے ہیں
کہ ایک حربہ میں دو حرفت کا کام تمام کیا جاوے۔

خاتمہ از مصنف

شکر کار ساز حقیقی کا کہ اس نسخہ کی تالیف سے فراغ تمام حاصل ہوا اور اس سال
کی تحریر سے فرصت کلی عینہ آئی جو امر کہ اس ضعیف بنیان نے اپنے ذمہ پر لیا تھا
بالفعل اسکے بارے سے سبکدوش ہوا آئندہ جو نیز نگ تقدیر سے پیش آوے المعاد
معذور کے موافق اسکے تقدیم میں اوقات صرف کیجا یگی یا واللہ ولی العز و
وَمِنْهُ الْمُبَشِّرُ وَالْكَافِرُ الْمَعَادُ

AUTHOR

TITLE: *3419011*

MAULANA
AZAD
LIBRARY



ALIGARH
MUSLIM
UNIVERSITY

-; RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue